سو اس کتاب کو موزر و فیوض ازلی حاجی حسن علی صاحب اس خیرخواہ انام محمد لطف عالم سوطن
شاہجہانپور کے پاس لائے اور فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہندی بولی مین کرئے کہ ہم کو اور
سب مسلمانون کو جو تہوڑی بہی استعداد علمی رکہتے ہین نفع ہو ہرچند مین بے فرصت تہا
لیکن اون کی خاطر سے اس کام کو قبول کیا اور اس کا نام ہدیہ اسمی ترجمہ ہدایۃ الاعمی
رکہا اس مین اٹہارہ باب ہین پہلا باب اس بیان مین کہ اللہ تعالے اجمال سے
تفصیل مین ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت مین اور احد سے عدد مین
دوسرا ۲ باب آدمی کی جامعیت کے بیانمین کہ سب چیزون کی صفتین اوس مین
جمع ہین تیسرا ۳ باب ایمان کے بیان مین چوتہا ۴ باب اللہ تعالے کے پہچاننے کے بیان
مین پانچوان ۵ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین
کہ فرائض اور سنن اور نفلون اور دعاؤن اور اسمون کے ادا کرنے اور پڑہنے
سے یہ مرتبے حاصل ہوتے ہین چہٹا ۶ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت
اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان مین جو نفی اور اثبات سے حاصل ہوتی ہے
ساتوان ۷ باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیانمین
جو فنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے اٹہوان ۸ باب نبوت اور ولایت کے
بیان مین نوان ۹ باب کرامت اور کہانت اور استدراج اور جنونیت کے بیانمین
دسوان ۱۰ باب علم ظاہری اور باطنی کے بیانمین گیارہوان ۱۱ باب توکل کے بیان
مین بارہوان ۱۲ باب وجد اور سماع اور اوس کی حقیقت کے بیان مین تیرہوان ۱۳
باب تغنی اور مزامیر اور اچہی آواز سننے اور اوسکی برائی اور اوسکے احوال کے بیانمین
چودہوان ۱۴ باب خوبصورت آدمی کے دیکہنے اور اوس کے احوال کے بیانمین
پندرہوان ۱۵ باب باغ اور گلزار دیکہنے اور اوس کے احوال کے بیان مین سولہوان ۱۶

باب حق تعالے کی عبادت کے بیان میں سترہواں ١٧ باب بدعت کی برائی
اور ناموس کی حقیقت کے بیان میں اٹھارہواں باب شریعت کی پیروی اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں ✽

پہلا باب اس بیان میں کہ اللہ تعالے افعال سے تفصیل میں ظاہر
ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت میں اور احد سے عدد میں واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالی
نے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا
کوئی نہیں لائق بندگی کے سوا اسکے کہ احد ہے اپنی ذات میں اور وحدہ ہے اپنی
صفات میں یعنی نہ اسکی ذات میں کوئی شریک ہے کہ اسکی طرح دوسرا ہو نہ صفاتیں
کہ اس کی سی قدرت اور اس کا سا علم وغیرہ صفات کوئی اور رکھتا ہو اور وہ جدا
سمجھنے والا ہے اسکو جس کو اسکی وحدانیت میں شبہ پڑا ہو اور وہ جدا اس
شبہ کو دور کرے اور ایمان اوسکا ثابت ہو اور مہربان ہے اس پر جو اسکی صفات
میں متردد ہو اور پھر شک نہ رکھے کہ خالق موجد سچا ہو اور وارد ہوا ہے کہ
لِلّٰہِ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الْعَزِیْزُ
اللہ تعالی کی ذات ہمیشہ سے ہے لیکن اسکی صفتوں سے اوس کا یقین آتا ہے اور
صفتیں اسکی ایسی ذات ہیں کہ ذات اور صفت ایک ہی چیز ہو اور یہ عمر ذات
ہیں کہ ذات اور کچھ ہو اور صفات اور کچھ اور یہ ان لیوں کی بات ہے اس کی پوری
طرح حقیقت عوام کی سمجھ میں نہیں آتی اور اللہ تعالے کی صفات قدیم ہیں اور پیدا
کی ہوئی نہیں اور اللہ تعالے اپنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی چیزوں سے معلوم ہوتا ہے
اور آدمی اسکی صفاتکا مظہر ہے یعنی ظاہر ہونے کی جگہ ہے اور مظہر میں صفات
ہو یہ عین صفات اور ظہور ذات اور صفات کا آدمی سے ہے کہ کنت کنزا مخفیا فاحببت

اِنَّ الْمَرْءَ كَخُلِقَتْ الْخَلْقُ لِاَجْلِكَ کا یہی مطلب ہو لہذا آدمی کا مظہر دونو جہان اور دونو جہان کی سب چیزیں ہیں جیسا ارشاد فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْاِنْسَانُ بُنْيَانُ الرَّبِّ جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْيَاءَ لَكَ وَخَلَقْتُكَ لِي اور مظہر کی نہ عین ذات نہ غیر ذات ہونیکو اس مثال پر سمجھا چاہیے کہ قرآن جو اسکا کلام ہے قدیم اور غیر مخلوق ہے اور قرآن کا مظہر سمجھ بوجھ ہے اور ہماری سمجھ بوجھ کا مظہر ہمارا بولنا ہے اور بولنیکا مظہر کاغذ اور سیاہی ہے سو کاغذ اور سیاہی نہ عین ہمارے بولنیکا ہے نہ غیر اور بولنا نہ عین بوجھ کا ہے نہ غیر سو یہ سب مظہر قرآن کا ہے اور حادث اور مخلوق اور قرآن غیر مخلوق اور قدیم پھر اگر کوئی کہے کہ جیسا قرآن غیر مخلوق ہے ویسا ہی ہمارا بوجھنا اور یاد کرنا اور پڑھنا اور کاغذ اور سیاہی بھی غیر مخلوق ہے تو وہ کافر ہوا یا کہے ان چیزوں کی طرح قرآن خدا کا کلام بھی مخلوق ہے تو وہ بھی کافر ہے سو کہنا چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کی جانب سے ہے قدیم اور غیر مخلوق ہے اور بندے کی طرف سے جو کچھ ہے وہ حادث اور مخلوق ہے اور جو جاہل صوفی ہمہ اوست کہتے ہیں اور خودی اور خدائی میں فرق نہیں کرتے ہیں اور ذات اور صفات اور مظہر ایک جانتے ہیں وہ لوگ ملحد ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ اللہ تعالےٰ کی ذات اوس کی صفات سے معلوم ہوتی ہے، روح مظہر صفات ہے اور نفس مظہر روح اور جسم مظہر نفس اور امر الٰہی جسم ہی سے متعلق ہے اور دو جہان اور اوس کی سب چیزیں آدمی کے واسطے ہیں کہ آدم مظہر جلال اور جمال ہے نیک اور بد میں فرق کرتے اور خداوندگی خدائی بندوں کی خودی میں ہے چنانچہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ فِىْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَةً وَفِى الْمُضْغَةِ

قواک و فی العواجلت و فی القلب روح و فی الروح سر و فی السر خفی و فی الخفی ذر
ما فی النور نورا علی نور پوست اصلی تری حق ہے ای دوست دو مغز کی ناسمجھی ہے
جون پوست ہی پوست عیاں حقیقت مستور ہاں یہ پوست تو اسم ہی دیگر ہمہ اور سب لیکن
کا قدسی تو مضمون کتاب اوس کو جان مظہر اوس کا سیاہی و کاغذ مان توحید یہی
ہے اس میں نہیں کچھ شک میں مظہر حق آدمی دہر دو جہاں تشبیہ ذات
حق تعالیٰ کی نہ عین صفات کی ہے نہ غیر اور صفات نہ ذات کی عین ہے نہ غیر اور صفات
اوس کی نہ اسم کی عین ہے نہ غیر اور اسم اوس کا نہ مظہر کا عین ہے نہ غیر سو جیسے حق
تعالیٰ کی ذات کی خلقت صفت ہے اور خالق اوسکا اسم اور مخلوق اوسکے اسم اور
ذات و صفات کا مظہر ہے ایسے ہی قرآن حق تعالیٰ کی ذات کی صفت ہے
اور قاری اسم اور مصور اوسکے اسم اور صفات و ذات کا مظہر ہے اسیطرح ہر صفت
اور اسم اور مظہر کو اوس سے ایک نسبت ہے اگر کوئی مظہر یا اسم یا صفات کو عین
ذات کہے کافر ہو جاوے اور اگر غیر ذات کہے تو بھی کافر ہو جائے جیسے قرآن کی
خط اور سمجھ اور کاغذ اور سیاہی کو عین قرآن کہنا کفر ہے اور غیر قرآن بھی کہنا
کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ایسی ہی مظہر اسما و صفات و ذات کو ایک جاننا کفر ہے
جو لوگ کہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں ہمہ اوست بولتے ہیں اور بندہ اور خدا میں کچھ
فرق نہیں کرتے ہیں اور مظہر اور اسما و صفات کو ایک جانتے ہیں بڑی خطا میں
پڑے ہیں ایسے شخص اگر انتہائی توحید اور ترقی حالات کو نہ پہنچیں کفر میں پڑ جاتے
ہیں طریق توحید اور سلوک کی حال میں مبتدی تو کہتا ہے کہ ہمہ منم یعنی جو کچھ ہوں سو
میں ہوں اور متوسط کہتا ہے کہ ہمہ اوست یعنی سب وہی ہے اور جو انتہائی کمال وحدت
کو پہونچے ہیں وہ لوگ موافق قاعدے مجتہدوں کے مظہر اور اسما و صفات

اور ذات مین فرق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ صفت ہدایت کی مظہر اولیا و انبیا خصوصًا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی آل و اصحاب اور خلفاء راشدین اور اتباع اونکے ہین اور مظہر ضلالت کے کفار اور منافق و مشرک اور بدعتی وغیرہ ہین اور مظہر صفت قہاری کے مقہور ہین اور مظہر صفت غفاری کے مغفور اور مظہر صفت معزی کے عزیز ہین اور مظہر صفت مذلی کے ذلیل ہین اور مظہر صفت خافضی کی پست ہونیوالے لوگ ہین اور مظہر صفت رافعی کے بلند ہونیوالے ہین اور مظہر صفت رزاقی کے مرزوق اور مظہر صفت خالقی کے مخلوق ہین علی ہذا القیاس سب صفات کے مظہر نہ عین ذات کے ہین نہ غیر ذات ایسی ہی کوئی اسم دوسرے اسم کے مقابلہ مین یا صفت کے نہ عین ہے نہ غیر مثلًا اسم رحمن نہ عین رحیم ہے نہ غیر رحیم اور کلام نہ عین سمع ہے نہ غیر سمع اور قرآن نہ عین توریت ہے نہ غیر توریت ایسی ہی انجیل اور سب صحیفے اور لوح مین جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ تعالے کی صفتین حقیقت مین واحد ہین لیکن تاثیرین اونکی متعدد اگر کوئی کہے کہ حق تعالے کی قدرت اور حیات دو چیزین یعنی دو عدد ہین کافر ہو جائے نعوذ باللہ منہا علماے اہل سنت وجماعت متفق ہین کہ حق تعالے کی صفات معدود اور محدود اور متضاد اور متناقض نہین ہین اگر کوئی کہے کہ ہین کافر ہوئے چنانچہ رضا نہ عین سخط ہے نہ غیر سخط اور سخط نہ عین رضا ہے نہ غیر رضا اور لطف نہ ضد قہر ہے نہ قہر ضد لطف ایسی ہی ذل و عز و الغاء و انتقام نہ عین ہے نہ غیر یعنی خدا تعالے کی نزدیک ایک ہی لیکن آدمی کہ مظہر حق ہے اوس سے قسم قسم کے آثار متضادہ یعنی وہ باتین کہ ایک دوسرے کے خلاف ہون ظاہر ہوتے ہین اس کی مثال ایسی ہے کہ مینہ کا پانی ایک ہے اور پاکی اوس کی کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ وَاَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا لیکن زمین پر آکر اوس کی تاثیرین گوناگون ہو جاتی ہین ہوا پہل ہین اور

تا یہ کھیتیاں درخت اور گھاس ہیں اور ہر قاتل اور لشکر میں اور پانی ہر درخت میں
غرض ایک پانی ہو کہ آئینہ میں ایک سے عیاں ہو میووں میں غیر مزہ اور مختلف گو ہے
پر ایک ہی پانی ہے یہ مثال حق تعالے کا ارادہ اور صفات حقیقت میں ایک ہے
سو ہوا اور مصطلح اگر ہوا ایمان اور اسلام اور عرفان اور اعمال کی طرح کیطرف سے چلے
تو خوشبو اوس کی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ ہوا کفر اور شرک اور نفاق اور عجب
کی نجاست کی طرف سے آئے اوس ہوا سے بو بد ظاہر ہوتی ہے ایسے
ہی آگ کی صفت گرمی ہے جو لکڑی ڈالو سے جو تیل اور نجاست سے بد بو ظاہر ہوتی ہے
معلوم ہوا کہ آگ کی صفت کا مدلول ظاہر سے ظاہر ہوتا ہے پس ہماری ہی عملوں کا
نتیجہ ہمارے سامنے ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ کا یہی مطلب ہے مثال دوسری پانی میں شیرینی ڈالو سے شیرینی اور ترشی
سے ترشی اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی سیاہی سے سیاہی اور سرخ
سے سرخی اور زرد سے زردی اور سبزی سے سبزی موافق رنگ کی ظاہر ہوتی ہے
سو جو کچھ ہم پر ہوتا ہے ہمارے ہی عملوں کی شامت ہے کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ آپ جانا چاہیے کہ حق تعالے کی خالقی کی صفت نور ہے
اور عمل اوس کا بھی نور ہے اور حکم اوس کا بھی نور ہے جو کوئی حکم اوس کا بجا لاتا ہے
نور کے عملے نور ہو جاتا ہے اور جو کوئی حکم اوس کا بجا نہ لاوے اوسکے واسطے نار ہو جاتا ہے
کہ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اسی کا اشارہ ہے
دیکھو بہشت میں بہت میوہ جات اور اشجار ہیں مگر اونمیں ایک درخت ہے جسکے واسطے
اللہ تعالے نے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کو فرمایا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ اوس درخت کے پاس جانا نار ہوتا ہے اور اوس سے

ف اوس درخت کو ہر ایک کھاتے ہیں تو پہلے الصافات ہو گئے ۔۔

دور رہنا نور علی نور ہی ایسی ہی تمام دنیا سراسر نور ہے اگر منہیات سے دور رہتے ہے
نہین تو نار ہی سوال اگر کوئی کہے کہ حق تعالے نیک ہی اور بندون کے ساتھ نیکی
کریگا ہم کیون بد کرتے ہین اور بد کہلاتے ہین جواب حق تعالےٰ نے فرمایا ہے
كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ خور و نوش سے کہ غذای نفس ہے
اور قوت بدن بندے کو چارہ نہین ہی اگر وجہ حلال سے کہا کے قوت اوس کی طاعت
اور عبادت مین صرف کریگا نور در نور ہو جائیگا اور اگر وجہ حرام سے کہا کی قوت اوس کی
گناہ اور غفلت مین صرف کریگا نار در نار ہو جائیگا دیکہو انگور اصل مین پاک ہی اگر اوس کا
سرکہ بناکے نوش فرمائین حلال ہے اور نور اور موجب قرب حضور ہے اور اگر اوس کی
شراب بناکے کہائین نار در نار ہی اور باعث دوری رب غفار جسطرح اللہ تعالیٰ نے
انگور مین ہدایت اور ضلالت کی صفت رکہی ہی ویسے ہی بندون کی خودی مین ہدایت
اور ضلالت کی صفت رکہی ہے کہ مراد اوس سے قرب و بعد لطف و قہر جمال و جلال ہے
حکم کے بجالانے مین کہ جسکو ایمان کہتے ہین بہشت اور رضا اور لقائے حق تعالے حاصل
ہوتی ہے اور امر حق نہ بجالانے مین جسکو کفر کہتے ہین دوزخ اور غضب الٰہی مین گرفتار
اور بعید درگاہ ہوتا ہی خاصہ ایمان کا طاعت اور عرفان اور رضائے حق تعالیٰ اور ہدایت
ہی اور خاصہ کفر کا شرک اور ضلالت اور عصیان اور بدعت اور نفاق شکر کو رحمت
کی صفت دی اور زہر کو ہلاکت کی آدمی مین ظلمت اور نور کا مادہ رکہا ہی فرمایا
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ظلمت کی خصلت کفر اور شرک اور نفاق اور بدعت ہے
اور حاصل اوس کا دوری ہی نور کی خصلت اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان اور طاعت
ہی نتیجہ اوس کا قرب حق تعالے معلوم ہوا کہ اثر مین ضد ہی اور خلاف ایمان سے
نور پیدا ہوتا ہی اور کفر سے نار نور ہوگا نتیجہ بہشت ہی اور دیدار خدا اور ناریون کا

ہوس اور عادت گناہ کرنا تو ضد نار ہی اور نار چونکہ نور سے تو نار نہیں ہوتا ہ نار نور
ناریوں کو نار میں فرحت ہی اور نوریوں کو عذاب نوریوں کو نور میں راحت ہی اور ناریوں
کو عقاب دیکھو گناہگاروں کو عابدوں کی عبادت تکلیف دیتی ہے اور دوسری مثل
والتی ہی وہ گناہگاروں کے واسطے موجب رحمت اور زحمت حاصل ہوتا ہے ایسی
ہی حالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم (آپ کے متبع نوری ہیں لوگوں کی
عادت سے راحت پاتے ہیں اور گناہ سے زحمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ مبارک گناہگار کے دیکھنے سے سرخ ہو جاتا تھا یہانتک وہ توبہ کرتا تھا آپ
خوش نہیں ہوتے تھے اور عابد نیک کار کے دیکھنے سے راحت اور خوشی مزاج اقدس میں
پیدا ہوتی تھی یہ گفتگو بہت دراز چاہتی ہے ان ہی دو بیتوں پر اکتفا کیا قطعہ صاحب
لوہی سر میں ایسے حیات واسطے اوروں کی ہو لہی بات بیکر دونو کو سیاست ہوتا ہے اور
جوکوں کے لئے قند و نبات • آگے پر ذات وصفات اور اسما اور مظہر کا بیان ہوتا ہے اور
فہم میں آنا مشکل ہے اسواسطے کہ ہماری سمجھ جو حرکہ محسوس ہو اوس میں آ سکتی ہے
اور حقیقت ذات وصفات کی محسوسات سے باہر ہے کہ وہ علم روحانی اور رحمانی ہے
ہم ایک مثال قریب الفہم کہتے ہیں کہ آدمی میں بہت صفتیں ہیں اونمیں سے سمع وبصر
ہے کہ یہ دونوں آپس میں ضد ہیں کان سے دیکھنا اور آنکھ سے سننا نہیں ہو سکتا ہے
لیکن یہ صفتیں عین ہیں نہ غیر مثلاً اگر کان کسی جانور کے آواز سنے اور آنکھ سے
نہ دیکھے تو بلاشک جان لیگا کہ یہ آواز گدھے یا بیل یا طوطی یا بلبل کی ہے اور اگر کان سے
نہ سنیگا آنکھ سے دیکھیگا تو بھی معلوم کریگا کہ فلانا جانور یا فلانی چیز ہے ایسی ہی حقیقت
اشیا کے سونگھنے اور چکھنے اور چھونے سے معلوم ہو جاتی ہے جیسے ہر الایاس میں سے
معلوم ہوا کہ یہ صفات نہ عین آدمی ہے نہ غیر معلوم ہوا کہ روح نہ عین قلب ہے نہ غیر قلب

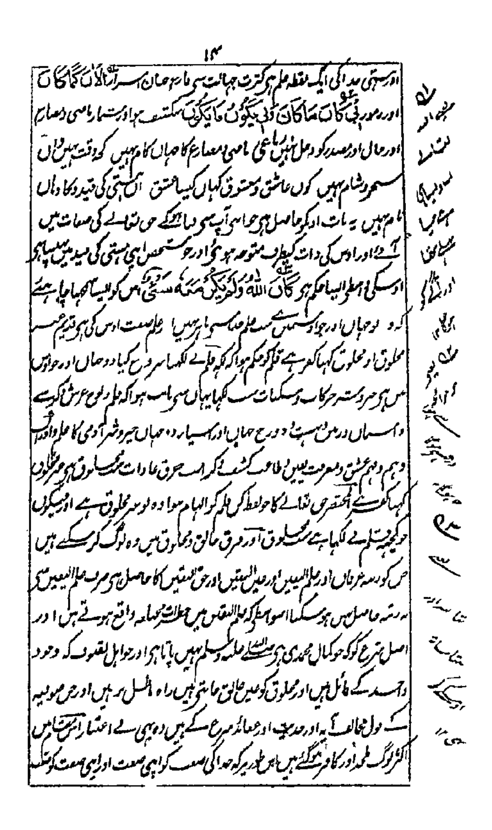
اور قلب نہ عین نفس ہی نہ غیر نفس اور نفس نہ عین جسم ہی نہ غیر جسم اور انکی صفات
نہ عین ہین نہ غیر اور صفات منبع اور سرچشمہ قلب اور نفس اور جسم اور روح ہی لیکن روح
اصل ہی اور یہ سب فرع پس فرع کو عین اصل کہنا اور اصل کو عین فرع سمجھنا خطا ہے
اصل اور فرع کی حکمت کی جاننے کو کمال کہتے ہین اور ذات وصفات واسما ومظاہر کی
حقیقت کا سمجھنا کمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہی اور سوا اسکے اعتقاد کرنا کفر وضلالت
کی راہ ہی مثال آتش سنگ مین پوشیدہ تہی جو چاہا کہ اپنی اسرار صفات کو ظاہر کردن
لکڑی کے جسم پر اوسنے تجلی کی اور اوسکی اسرار وصفات کہ دہوان اور شعلہ ہی ظاہر
ہوئی دو نو جہان اوسکی ذات وصفات کی جلوے سے بہرے ہین اور روشن زیادہ آفتاب سے
بمصداق مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح اہل حال کہ ایسی پکے ہین جانتے ہین کہ یہ
دود وشعلہ کہ آتش کے اسرار وصفات سے ہے لکڑی کے جسم سے پیدا ہوتا ہی اگر لکڑی
نہ ہوتی تو یہہ کیسے معلوم ہوتی اور اسی پر نظر کرکے مقام توحید مین انا الحق اور اس معنی
کے اور لفظ بولنے لگتے ہین اور توحید مین ایسی باتین تراشنے لگتے ہین اور اہل
کمال یہ بات سمجہتے ہین کہ یہہ ہیزم جسم ہی اور دود وشعلہ آتش کی ذات سے تعلق رکہتا ہی
اسواسطے کہ شعلہ مظہر آتش ہی اور دود مظہر شعلہ اور لکڑی مظہر دود اس سے معلوم ہوا
کہ آتش اصل ہی اور یہ سب فرع یا یون جاننا چاہیے کہ حق تعالے کی ذات پاک ایک دریائے
بیکران ہی جب اوس دریا نے چاہا کہ اپنے طرح طرح کے فرنے ظاہر کرے تو سب نباتات
مین محیط ہو کے میوون اور پہولون مین اپنا ظہور کیا سو نباتات پانیکا مظہر ہی اور نباتات
کا مظہر شاخ وبرگ اور شاخ وبرگ کا مظہر پہول اور میوہ پس پانی اصل ہی اور باقی مظہر اور
تمام مظاہر مخلوق اور حادث لیکن کاملین جیسے میوون کی فرزون ہین اور گلون کی بو مین تمیز کرتی ہین
ایسی ہی شیرینی اور زہر قائل ہین کہ ایمان وکفر ہے اور گل وخار ہین کہ طاعت وعصیان ہی

فرق کر سکتے ہیں سوال آدم ہی مظہر جامع کیوں ٹھہرا اور مخلوق جن و ملائکہ کیا مظہر نہیں
ہیں جواب آدم کی درستی میں ایک اصل کیطرف کہ حیوانیت اور شیطانیت ہے
اور مائل اصلے کیطرف کہ ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت ہے اور باقی مخلوق میں اکثر ایک ہی
صفت ہے جیسا کہ شیطان میں شیطانیت اور حیوانوں میں حیوانیت اور ملائک میں ملکیت اور
آدمی میں شیطانیت اور حیوانیت اور ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت سب صفتیں ہیں اسی سبب سے
آدم سب مخلوق پر فضیلت رکھتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا اسی واسطے حضرت
ی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ
الْكُرْسِيِّ وَاِنَّهُ مَحَلُّ تَجَلِّي اللّٰهِ جس نے دنیا کیطرف توجہ کی اور خدا کے حکم سے بے پروائی
اور اس میں شیطانیت اور حیوانیت کی صفت غالب ہو گئی رفتہ رفتہ اس حال پر پہنچیگا کہ صفات
کو بھی نہیں جانیگا بلکہ ایمان کو بھی نہیں جانیگا اور جس نے عقبیٰ کیطرف رغبت کی اور دنیا سے
بے توجہی اور اللہ تعالے کے احکام اور حدود شرع کے بجا لایا اس میں ملکیت اور روحانیت
کی صفت غالب ہوتی ہے اور شیطانیت اور حیوانیت اس میں مغلوب ہو جاتی ہے اور تمام صفات
میں اس کو تمیز حاصل ہوتی ہے مگر صفت رحمانیت میں ابھی تمیز نہیں ہوتی انسان کامل
وہ ہے کہ جو دنیا اور عقبیٰ سے منہ پھیر کے صفات مذمومہ شیطانیہ اور حیوانیہ اور صفات
محمودہ ملکیہ سے یعنی صفت ملکیت اور شیطانیت اور حیوانیت سے گذر کر روحانیت میں آئے
اور صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ سے موصوف ہو کر صفت رحمانیت سے مشرف اور مظہر جلال
و جمال ہو ایسے انسان کو اکمل اور کامل کہتے ہیں اسی سبب سے آدمی سب سے افضل اور بہتر ہے سوال
اگر کوئی پوچھے کہ تو نے اپنے آپ کو کبھی پہچانا اسواسطے کہ پہلے خود شناسی ہے بعد اس کے
خدا شناسی کہا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مشہور ہے جواب خود شناسی
دو وجہ پر ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میں ایک بندہ ہوں خدا کریم کا بنایا

ہوا وہ میرا مالک ہی اور مین اوسکا مملوک کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ضَعِیْفًا اور رنج اور ایذا مین پیدا ہوا کہ
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ اور اسد تعالی خالق و رازق ہے خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ رَازِقُ
کُلِّ حَیٍّ صفت ہی اوس کی اور غالب ہی وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ
فرماتا ہے اور مالک ہی کہ مَالِکُ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ ارشاد کیا ہی اور قوی ہے کہ
اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی مظہر جلال و جمال ہی اسواسطی کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَآئِیْ
وَلٰکِنْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ التَّقِیِّ النَّقِیِّ اوسکی شان مین ہی یہ بیان شرح و بسط چاہتا ہی اہل فہم سی معلوم
کیا چاہیئے کہ عقل والے کو ایک اشارہ ہی بس ہی خودشناسی کے ایمان رباعی

اسلام کا چہرہ پہ نہین میری رنگ دوزخ کو ہی ننگ اہل دوزخ کی ننگ کس منہ سی کہون کہ مین ہی آدمی ہون	بہتر ہی بہت مجھسی سگ اہل فرنگ ایضًا دنیا مین نہین کوئی بھی مجھسا بدتر جس حال مین ہو تو کو شرم ہو مجھپر	وہ ہون مین دوزخی کہ ہو نہ سیری مر خجلت سی اٹھا ہی نہین سکتا ہون سر خداشناسی کا ایمان نظم
ہین اوسیکی تجھمین جلوہ ہی عیان جلوہ گر تجھ مین اوسیکا ہی جمال رکھ قدم اس راہ مین مردانہ وار	دیکھ اپنی آپ مین تو ہر زمان ہی اوسی کی شان تجھمین جلوہ گر سر حق تجھ پہ ہوگا آشکار	جلوہ گر تجھ مین اوسیکا ہی جلال دیدۂ دل کھول اور تو غور کر سوال حق تعالی ظاہر بہی ہی اور

باطن بہی پس ظاہر اوسکا باطن کس طرح ہو سکتا ہی جواب شاخ اور پہل پہول میوہ دانہ کی صفتین
ہین جس وقت دانہ چاہتا ہے کہ نمود ہو تو اپنے ہستی کی زمین مین پوشیدہ ہو کر اپنی صفات
کو ظاہر کرتا ہے دیکھو وسکی ہستی کی زمین اوسکی ذات کی پوشیدہ کرنیوالی ہے اور صفات
کی ظاہر کرنیوالی از روی صفات کے ظاہر ہے اور از روئے ذات کی پوشیدہ اس سے
معلوم ہوا کہ صفت نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات ایسی ہی حق تعالے واحد ہی اور اوسکی
وحدانیت سی کثرت صفات ظاہر ہوئی اور کثرت صفات سی کثرت علم پیدا ہوئی اور کثرت
علم سے کثرت جہل پیدا ہوئی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ کَثَّرَھَا الْجَاھِلُوْنَ



اور ہستی خدا کی ایک نقطہ علم ہے کثرت جہات سے پاک ہے جہاں اسرار اللہ الآن کما کان
اور رموز ہے کان ما کان و ما یکون کا منکشف ہوا اور اسمائے سامی و صفات
اور حال اور مصدر کو دخل نہیں یا علی نامی و صفات کا جہاں کام نہیں کہ وقت ہیں وہاں
سحر و شام نہیں کون عاشق و معشوق کہاں کیسا عشق اس ہستی کی قید و کثافت کا وہاں
نام نہیں یہ بات اوس کو حاصل ہے جو اپنی آپ سے فنا ہو کے حق تعالی کی صفات میں
آئے اور اوس کی ذات کی طرف متوجہ ہو اور جو شخص اپنی ہستی کی قید میں پھنسا ہے
اوسکے واسطے ایسا حکم ہے کان اللہ ولم یکن معہ شیء اس کو ایسا کہا چاہیے
کہ وہ جہاں اور جو اوس میں ہے سب علم خدا سے باہر نہیں علم صفت اوس کی ہے قدیم غیر
مخلوق اوسے مخلوق کہنا کفر ہے قلم کو حکم ہوا کہ علم الٰہی لکھ اس نے درج کیا دو جہاں اور جو اوس
میں ہے حرکات و سکنات سب لکھا یہاں سے ثابت ہوا کہ علم لوح عرش و کرسی
و آسمان و زمین بہشت و دوزخ جہان اور اسرار دو جہاں خیر و شر آدمی کا علم و ادراک
و وہم و فہم عشق و معرفت یقین و طاعت کشف و کرامات خرق عادات مخلوق ہے مگر مخلوق
کہنا کفر ہے [illegible] حق تعالی کا جو لطف کر علم کو الہام ہوا وہ تو سب مخلوق ہے اور سکون
جو کچھ قلم نے لکھا ہے مخلوق اور فرق خالق و مخلوق میں وہ لوگ کر سکتے ہیں
جن کو رسوخ [illegible] اور علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین کا حاصل ہو صرف علم الیقین سے
یہ رتبہ حاصل نہیں ہو سکتا سوا اسکے کہ عالم النفس میں حالات مشاہدہ واقع ہوتے ہیں اور
اصل شرع کو جو کمال محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پاتا ہے اور جو اہل تصوف کہ وحدت
واحد کے قائل ہیں اور مخلوق کو عین خالق جانتے ہیں راہ [illegible] پر ہیں اور جو صوفیہ
کے قول مخالف آیہ اور حدیث اور عقائد صریح کے ہیں وہ ہیں بے اعتبار اس سے
اکثر لوگ ملحد اور کافر ہوگئے ہیں اس طور پر کہ خدا کی صفت کو اپنی صفت اور اپنی صفت کو [illegible]

خدا کی سمجھ یہہ نہ جانا کہ حق تعالے جل شانہ اپنی صفات پر قادر ہی اور بندی کو ہرگز قدرت
نہین سید الانبیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ حکم ہوا قُل لَّا اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ پہر دوسرا کون ہی سوال بعض کہتی ہین کہ بموجب ارشاد تعالٰی
کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ کے جو حرکات اور سکنات کہ دونو جہان مین ہین فعل حق ہی سے جو نیک و بد
کہ ہوتا ہے عالم مین آشکار ہوا کرتا ہے سب وہ آپ حقیقت مین ہی ہے یار جواب یہہ توحید عام
ہی اور عام ہر چند اللہ تعالے فاعل حقیقی ہی لیکن فاعل کیواسطہ مفعول چاہئی کہ فعل اوسکا
ظاہر ہو پس مفعول اور مورد اوس فعل کا روح ہی کہ جس کی شان مین فرمایا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
یہ آیۃ کا ٹکڑا ہے مطلب اس آیۃ کا یہ کہ ہمنی اپنی امانت یعنی احکام شریعت یا عشق الہی زمین و آسمان
اور پہاڑون کے سامنی کی سو اون سب نے اوسکی اوٹھانے سی انکار کیا اور ڈر گئے اور انسان
نے اوس کو اوٹھا لیا اور پورا نہ کرسکا سو یہ اپنی نفس پر ظلم کرنیوالا اور نادان تہا کہ اوٹھا تو لیا اور پورا نکر سکا
انتہی اور فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ اور لباس روح کا نفس ہی اور لباس نفس کا جسم اور جسم کو حکم الٰہی
بجا لانے کا حکم ہی پس اللہ تعالے نی روح کیواسطے ۳ چیزین پیدا کین اخیر و شر ۲ عقل ۳
اختیار پہر خیر و شر کی چار قسمین ہین عام اور خاص اور خاص الخاص اور اخص الخواص عام وہ
ہی کہ آدمی میزان عقل سی اپنی حیات و ممات اور راحت و محنت کا اسباب پہچانتا ہی اور بدی
سے پرہیز اور نیکی کو اختیار کرتا ہی خاص وہ ہی کہ از روی عقل کے بہشت کی خوبیان اور دوزخ
کی برائیان اور اسباب اوسکی سمجھ کے نیکی کو اختیار اور بدی سے پرہیز کرے خاص الخاص
وہ ہی کہ میزان عقل مین صفائی دل اور کدورت کے اسباب تولکر دل کے صفائی کے اسباب
فراہم کرے اور مکدر کرنے کی چیزون سی دور رہے اور اخص الخاص وہ ہی کہ علم کی رو سے
حق تعالے سے قرب و بعد کی اسباب سمجھ کے قرب کے اسباب کیطرف متوجہ ہو اور بعد
سے متنفر رہے اب جاننا چاہئی کہ صاحب دانش و شعور خوب جانتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی

اور یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے اور حکماء کے اکثر اور جس کو عقل نہیں ہے
جیسوان تر اوسکے واسطے قرب و قدرت و دوری کچھ نہیں ہے اور نہ تواست و صفات مخصوص
جاہل موحدوں کی تعریف سے معلوم ہوتی ہے کہ کفر کا دوزخ کا اور حوری حوروں کی اور رمازیوں کا
سب اوسکی افعال ہیں اشد کفر ہے یعنی یہ قول کہ جو ایک ہی عالم میں ہوتا ہے وہ برکت
ہی کرتا ہے اور غیر برسانہ رکھتا ہے نہیں کہ حق تعالے ذات اپنی آپ کو تاکہ ظاہر کروں میں
ظاہر کیا اور جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے تعالی ... کے یعنی میں ذات تک خلق ما
تسا ... کا یہی مطلب ہے اس ... ہوکہ عالم میں جو ایک رہتی ہے اسکا پیدا کیا
ہوا ہے اور اوسکی جو اس سے ہی نہیں آپ کرتا ہے اور غیر برسانہ رکھتا ہے مسند ہی اور
سبھی کی توحید کا حال ہو واں اسے اور رشد اور عقائد سنت کے ہے اس نظم سی سمجھ میں آئی نظم

آپ کرتا ہی جو کرتا ہے خدا	عمر کا اصل ہلاہی مل گیا	در صحت اوسکی معرہی اور وصل
اور صحت اوسکی ہی اور نبی رسل	عزت و ذلت ہدایت اور ضلال	اور اسکی تا ... ہو اپی کمال
قطعہ ای مدد اکتسبی ہواست کہ میاں	اور تجہ سی ... ہی سارا جہاں	ذات تیری دیکھ سکتا کوی
مطلع مسکن ہو ہو آسمان پر کہاں	تا سمجھے ہو اسی طالب ...	اک کہا ویسی کہ واں کسی ملا
چہرہ دیکھو جو کوئی آنکھہ میں	عکس چہرہ ہی ہر ایک آدمی میاں	تا تری ذرہ نہ ...
ہی جھلک اوسکی نہ ذات اسی جہاں	یا دہواں جو آگ سی پیدا ہی صاف	عکس آتش کسی ... مشک ...
موتی دریا ہی سی پیدا ہی صرف	سو مسکو کہہ دو کی کہر سکر اں	سی کا عدد ... ہی حرف
اس کی ... ہے بس ... انسان	عکس ... آک اوسکی ...	ڈہونڈ ... عالم سی جا ...
حکم ہی کہ میں ہوں ... گردگار	اور ... سو لقریں ... گا یاں	جو کوئی چاہی مدد اکی پاؤں سا
اپنی ہستی سی ... ماہر دہ ہوا	اسکو دیکھو جا کو ہے حق ...	معرفت حق کی پائی ہیں گیاں

اب واضح ہو کہ خدا ای تعالے کی بہاری اور صفلی اور مشتقی اور مدنی او ... صفات سے

مانگنا چاہیے اسواسطے کہ پناہ اور استغفار کیوقت بندے کی عاجزی اور نیازمندی بہت
ظاہر ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّمَا أَعْلَمُكُمْ وَأَخْشَاكُمْ
بِاللّٰهِ وَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ خَضَعَ لَهُ الْمَضَامِينُ عَرَفَ اللّٰهَ خَافَ اللّٰهَ نگاہ عارف
کی اوسکے جلال اور جمال کے ادراک مین حیران رہی تو سب طرف سے عاجز ہوکے نیازمندی
کا سفر خدا ہی تک ہے کیونکہ وہ تایئد اسواسطے کہ نیازمندون کی آرزو پوری کرنیوالا
وہی ہے جسکو [illegible] کہتے ہین اور نیاز سے مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے
مقصود سر جھکانا اور ظاہر کرنا ہے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سے مراد ہے
بیان کرنا حق تعالے کی بزرگی اور اپنی نیازمندی اور عاجزی کا سے عجز و تقصیر
ہمہ سے ہر دم ہے لطف و احسان تجہ سے پیہم ہے لطف ہی چاہتا ہے مسکین تا مرے
دل کو تجہ سے ہو تسکین ۔ عارف صادق سے تا انتہا عذر و نیاز و سرافگندگی ظاہر
ہونا رحمانیت کی راہ ہے اور برخلاف اسکے عجب و غرور کا پیدا ہونا شیطانیت
کا طریق ہے اگرچہ اوسکو توحید و معرفت حاصل ہو شیطان ٹراموحد اور عارف ہے
لیکن حکم اللہ کا نہین رکھتا ہے پوشیدہ نرہے کہ نیازمندی اصل دنیا کی حصول ہے
اور نیازمندی اصل آخرت کی حصول درجات اعلے اور نیازمندی اہل اللہ
حصول لقا مولےٰ پس مسکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہے یعنے خدا کے
حکم پر گردن رکھ دینا جسکا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہے فرمایا اللہ تعالے نے
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ سو یہی فرمانبرداری ہے اور فرمایا أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ
الْخَالِصُ بعد مقام تسلیم کے مقام تفویض ہے اسطرح پر کہ بندہ اپنے ظاہر و باطن اور
دنیا اور آخرت کے احوال کو سپرد خدا کر دے کہ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰہَ لَبَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اور مقام تفویض کے بعد مقام رضا ہی اور رضا اور تسلیم
بالاتر کوئی مقام نہیں ہی کیونکہ مقصود جہاد اور اولیا کا خوشنودی خدا کی ہی جب خوشنودی
خدا کی حاصل ہوئی سب کچھ حاصل ہو گیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ مشہور
سنی ہی سو جبتک کہ بندہ خدا سے ہر امر میں راضی اور اوسکے کئے پر خوش نہو
تب تک رضامندی خدا تعالے کی حاصل نہیں ہوتی ہے

دوسرا باب آدمی کے ماہیت کے بیان میں کہ سب چیزوں کی تفسیر
اوس میں الٹھی ہی فرمایا اللہ تعالے نے وَقَدْ خَلَقَکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ
شرح یہ کہ جو کچھ اولاد آدم علیہ السلام کو مادہ اور استعداد عطا کی ہی وہی
سب بنی آدم میں بالقوہ ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ
کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ جیسے سیاہی ایک ہی اور اوس سے حرف کی شمار
ظاہر ہوئے ہیں اور سب حرفوں میں سیاہی وہی ہی ایسی ہی سب آدمی مثل
ذات واحدہ کے ہیں اور دو مادہ کے اور سب میں استعداد ہدایت اور ضلالت
کی موجود ہی جو مظہر ہدایت ہی وہ خوب ضلالت کو سمجھتا ہی اور اوسکو سمجھا
اور اوسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا ہی وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ
اور جو مظہر ضلالت ہی ضلالت کو ہدایت جانتا ہی اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ
پھر اوسکو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا ہی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ
اگر کسی میں دونو جمع ہوں سو خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا کے
اور جو ہدایت کو ہدایت جانے اور ضلالت کو ضلالت اوسکو توبہ اوسکو نصیب
ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
پس آدمی اللہ تعالے کی ذات و صفات کا مظہر ہے اور مظہر جمیع صفات ہی اور یہ عمدہ

صفات اور صفات نہ عین ذات ہیں اور نہ غیر ذات آدم مظہر جمالی جلالی ہے اور خلیفہ
برحق چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور آدم کو خلیفہ اسواسطے فرمایا
کہ آدمی بہتر ہے تمام موجودات اور مکنونات سے اور مجمع ہے غرائب غیب کا اور منبع ہے
عجائب مشاہدات لاریب کا اور خلاصہ ہے علوم حسابی اور لطیفہ ہے عالم روحانی اور امر
ربانی کا فرمایا قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور تمام حقائق علوی یعنی اوپر کی چیزون اور دقائق
سفلی یعنی نیچے کی چیزون کا جامع ہے اور محرم اسرار سبحانی ہے چنانچہ حدیث قدسی اس بات
پر ناطق ہے خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ اٰدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا آدمی کیا ہے برزخ عالم جس
مین اسرار خلق روح لامع ہ اسمین ہین سب دقائق جبروت ہ اسمین ہین سب حقائق لاہوت ہ الغرض
اللہ تعالیٰ نے اربع عناصر سے کہ آب اور خاک اور باد اور آتش ہے تین چیز کو پیدا
کیا جمادات نباتات حیوانات اور آدمی سب چیزون کا جامع ہے چنانچہ ہڈیان اوسکی
جمادات ہین اور بال نباتات اور حیوان ناطق تو خود ہی ہے اور اوسکی حیوانیت مین
دو صفتین ہین ایک صفت بہیمی اور ایک صفت ملکی اگر صفت بہیمی غالب ہوگئی تو حیوانات
سے بدتر ہوگیا اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اور اگر صفت ملکی غالب ہوگئی تو سب مخلوق
سے بزرگتر اور افضل ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
و بہ سے مراد دنیا اور آخرت ہے اسواسطے کہ یہہ دونو اوسیکے واسطے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ
شرف دیدار سے مشرف ہے فرمایا فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
معلوم ہوا کہ آدمی کا دو طرف تعلق ہے ایک اعلی کیطرف کہ ملکیت ہے اور ایک
اسفل کیطرف کہ بشریت ہے اگر اوسنے اعلے کیطرف رجوع کیا تو اوسکی بشریت کی
صفتین کہ اخلاق ذمیمہ ہین مغلوب ہوکر اوصاف حمیدہ اوسکے غالب ہوجاتے ہین پھر
ملکیت سے مقام روحانیت کو اور روحانیت سے مرتبہ رحمانیت کو پہنچتا ہے اور اس

آیت شریف کو کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اس آیۃ کو کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا
اِلَّا وَرَاَیْتُ اللّٰهَ فِیْهِ کے مضمون سے متصف ہوتا ہوا۔ مگر اس کی طرف
میل کیا تو اخلاق ذمیمہ غالب ہو جاتے ہیں اور اوسکے تمام کی صفت سلامت
سے نکلی دنیا کی محبت اور لذات نفسانی اور کبر صفت اوسکا پیشہ ہو جاتا ہے
اور یہ آیت کریمہ کہ وَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ نِ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ
الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ اور یہ کہ اَلَا بِاَنْسَةٍ وَّکِتَابِهَا کَلَّا
اوس کے حق میں صادق آتے ہیں سو عاقل کو چاہئے کہ علیحدہ
کیطرف رجوع کرے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو سب چیزوں کا جامع
اور تمام مخلوق میں بزرگ اور شریف پیدا کیا ہے اور سوائے اوس کے
مظہر ذات اور صفات اسما کا یا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَکْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مطلب یہ کہ ہر مخلوق کی ایک صفت خاص ہے سوا انسان حیوانیت جس میں صفت
اور ملک میں ملکیت اور آدمی میں یہ صفتیں سب ہیں اور صفت سلطانیت اور رحمانیت
زیادہ ہے اور مظہر ہونا اس کا حدیث نبوی سے ثابت ہے فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ
حَرَمُ اللّٰهِ وَحَرَامٌ اَنْ یَّلِجَ فِیْهِ غَیْرُ اللّٰهِ اور فرمایا قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ
تعالے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ یعنی اپنا مظہر صفات وار بنایا
اس لئے کہ اللہ تعالے صورت سے پاک و منزہ ہے تعالی اللّٰہ عما یصفون

تیسرا باب ۳

ایمان کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہ معنی ہیں کہ اے ایمان لانے والو دلیل
و برہان کے راہ سے ایمان لاؤ کشف و عیان کے طریق سے یا ایمان لاؤ

دالوستدین کی رو سے ایمان لاؤ تحقیق کی راہ سے جناب قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الحق
والدین محمد نقشبند قدس سرہ سے منقول ہی کہ امنوا سے اشارہ ہی کہ ہر ملک بارفنے مین آئی
وجود کو نیست اور ذات واجب الوجود کو ہست سمجھو کہ وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب
اسیکی طرف اشارہ ہی حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہین کہ مجکو
پچاسش برس ہوئے ایمان لائے ہوے اور ابھی تک ایمان تازہ کرنیکی فکر مین ہون نظم

بے خودی اسکے سانس لینا ہی گناہ	شغل اپنی ذات کا ہی کفر راہ	ذات الٰہی تجہ کو ہی دار و غرور
قید ہستی مین پہنسا کی حق سے دور	نیست ہو کفر خود کو دور کر	ہی حقیقت مین وہی حق جلوہ گر

ایمان نور ہی مومن کے دل مین کہ اوسکے سبب دیکہا جاتا ہی حق اور باطل اور تابعداری حق کی
اور بچنا باطل سے اور کفر تاریکی ہی کافر اور منافق کے دل مین کہ دیکہا جاتا ہی اوس سے حق باطل
مین اور باطل حق مین اور تابعداری باطل کی اور بہاگنا حق سے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیٰٓءُہُمُ
الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ
اے عزیز ایمان کے چار رکن ہین دو اللہ تعالے کیطرف سی کہ وہ ہدایت ہی اور
توفیق اور دو بندے کی طرف سے کہ وہ زبان سے اقرار ہی اور دل سے تصدیق
سو ہدایت اور توفیق پہلے اللہ کیطرف سی ہوتی ہی کہ آدمی کے دلمین ایک کشش پیدا
ہوتی ہی جسکو جذبہ کہتی ہین فرمایا یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ پہر اقرار تصدیق پہلی بندے کی
طرف سی کہ فرمایا فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ پس اللہ تعالے کیطرف سے جو ہی سو قدیم ہی
اور غیر مخلوق اور بندے کی طرف سے جو ہی سو حادث اور مخلوق اے عزیز اقرار اور تصدیق
مانند دانہ تخم کے ہے کہ انسان کامل باخلاص کے دل کی زمین میں بوتی ہین اور
دو نون جہان کی خواہشون کی محبت اوس سے دور کرکے کفر و شرک و نفاق و عجب اور حسد

اور ماسوا کلیہ و کسل و طمع وغیرہ کی نجاستوں سے پاک و صاف کر کے عبادات
و ریاضات و اوراد و اذکار سے معمور کرتے ہیں اور امر کے بجا لانے اور نہی سے
دور رہنے کے پانی سے اوس کو پالتے ہیں تب بعد ایک مدت کے اوس میں عشق
و محبت و ذوق و شوق و حالات و یقین و معرفت و کشف و کرامت وغیرہ کی
شاخیں اور پتے ظاہر ہوتے ہیں پھر جو اوسکے صاف کرنے میں کمی ہوئی تو شاخ
و برگ اوسکے خشک ہو جاتے ہیں اور اگر خوب تصفیہ ہوا تو اوسکے شاخ و برگ
میں قوت پیدا ہو کر معرفت و توحید حقیقی کی کلیاں نمود ہوتی ہیں پھر جب تصفیہ اور زیادہ
ہوا تو اوس میں ثمر الہی کا میوہ کہ جس کو ایمان کامل کہتے ہیں لگتا ہے جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالے نے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا
یعنی اللہ نے ایسا ہی ایک سالک کو اوسکی ریاضت و مجاہدہ اور حوصلہ کے موافق توحید اور ثمر
طرح طرح کی حاصل ہوتی ہے جس قدر اس سے پہنچنا چاہا ہے اوسیقدر قرب حق میسر ہوتا ہے
اے عزیز ایمان قرب حق کو کہتے ہیں اور کفر بعد حق کو کہتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک ایمان
نفس کشی ہے اور حدیث ذکر اللہ ہے سے یہی اشارہ ہے اور کفر نفس پرستی کہ جس میں عیب ہوئی
[illegible] ہے لا نفس [illegible] اکثر آدمی کی آرزوئیں کہ نفس سے پیدا ہوتی ہیں یہی اوسکا [illegible]
[illegible] اور اپنی خواہشوں کی برائی کی فکر میں مشغول رہتا ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ تمت سوے

نفس کا فر ہیں جس کا قتل کر

ان پھر تو کو دیکھا ان میں	ہی کئے قتل اوسکی ایمان ہے کہا
تیری حالت کا یہی رہا ہے	کل ہے ظاہر میں باطن جاہے
ہوس کا رادکا بعض کہ مگر	تو اوسکے نسل کا اندیشہ کر

دشمن ایمان ہے یہ کافر جہاں
شیر کرتے ہیں ایکو قتل بس
اور سوا اوسکے تو کچھ سمجھ کر

بانا چاہیے کہ جس چیز کو سواخدا کے تیرا نفس چاہی وہی تیرا معبود ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ مَعْبُودُكَ فرمایا اللہ تعالے نے وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کا ایک ایک قبلہ ہے کہ اوسکی طرف اوس کا دل متوجہ اور قبلۂ حقیقی سے پھرا رہتا ہے مگر میدان تجرید کے یکتا باز اور حریم تفرید کے محرم راز اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کے قبلہ سے مونہہ نہیں پھیرتے اور بحر شہود میں مستغرق رہتے ہیں **نظم**

قبلۂ شاہان ہے ملک و مال اور تاج و کھر	قبلۂ ارباب دنیا فکر جمع سیم و زر
آب و گل ہے قبلۂ صورت پرستان شہ نشین	جان و دل ہے قبلۂ معنی شناسان الیقین
قبلۂ زاہد ہے ایکجان محراب قبول	قبلۂ بیہ تیران شغل بد وکار فضول
قبلۂ تن پروران ہے خواب شیرین خوش طعام	قبلۂ ان ان دانشمند ہے دانش مدام
قبلۂ عاشق وجد و ذوق و وصل دوام	عارفون کا قبلۂ جان ہے جمال ذوالجلال

چوتھا باب اللہ تعالے کی پہچان کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یہان لیعبدون کے معنی لیعرفون کے ہین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اے عزیز تمام بندگی اور محنت تقوی اور طہارت اور علم و فضل سے مقصود خدا کی پہچان ہے اور یہ جبتک اپنے آپ کو نہ پہچانیگا تب تک میسر نہوگی اور اپنی شناخت بغیر اسکے کہ خالص عبادت اللہ ہی کی واسطے کیجاوے حاصل نہین ہوتی فرعون تمام شب بندگی اور ریاضت کرتا تہا اور خدا شناس نہ ہوا آخر دعوی انانیت کا کیا ایسی ہی جو شخص کیسی ہی عبادت و ریاضت کرے اور اپنے آپ کو نہ پہچانے اور اللہ پر یقین کلی نہ لاوے اور اوسکا الیقین حاصل نہ کرے کہ تمام عبادتونکا

ہیں ہو جاتی ہیں کہ بہت وقت استغراق ان پر ہوں ان کو تجلیات شیلانی کی طرف لیجاتی ہیں
اور دوسرے ان ہیبت کو کرکے کا فر ہو جاتا ہے گو ان سے عجائب و غرائب جبری ظاہر ہوں
مستی میں رہتوں اور حال و مشغلاں میں ظاہر ہوئیں فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
اَسْ وَالْعَمَلِ بِلَا عِلْمٍ حَقٌّ اُذُنَاتُ کَالْحِمَارِ اَلْعِیْرِ یعنی جو شخص بے علم سے خود شناسی ہوا اور
اپنی حقیقت کو پہچانا اور گویا اس نے عرب وقت اور وصال رباہ سے لطف

اب کو پہچانا ساہی خود شناسی کی صفا	حق شناسی سے بڑا ہو وقت جیرت میں گیا
جسے مراتب میں پہر ان آپس کی ہوا	مر نسا ہو کے تمام اظہری اویس کو ملا
مر نسا مطہری سے نشر ب من کا ہی مقام	ذرہ سے حق ہی مطہر حق ہی پہر آگے والسلام

جاننا چاہیے کہ خود شناسی دو طرح پر ہے اول یہ کہ آدمی اپنی خلقت پر نظر کرے اور
جانے کہ میں ایک بے حقیقت پانی کی بوند سے بنایا گیا ہوں کہ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ
مَّھِیْنٍ اور جس سے نطفہ مراد ہے پہر علقہ سے ہڈی اور ہڈی سے گوشت پوست بنا
اپنی ضعیفی اور عاجزی کو کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا سے ظاہر ہے غور دیکھے
اور دنیا کے رنج و بیماری کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ سے کہ جس میں خلق ہے
ناظر کرے نقل شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ میں جانتے ہیں کہ ایک شاہزادے سے
ملاقات ہوئی شیخ نے شاہزادے کیطرف ملتفت کیا شاہزادے نے عصہ ہو کر
کہا کہ ای شیخ مجکو نہیں پہچانا شیخ کو بہی غصہ آیا فرمایا ہاں پہچانا کہ پہلے تو اپنی باپ کی
پیٹھ میں پانی کا ایک قطرہ تہا پہر پیشاب کی راہ سے ماں کے پیٹ میں آیا پہر وہاں
خون اور طعم کہاتا رہا پہر پیشاب ہی کی راہ سے دنیا میں آیا جب عمر آخر ہو گی تیرا گوشت اور
پوست کیڑے کہا جائینگے اور ہڈیاں سڑ گل جائیگیں میں تجہکو ایسا پہچانتا ہوں جب
شاہزادے کو حقیقت اپنی مدد اس کی معلوم ہوئی شیخ کے پانو پر گرا اور رونے لگا

گریٹ پڑگیا دوسری وجہ یہ ہی کہ آدمی یہ بات جانے کہ آسمان اور پہاڑ اللہ تعالی کی امانت کو کہ ارض کی معرفت ہے اٹھا نہ سکی ہین عاجز و ناتوان کیسی اوا کرونگا یہ کہکر بندگی و عبادت او کاروانکار رہین بہت کوشش سے کرتی اور نفس و شیطان کے مکر اور اپنے ظلم وجہل کو دیکھی فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ظلوم وجہول کے محققین نے کئی معنے فرمائے ہین اونمین سی ایک معنی یہ کہ آدمی ظالم ہی ان معنون کرکہ اپنی نفس کو ہویت حق مین فنا کرتا ہی اور اپنا کچہہ خیال نہین کرتا اور جاہل ہی اسطرح پر کہ غیر حق کو نہ جانتا اور پہچانتا نہین اور لا اله الا الله سی نفی ماسوا کے کرتا ہی بزرگون نے فرمایا ہی کہ جتنی خودی آدمی مین ہی کسی مخلوق مین نہین اسواسطی کہ جتنی صفتین خدا تعالے کی ہین اون سب صفات کی آدم کی خودی مین سما جاتی ہین اور کسی مخلوق کی خودی مین نہین سماتے اور آدم کی خودی مین سب شی کی خودی سماتی ہی اور کسی شی مین نہین سماتے یہان سی معلوم ہوا کہ جس طرح خدا کی خودمین سب چیز کی سمائی ہی ایسی ہی آدم کی خودی مین مطابق مضمون حدیث قدسی کے لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰكِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ التَّقِیِّ النَّقِیِّ اور حدیث قدسی اسی مضمون کی یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَكَ وَخَلَقْتُكَ لِیْ

ھ وہ تنہا تہا شہنشاہ معظم • ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدم • الغرض جیسی خودشناسی دو طرح پر ہے ایسی ہی خداشناسی ہی دو صورت پر ہی پہلے یہ کہ قادر کو قدرت سی اور صانع کو صنعت سی معلوم کرسکتی ہین پس اللہ تعالے کی عظمت اور اوس کی صنعتون کی دید مین آدمی محو ہوجاوی اور خوب ملاحظہ کرے کہ کوئی صنعت عجیب عرش سی زمین کے نیچی تک آدمی کے وجود سے زیادہ نہین ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَكْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْكُرْسِیِّ ذَا اَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدمیکو

حاصل کرلے جیسے جو دریا میں غوطہ مارا اور جو اوس کے دل میں صفات الکمال
اور قادر و الکمال نے صفتوں اور قدرتوں کے جو اسرار بہت سے کہتے ہیں ...

قطعہ دیکھی جب ہی جو اوس کے دل میں چمن	خوب دیکھو [illegible] موکھ ایک ہی کام
سینہ کر دل میں سفر کر کہ یہی ہے سفر	مست [illegible] اور سیر عالم کے تمام

دوسری یہ کہ اپنے دل میں کہ اللہ تعالے کی ذات و صفات کا آئینہ ہی دل جانا
کو مشاہدہ کرے فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے المؤمن مرآۃ المؤمن اور دل جہان
کی اشیا کو مظہر جانی اور تمام جہان میں ایک ہی نور مشاہدہ کرے قطعہ

ایک ہی ہے حسن گو ہوں سب مظاہر جدا	عکس ایک ہی رخ کا ہیں آئینے ہوں گو بے شمار
گو ہزاروں میں مری صورتیں جو دیکھو غور	ایک ہی لے سب کی پرورش ہی بار

اور بعضے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خدای تعالے کی معرفت تین طرح پر ہے عام اور
خاص اور خاص الخاص عام کیو اسطے علم الیقین ہے کہ اوس سے اللہ تعالے کی صفات
کے نور مشاہدہ ہوتے ہیں اور یہ امر شریعت سے آتا ہے اور خاص کیو اسطے عین الیقین ہے
کہ اوس سے اسرار الٰہی اور جلوہ ہائے الٰہی دیکھتے ہیں۔ درجہ طریقت سے میسر ہوتا ہے
اور خاص الخاص کیو اسطے حق الیقین ہے اوس سے یہ بات محقق ہوتی ہے کہ بندہ حق تعالے
شانہ کے ذات کی حقیقت کے دریافت کرنے میں نہایت ہی عاجز ہے اور یہ بھی
مفہوم ہوتا ہے کہ بندے پر کبھی حقیقت منکشف نہیں ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
العجز عن درك الادراك ادراك کسی بزرگ کا یہ قول ہے کہ جس وقت میں یہ گمان کرتا ہوں
کہ میں نے پایا خدا کو تو اوس وقت میں نہیں پاتا ہوں اور جب یہ جانتا ہوں کہ ابھی نہیں پایا
تو اوس وقت اوس کو پاتا ہوں حضرت ابراہیم ادہم مناجات میں فرمایا کرتے تھے

کہ جس نے تجہ کو پہچانا تو گویا اوس نے تجہ کو نہین پہچانا اور جس نے تجہ کو پہچانا ہی نہین افسوس اوسکا کیا حال ہے سے معلوم ہوا کہ معرفت یا صفات کی ہی یا ذات کی معرفت صفات کی دنیا مین حاصل ہوتی ہی بقدر پاکی نفس اور صفائی دل اور روشنی روح کے یعنی جسقدر دنیا مین نفس کو پاک اور دلکو صاف اور روح کو روشن کریگا اوسیقدر اوس کو معرفت صفات کی میسر ہوگی اس واسطے کہ صفات ذات کیساتھ لگی ہی اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات معرفت ذات کے کسی نبی یا ولی کے علم و فہم مین نہین آسکتی اسواسطے کہ شناخت ذات کی اور دیدار اوسکا زندگی مین میسر نہین فرمایا من کان یرجو لقاء اللّٰہ فان اجل اللّٰہ لات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم میری گہر تشریف فرما تہے لطف شب کو مین حضرت کے زانوی مبارک پر سر رکہے خواب مین تہی اور حضرت بیٹہے تہے کہ دفعتاً اشک مبارک حضرت کے میرے چہرے پر گرے مین جاگی اور پوچہا یا رسول اللہ رونا آپکا کیون ہی اگر دوزخ کے سبب سے ہی تو حضرت پر حرام ہو اگر بہشت کیواسطے ہے سو وہ جناب کے واسطے حلال ہی فرمایا خدا تعالے کے دیدار کیواسطے ہے در مدعا تہا سے ممات کے میسر نہین سبحان اللہ کیسا شوق تہا کہ آپ کو سب کچہ حاصل تہا یعنی جو باتین دریافت کرنیکی چیزین تہین سب پائین اور دریافت کین اور جو کچہ معلوم کرنیکی باتین تہین سب دیکہین اور جانین لیکن پہر بہی شوق دیدار خدا کا حد سے زیادہ تہا روایت ہی کہ موسی علیہ السلام نے ابتدائے نبوت مین اللہ تعالے کے انوار صفات درخت سی دیکہے تو حق تعالے نے فرمایا فاخلع نعلیک اور جب انتہا کو پہونچے فرمایا رب ارنی حکم ہوا لن ترانی

رب ارنی کی ندا موسی سے ہر دم ہی یہان　لن ترانی کی صدا آتی ہی وان سے ہر زمان

معلوم ہوا کہ حق تعالے کی ذات کا مشاہدہ دنیا مین بنسبت بہشت کے بطور مثال کے ہوتا ہی جیسے آفتاب کی شعاع آئینہ سے یا پانیکا عکس گہر کی چہت مین نظر آتا ہے

اور دے وسیلے آخر او جب کے بشارت بہشت میں بعد مرگ کے ہی چنانچہ کہتے
ہیں کہ موت ایک پل ہے کہ دوست کو دوست کے پاس پہونچاتا ہی یاد رکھو کہ
علم الیقین تعلق رکھتا ہے الوار صفات حق تعالے سے اور عین الیقین تعلق اسرار سے
اور حق الیقین تعلق انوار ذات سے مثلاً ایک شخص نے دہواں آگ کا کہ آگ کی
صفات سے ہے دور سے دیکھا بے شک وہ سمجھ گیا کہ آگ وہاں ہے کیونکہ بغیر
کہ دہواں بے آگ کے نہیں ہوتا ہی اسکا نام علم الیقین ہی اور جب آگ کے نزدیک
گیا اور شعلے دیکھے اور گرمی کہ اسرار آتش سے ہی پائی سمجھ گیا کہ یہ ہی آگ ہے
اسکا نام عین الیقین ہے اور جب اوسکے اندر جاکے ہر رنگ آتش ہوگیا اسکا
نام حق الیقین ہے اس مقام میں ہی اور دوئی اوٹھ جاتی ہے ✳

پانچواں باب ۵ شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں

کہ فرائض اور سنن اور نوافل اور دعاؤں کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے
الغرض شریعت حدود اللہ کو کہتے ہیں یعنی منہیات سے پرہیز کرنا اور احکام الہی کا
بجالانا اور اسی طاعت یعنی احکام کے بجالانے میں جو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی
اوسکا نام طریقت ہے اور حقیقت حکمت الہی کے دریافت کرنیکو کہتے ہیں جو امر نہی میں
ہے اور حقیقۃ الحقیقت حاکم کے دیکھنے کو کہتے ہیں جسکا نام مشاہدہ ہی طاعت اور
احکام کے بجالانے کی لذت اور کیفیت میں بشر اور ملک شریک ہیں یعنی دونوں گروہ
کو یہ مزہ حاصل ہی اور حکمت اسرار اور علم الہی اور مشاہدہ اور تجلیات کی کیفیت سے
فرشتے الگ ہیں اسواسطے کہ اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً
جو خلیفہ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ آدمی تمام مخلوقات سے افضل اور اکرم اور
اشرف ہے جب فرشتوں نے سواتی نا دانستگی سے کہا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ

يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ پر الله تعالے نے جبوت اونکو علم اسکا دیا تب فرشتون نے کہا لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا قدرتین اور حالات عالم ناسوت کی اور حرکات اور سکنات آسمانون اور زمینون کے اور جو ثواب عذاب کے لائق لوگ ہین یہ سب لوح محفوظ مین ہین اور حکمت اشیاء کی جاننا اور حق تعالے کی تجلیات کا مشاہدہ یہ سب مقام عرش و کرسے اور لوح و قلم سے بالاتر ہین الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بموجب حکم حق تعالے کے حضرت خضر علیہ السلام سے علم لدنی حاصل کیا کوئی یہ خیال نکرے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہین اگرچہ حضرت خضر علیہ السلام بہی نبی ہین لیکن علم موسیٰ علیہ السلام کا کہ نبی مرسل اُولوالعزم ہین حضرت خضر علیہ السلام سے بہتر ہے اسواسطے کہ علم حضرت خضر علیہ السلام کا لوح محفوظ سے ہے کہ احوال دونو جہان کی قدر اور مخلوقات اور خیر و شر کا اوسمین منکشف ہے اور علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قادر سے ہی اسواسطے کہ قادر کو قدرت سے معلوم ہوتا ہی اور وہ مقام علم اور تجلیات اور مشاہدہ کا ہے لوح محفوظ تک کا علم اور دانش تو شیطان کو بہی بہت سبب علم الملکوت تہا لیکن علم الله تعالے اوسکو حاصل نہ تہا پہر اوس دانش و علم کا کیا اعتبار اسی دلیل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے بہتر ہین فرمایا وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى بَعْضٍ اور تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کہتے ہین الله تعالے کی دو کتابین ہین ایک علم الکتاب یعنی لوح محفوظ کہ جو کچہ اوسمین لکہا ہی وہ مخلوقات ہے اور دوسری ام الکتاب اور وہ جو علم خدا مین ہی اور اوسکی صفت قدیم ہی اور غیر مخلوق ہی مثل قرآن اور کتب و صحف منزل کی یہان سے سمجہنا چاہیے کہ علم مخلوق کا بہتر ہے یا غیر مخلوق کا اگر بادشاہ طبیب کے ہاتہ سے صحت پاوے تو طبیب کو کچہ فضیلت نہ ہوجائیگی



اسی ہی حضرت موسیٰ نے ایسی مرض کا علاج حضرت خضر علیہ السلام سے کیا تھا
اور مرض یہ تھا کہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام خطبے میں حمد و وعظ و دقائق
و حقائق معرفت و توحید فرماتے تھے ایک بزرگ نے کہا اے کلیم اللہ آپ روئے
زمین پر آپ سے بھی کوئی دانا تر ہوگا آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے نہیں پس کی
موسیٰ علیہ السلام کی توجہ میں مرض پیدا ہوا تب حکم آیا اے موسیٰ ایک بندہ
مرض کیواسطے ہمارے بندے ہیں کہ نام اوس کا خضر ہے جا [illegible]
تو بیماری دلکی [illegible] اخبار میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل
میں ناگاہ مرض پیدا ہوا [illegible] بنی اسرائیل کے عالموں فاضلوں زاہدوں کے سامنے
حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا میں مشغول تھے قبول نہ ہوئی حکم ہوا کہ طرح سے استدعا کرو کہ وہ
دعا کرے ہم قبول کرینگے اس مقام میں کوئی یہ گمان نکرے کہ طرح حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے بہتر ہوگا ہر چند اوسکی شان میں یہ بزرگی فرمایا کہ طرح مچھ کو
[illegible] ہر روز بیش بہا [illegible] بادشاہ کے دربار میں کیا [illegible] نہیں ہوتی
ہیں بادشاہ کے خوش کرنیکو مگر مقربان درگاہ اور مخصوص بارگاہ کو نہیں پہنچتی [illegible]
کلام کرتے اور [illegible] کے حکم [illegible] کے [illegible] موسیٰ علیہ السلام کے
دین اور ایمان میں کچھ قصور و فتور نہ تھا اور حضرت خضر علیہ السلام کے جانے سے
کچھ اون کی دین و ایمان میں زیادتی نہ تھی جاننا چاہیے [illegible] حق تعالیٰ کے
[illegible] کے اسرار کا جاننا اور پیدائش کرنا انبیا اور اولیا اور مومنین کی نظر میں ہم کو
جنس کی [illegible] زیادہ [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود
اسبات کے کہ تمامی جن و انس اور چرند و پرند اور ہوا اور آگ اونکی مطیع تھی اور
سب کی زبان سمجھتے تھے اور پالیش فرسنگ کا لمبا چوڑا تخت اونکا ہوا پر اوڑتا تھا

ایسی یہ سب علم کے ارشاد ہے اور دستی خضر علیہ السلام کو کشف مشاہدہ تجلیات کا تہا اور خضر
علیہ السلام تابع احکام توریت اور شرع موسے علیہ السلام کے تہی اسلیے حضرت
حضرت خضر علیہ السلام تابع حضرت موسی کے تہی اور توریت کے احکام پر چلتے
اور ظاہر ہو کہ تابع متبوع سے بہتر نہین ہوتا ہے علما کا اتفاق ہے کہ صفات
حمیدہ مین انبیا علیہم السلام سب اولیا سے بہتر ہین اور اولو العزم سب انبیا سے افضل ہین اور حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل ہین جمیع انبیا اور اولیا سے اوصاف حمیدہ
مین اخبار مین ہے کہ موسے علیہ السلام کے وقت مین ایک بندہ نہایت گنہگار تہا بہت
بار ہی لیکن علم الہی اور حکمت اشیا نہین جانتا تہا حکم ہوا کہ اے موسے ہمارے
بیا بان مین میرا ایک بندہ ہی میرا سلام اوس کو پہونچا موسے علیہ السلام نے
تحیت اور سلام اللہ تعالے کا اوس کو پہونچایا اوس بندہ گستاخ نے کہا کہ اے
موسے مین خدا کا سلام نہین چاہتا ہون موسے علیہ السلام متعجب ہوئے سبب پوچہا
کہا میری اور خدا کی لڑائی ہے آپ کو اور بہی زیادہ ترحیرت ہوئی وجہ پوچہی اوسنے
کہا اے موسے تمہین انصاف سے کہو کہ اللہ تعالے اپنے آپ کو رحیم وکریم و
غفور و تواب فرماتا ہے پہر دوزخ وبہشت بنائی اسواسطے کہ بد کو دوزخ مین ڈالے
اور نیک کو بہشت مین یہ رحیمی وکریمی کیسی ہے موسے علیہ السلام نے سکوت فرمایا اور جناب
باری مین مناجات کی وحی آئی کہ اے موسے اگر تو چاہتا ہے کہ ہم اور وہ صلح کرلین
تو سکے کوڑے مارکے اوس پر سوار ہوا اور اوس کو سواری کیطرح چلا ہم مین اور
اوسمین پس صلح ہوجائیگی اور اسبات کی حکمت تجہپر کہلیگی موسے علیہ السلام نے
ویسا ہی کیا اور اوسپر سوار ہو کے چند قدم چلا یا فقیر بولا خدا وندا میری تیری
صلح ہے ایسی ہی ظالم بندون کیواسطے دوزخ کیضرورت ہے وہ بہان اصل

حق اور عارف اور موحد تو تہا لیکن علم الٰہی نہیں رکہتا تہا اسواسطے کہ علم الٰہی خاص
بندوں کو کہ جناب انبیا ہیں علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کو ہوتا ہے
جب اوس بندہ کسیاح سے حضرت موسی علیہ السلام کا وہ کام دکہاتے وو یح کی
حکمت کا معتقر ہوا اولسلئے کامل اور ملائک مقرب انبیا علیہم السلام کے مرتبی کو نہیں
ہو یکہی ہیں ہر چند تعلیم اور تربیت انبیا علیہم السلام نے انہوں ای پر حضرت رسالتپناہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے تعلیم پای مگر تو بی
نہ سمجھے کہ جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہیں اسواسطے
کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم جسمانی در وحانے
کی تعلیم دی ہی تعلیم رحمانی للّٰہ الاسلام کے جناب باری سے اپنی تہی جہاں حضرت
جبرئیل علیہم السلام بیگانے سے ہے لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا
نَبِيٌّ مُرْسَلٌ کے یہی مراد ہے ص حکم وہ علومیں ہو وہی تاسلیل جلس کر لیا
وہاں پر جبرئیل ہر چند کوئی شہزادہ دایہ کی گود میں پرورش پاتی لیکن جب وہ
شاہزادہ جوان ہوگا اوس کا حوصلہ اور ہوگا اور دایہ کا اور سینہ سا بہار کا اگر مربع
پرورش کرے جب پر وبال سنبہالیگا سیر و شکار ہیار کا اور ہوگا اور شکار
مربع کا اور یہ ہی نسبت ہی تمام پیمبروں کے تعلیم اور اون کے معلموں میں
معلوم ہوا کہ سر انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعان خاص کے مرتبہ ذکر سبی لوح
و قلم ملئے اور وو یح سے پڑہ کے ہی جو شخص تعلیم سبب اور واسطے لوح و قلم کا
معتقد ہو ا محجوب ہوا اگر کوئی لوح محفوظ اور زمین و آسمان کی حالات اور اوسکے سر سے
واقف ہوگیا صرف حکمت اشیا اور مشاہدہ تجلیات حاصل ہوا اور یہ نقصان ہے
کمال کا ملائک کو حکمت اشیاء اور مشاہدہ میں دخل نہیں ہی اور بشر کو بہی اس میں

سلم معنی فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پیدا ہوا ہر کسی کے ساتھ ایک شیطان ہی کہ اوس میں ... اور ہمراہ مرسل کو بھی گئی ... ہیں ۱۲

راہ نہین ہے جبتک اوسکی کیفیت اور ماہیت سے واقف نہو اسرار
وحدت سے دور واقف نہ ٹہیرا جو کوئی اندر موقوفات زمین و آسمان اور لوح
محفوظ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسیکو مقصود اصلی
سمجہا نے اس واسطے کہ ان چیزون کے دریافت کرنہین تفرقہ پڑا ہے اور جمعیت
سے دور اور یہہ مرتبہ احدیت کا ہے جو عدد یعنی کثرت سے حاصل ہی
اوس کو یون سمجہا چاہئے کہ حق تعالے کا ظاہر ہونا بروز محشر حساب کے وقت اور حیز
ہی اور بہشت مین دیدار کے وقت اور حیز سے اور جب یہ ٹہیرا ہے کہ کلام الہی
بے حرف و آواز سننا بغیر شہود الہی کے نہین ہوسکتا ہی تو منافقون
اور کافرونکو بے حساب دوزخ مین لیجائینگے فرمایا اللہ تعالے نے فیومئذ
لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای الاء ربکما تکذبان یعرف المجرمون
بسیماہم فیوخذ بالنواصی والاقدام اور شہود ملائک یہہ ہی کہ ہو اسطے حمد ایتعا
ملائک کو فرمائیگا اور وہ معلوم کرلینگے یفعلون ما یؤمرون اگر کسیکو شہود ملائک
حاصل ہوا وہ فقط بسبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہونچا اور شہود خاص ہی
کہ مقام رحمانیت اور روحانیت مین ہی ابہی دور رہا اگرچہ عرش وکرسی لوح وقلم زمین و
آسمان سے خبر رکہتا ہو حضرت موسیٰ نے جب کوہ طور پر حق تعالے سے کلام کیا تب
مقام ملکیت کا حاصل تہا جب اوس مقام سی ترقی کرکے مقام روحانیت اور رحمانیت
کو پہونچے فرمایا رب ارنی انظر الیک واضح ہو کہ شہود ملائک بعد و دوری ہے
اور شہود رحمانیت اور روحانیت احد در احد ملائک کا قرب ادر ہی اور انسان کا
اور کتب عقائد مین مذکور ہے کہ کوئی فرشتہ دیدار حق تعالے کا نہ دیکھینگے مگر حضرت
جبرئیل علیہ السلام ایکبار یہان سے معلوم ہوا کہ ملائک کا شہود اور حیز سے

وہ انسان کا اور حضرت نے یوں کہا ہے کہ خدائے تعالےٰ کی ذات پاک ایک دریا
بیکراں ہے جس نے قطرہ اوسکے پانی کا مزہ چکھا اور ظاہر ایک ہی رنگ دیکھا
وہ ملائک ہیں کہ اونکو اوسی ہی کیفیت مزہ اور رنگ کی حاصل ہوئی اتنا ہی اونکا شہود
ہے اور جس نے یہہ جانا کہ پانی میٹھا ہی تمام نباتات خصوصاً انسان ہیں کہ
جسکو مانند نکار رکھتا ہی اور طرح طرح کی لذتیں اور رنگ اور بو کہ میوؤں اور پھولوں میں
ہیں اوسی پانی کی تاثیر ہے وہ انسان ہی اوسکا مرتبہ یہاں تک ہی مقرب ملائکہ سے
انسان کامل تر ہے اور یہی کیفیت رکھتا ہی اسواسطے کہ آدمی اللہ تعالےٰ کی ذات و
صفات اور جلال و جمال کا مظہر ہے جس کی صفت میں واقع ہی وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ
اور یہہ سر پایا کہ اوسکو فرشتوں نے اوٹھایا نہ پایا انسان کی شان میں ہی اِنَّهُ كَانَ
ظَلُومًا جَهُولًا ظالم اس معنے کر کہ اپنے نفس پر غالب آتا ہی اور اپنی ہستی کو فنا
کرکے حق کی ہویت اور بقا پاتا ہے اور جاہل اس رو سے ہی کہ سوائے حق کے
کسی طرف اوس کی نظر نہیں جاتی ہے اور زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم
بہشت و دوزخ کی سیر و کیفیت و دانش کی طرف مطلق توجہ اور التفات نہیں کرتا ہی
یہہ انسان عاشق ہی اور عالم کبیر اس مقام سے برتر ہی جب آدمی مرتبہ ظہور سے بہ
ہیرا اتر اوسکا نام ہوا انسان یعنی اپس جدا ہونے سے ہوا اوس کی شان میں ارشاد
ہوا فَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ہم اگر کسی عرش کو لوح محفوظ اور افلاک
کی خبر حاصل ہوئی آسمانوں کے ملائک سے زمین کے ملائک سے خبر کی اور بات
منتشر ہوئی شیاطین میں اور شیطانوں سے جنوں اور جادوگروں میں اور اون کے
عوام الناس میں مشہور ہو گئی اب عوام الناس سے جو کہ ہو اہل اللہ جانا اور جادوگر و کو
راہب گو اور عبث کا حاکم کہ مخصوص ذات باری کیواسطے ہی ان میں یقین کیا نہیں

کبہی والا اور یقین کرنے والا اور یقین کرنے سے سننے والا کافر ہوا اگر کسی آدمی کو
لوح محفوظ کی خبر حاصل ہوا اور وہ اوسے مرتبہ کو مطلب سمجھکر اوسی مقام پر اکتفا
کرے وہ بہی ناقص ہی او مطلب ہی وہ رہ ہو سکتی کہ خدا تعالے کا قرب اور کچھ چیز ہے
اور اوس کے مطلب ہونے کا نشان یہہ ہی کہ اس کو جو مقام حاصل ہی اوسکا اپنی مریدوں
اور مسلمانوں سے فخریہ اظہار کرتا ہے اور اوس کی مخلص خاص اپنی شیخ کو اور بزرگوں سے
افضل جانکر عالم غیب مین اوس کو وسیلہ جانتے ہین اس اعتقاد سے کافر ہو جاتے ہین
نعوذ باللہ منہا معلوم ہو سکتی کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہی **سوال** اگر خدا تعالے کسی شخص
کو کسی کام سے خبر دیوے کہ فلانا کام یون ہوگا اور پہر ویسا نہ ہو پہر یہہ خاصہ کیسا ہوا
جواب خبر دینے وقت خدا کی خواہش ایسی تہی اور دوسری وقت اور ہوگی کُلَّ یَوْمٍ
هُوَ فِي شَأْنٍ اوسکی صفت ہی **نقل** ہی کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب باری کی
طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کل کے روز تمہارا گا ور مر جاویگا
اور وہ اس روز نہ مرا اسی سبب سے معلوم ہوا کہ علم غیب خاصہ خدا ہی فرمایا اللہ تعالی
نے آنحضرت سے خطاب کرکے قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

جو کوئی دعوی کرے ہی یہ خطا	سے غیب داں تون حضرت العلی	نفس بای ارض تموت
حکم سے اللہ کے جبریل امین	غیب دانی یہہ کبہی ہرگز نہ تہی	وحی آتی تب تو فرماتے نبی
مقربان خدا فقط عالم ناسوت کی علم مین مقید نہین ہوتی ہین		حکم لاتی ہے نجم المرسلین

خصوصا جناب رسالت پناہ اور خلفای راشدین اور صحابہ اور تابعین ہرگز مقید
نہ تہی اسکے بعد ان کے جو لوگ کہ عالم ناسوت کے سیر مقید ہوئے اور تابع

انبیا اور علماء پر رشد میں کے برہی دونوں مصوبیاں عاجل اور با نقص الحال کو
انعام انبیا سے جانتے ہیں کا فرہو جاتے ہیں مخفی نرہے کہ مرتبہ ولایت ایک سے
یکسی رحمان میں فرق ہے انبیا علیہم السلام کو مرتبہ ولایت و نبوت کا دونو حاصل
ہیں ولایت اولیا کی نہایت انبیا کی بدایت ہے اور انبیا کی نہایت کی کچھ انتہا نہیں
ایسی ہی انبیا سب مقربان خدا ہیں لیکن مراتب قرب میں تفاوت ہے فرمایا
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ جانا چاہیے کہ مرتبہ نبوت میں سب ہی برابر
ہیں اور مراتب قرب میں فرق ہے سلیمان علیہ السلام پیغمبر مرسل تھے بادشاہی ویسی
کسی کو نہیں ہوگی فرمایا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي حضرت عیسی علیہ السلام بھی
پیغمبر مرسل تھے اور اولو العزم ایک سوئی ان کے حجاب راہ ہوئی اسکا قصہ یہ ہے
کہ جب عیسی علیہ السلام کو آسمان پر لے جانے لگے تو فرشتوں کو حکم ہوا کہ ان کی
پاس جو چیز دنیا کی کوئی چیز ہو جب آسمان پر پہنچے تو ایک سوئی جیبی میں سے
نکلی حکم ہوا ہیں مکان کو رکھو اوپر نہ لاؤ حسن و صل ہیں کہ تفرقہ سے جمعیت حاصل
ہے اور ہر اوس میں جمعیت سے تفرقہ حاصل ہے اور یہ دونو حال صاحب حال کو
معلوم نہیں ہے اہل تال کو کسی کو سچا ہوگا کہ انبیا کے عالمین سکر سے اسطرح خدائے
تعالے کی ذات میں مگر یا مسح ہی اسیطرح انبیا علیہم السلام کے احوال میں جرم
کرنا ممنوع ہے عقل کو ہرگز مجال نہیں راہ ہے مطلب اس حال میں آگاہ ہو عارف
کامل جو سب جانتے ہیں کہ مقربان درگاہ کا حال سوا مقرب درگاہ کے کوئی نہیں
جانا مشہود حق تعالے کا کہ اجمال سے تفصیل کی ساتھ ہے اور پیغمبر ہی اور جو
مشہود کہ تفصیل سے اجمال کے ساتھ ہے اور یہ ہے ملائک کا مشہود تفصیل سے
ساتھ اجمال کی اور مشہود اولیا کا اجمال ہی ساتھ تفصیل کے ہے یہ میاں طول

ہو مصنف نے کتاب منازل السائرین میں شرح دبسط کے ساتھ لکھا ہے سو جاننا چاہئے
کہ شریعت بمنزلہ تخم کے ہے اور طریقت جیسے ڈالی اور پتا اور حقیقت بجائے پھول کے اور حقیقت
الحقیقت جیسے پھل جب تخم نہ ہوگا ڈالی اور پتا اور پھل میوہ کہاں سے ظاہر ہوگا لیکن
شریعت میں جو توحید اور معرفت کہ ضروری ہے اور بغیر اوس کے ایمان نہیں رہتا ہے
وہ اور ہے اور جو توحید کہ طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت میں ہے اور ہے مفصل
یہ مقدمہ باب ایمان میں کہا گیا جاننا چاہئے کہ فرائض کے ادا کرنے سے جو قرب الہی حاصل
ہوتا ہے وہ اور ہے اور جو سنتوں کی بجالانے سے نصیب ہوتا ہے وہ علیحدہ ہے اور نفلوں کا
جدا اور اللہ تعالی کے ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا قرب جدا ہے
سو فرائض کا قرب سنتوں کے قرب سے اور سنتوں کا نفلوں کے اور نفلوں کا اللہ کے
ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے قرب سے بہتر ہے مخفی نرہے کہ فرائض اور سنن
اور نوافل کا ادا کرنا جو خدا کے دیدار اور رضامندی کے واسطے ہے دعاؤں اور
خدا کے ناموں سے اسمیں حرج واقع ہوتا ہے اور اگر نفسانیت اوس کے ساتھ
ہے تو زوال ایمان کا اندیشہ ہے گو اسم اعظم کا ورد ہے جن چیزوں میں آدمی تصرف کرے
اور اوسمیں حکمت نجاتی نفس اوسکا شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ ناموں اور دعاؤں میں
اثر بہت ہیں بلعم باعور کو علم اسماے الہی اور دعاؤں کا ورد بہت تھا اور اسم اعظم
بھی بہت جانتا تھا آخر کو نفس کی شامت اور حسد کی نامبارکی سے کوتاہی سے ایمان ہوا
مثلہ کمثل الکلب اوسکی شان میں ہے اے عزیز اسما اور ادعیہ کے ادا کرنیکو
واسطے بڑا حوصلہ اور ظرف چاہئے یہانتک کہ کوئی کام بے اذن خدا تعالی کے نکرے
ورنہ خوف زوال ایمان کا ہے نعوذ باللہ منہا بزرگوں نے کہا ہے کہ شمشیر و قلم
ہے ایک شمشیر ظاہر اگر آدمی سے تو کسیکو قتل کریگا تو گناہ کبیرہ ہوگا کفر سے بچیگا

اور ایک شمشیر نام ہے اگر وہ تلوار کسی پر بے حکم خدا کے چلائیگا یا کسیکے واسطے دعا
بد کریگا اور وہ ہلاک ہوگیا تو البتہ اندیشہ زوال ایمان کا ہے جیسے بلعم باعور کا حال ہوا اور شاہ
کلام مجید ایک شمشیر ہے بیان میں ڈہکی ہوئی کلمات الہامات کے جواہرات اس میں جڑے
ہوئے جس قدر استعمال کیا جائیگا ان جواہرات سے ایک روشنی پیدا ہوگی اور اسما اور
دعائیں شمشیر برہنہ کا حکم رکہتی ہیں اگر ایسی شمشیر کسی نابالغ کے ہاتھ میں ہوگی تو وہ
یا اپنی جسم پر ماریگا یا دوسرے کو زخمی یا قتل کریگا پس طالب کو چاہیئے کہ جب تک طاقت
میں کامل نہ ہوئے اسما اور دعا پڑہنے میں کوشش نہ کرے تو بہتر ہے کہ قرب النوافل
اور قسم کا قرب انبیا اور اونکے تابعین خاص کو اور قرب الفرائض کا قرب اولیا اور اونکے
پیروان تمام اسلامیں کو اور اسما و ادعیہ و اوراد کا فرشتوں مقرب بلکہ بعض عام فرشتوں
کو بہی حاصل ہوتا ہے اسواسطے کہ ملائک کو اسماؤں پر خبر ہے اور اونکے اور عالم کی
سیر کرنے کی قوت انہیں اسما و ادعیہ کے سبب سے ہے اور اس سیر کا نام عالم
صغیر ہے اور سیر عالم کبری کی کہ وہ مقام عرش و کرسی سے برتر ہے ان اسما و ادعیہ
سے نہیں ہے وہ مقام توحید حقیقی اور علم اللہ اور تجلیات اور مشاہدہ سے حاصل
ہوتا ہے سوا انبیا علیہم السلام کو یہ سب مقام قرب کے میسر ہیں لیکن اونکو وسیلے
سے فقط قرب فرائض پر بس مرتبہ قناعت کی حق تعالے نے جیسی انہیں کی حرص
کے موافق کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سب پرندوں اور جنوں اور دیووں اور
اسما اور دعاؤں اور اوراد کے قرب حاصل تہی لیکن اونسا بادشاہ نہ کوئی ہوا
نہ ہوگا حیث لا ینبغی لاحد من بعدی سے ثابت ہے حضرت عیسی علیہ السلام نے قرب النوافل
اور اسما اور ادعیہ اور اوراد کی قرب کیطرف التفات نکیا و قرب الفرائض اور قسم کی قرب
طاری ہوئی یا ایسی سوزش اور کاج اور اینٹ سر کے نیچے رکہا اونکا حال یہ ہوا اور جہاں

سب کاینات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تمام پیغمبرون سے وسیع تھا سب قرب اور کمال آپکو حاصل ہوئی اسیواسطے ملک باطن اور ظاہر کے بادشاہ وقت تھے اور مقام محبوبیت سے درجہ محبوبیت کو کہ محل تجلیات ذات ہے پہونچے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اسیکا بیان ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی سے یہی اشارہ ہے اور فقیر وقت تھے جیسا فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ اور سب سے بیپرواہ تھے چنانچہ فرمایا اَلْفَقِیْرُ مَنْ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ شیخ سعدی فرماتے ہین ؎

خلاف طریقت بود کاولیا • تمنا کنند از خدا جز خدا • اور فقیر پوری اور لازمت نفس جکیے ہوتے ہے کہ اَلْفَقْرُ اِذَا تَمَّ فَہُوَ اللّٰہُ اور مَنْ تَرَکَ مُرَادَ النَّفْسِ فَہُوَ فَقِیْرٌ اونکے حال کا شاہد ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎ الله الله گفته الله میشود • این سخن حق ست والله میشود • واضح ہو کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حال اور علم کو غلبہ ہی بموجب ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مثل بنی اسرائیل اُمّتی امام صاحب کا نفی واثبات اور فنا وبقا مین ہر قسم کا علم وحال تھا کہ شریعت اور طریقت اور حقیقت مین اکمل تھے بعد اونکے اور اہل تصوف اور علما کا حال مختلف ہوا کہ اون سے ہر ایک واحد کو سب طرح کے کمال حاصل نہ تھے اسیطرح کسی صاحب کو نفی مین کمال تھا اثبات مین نتھا اور کسی صاحب کو اثبات مین کمال تھا نفی مین نتھا اور کسی صاحبکو فنا مین کمال تھا بقا مین نتھا اور کسی صاحبکو بقا مین کمال تھا فنا مین نہ تھا اور اگر کسی صاحب کو ان سب مین کمال تھا علم ظاہر مین نتھا اور اگر کسیکو علم مین کمال تھا علم ذات وصفات مین اور تجلیات ومشاہدات مین نتھا مگر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو سب کمال حاصل تھے اسواسطے کہ اونہون نے ذات وصفات وتجلیات اور حق تعالے کے مشاہدے کا علم از روے عقائد کے اسطرح تحقیق اور تجربہ کو پہنچایا

کہا علم ظاہر والوں کے روبرو کر دیا تفسیر نہ کیا سید سلطان آپ نے فرمایا ہے
کہ میں نے دیکھا پروردگار اپنے کو خواب میں شتر سوار

چھتیسواں باب اس شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں
جو لطف واسباب کی رو سے حاصل ہوتی ہے واضح ہو کہ شریعت کے مقام میں ہمہ
از وست جانا ہے اور مقام طریقت میں ہمہ اوست اور حقیقت میں ہمہ او دیکھا ہے
اور حقیقۃ الحقیقت میں نہ خود نہ خدا یعنی میں خدا نہ غیر خدا میں میں ہی رہا اگر
یہ مقام حیرت سے ہے شریعت میں ہمہ از وست کی دو صورتیں ہیں ایک ملحدی دوسری
موحدی اگر اس کا عقیدہ عقائد شریعت کے خلاف ہو مثلاً یہ سمجھے کہ آدمی کو ملک عشق
الٰہی چاہیے سب دینوں میں عاشق کو اسی کے عشق کا شوق ہے اور تمام ملتوں
سے عاشق صادق کا وہی ذوق ہے جس مذہب میں ہو کر کے چاہے اوس کی
جستجو کرے کچھ تخصیص کسی مذہب وملت کے بیچ نہیں الخ گر متکلف و یر بوں
گر ماکں سمند میں [illegible] پھرتا ہوں تجھے جانا ہے مقصود مرا کعبہ و بتخانہ ہے
تو ہی مطلوب ہے تو کعبہ و بتخانہ کہا نہ [illegible] اور [illegible] کعبہ اور بتخانہ ایک
ہو گیا [illegible] آدمی ملحد ہو جاتا ہے [illegible] اس کا نام ملحدی اور اگر یہ جانا کہ شریعت میں
اگرچہ ہمہ از وست ہے لیکن گل و خار میں فرق ہے گو ایک ہی سطح سے ظاہر ہوتی ہیں
اس واسطے کہ خار مضر ہے اور گل نافع مردہ کو اور زندہ اندھا اور بینا گرمی اور سردی
سیاہی اور روشنائی برابر نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ
شریعت کی راہ سے قدم باہر نہ رکھے تو یاں بالسلامت کفر کو بچا سکے [illegible] ایمان و عرفان
کے حصول میں کوشش کرے اور بدعت و کفر کی تاریکی سے دور رہے اور [illegible]

عقل سے دریافت کرے کہ اگر یہ تمامی اشیاء کا وجود اوسی ہستی سے ہے لیکن ابر
اور برسے لطیف و کثیف مین بڑا فرق ہے دیکھو پانی سب جگہ برابر برستا ہے
ایسی زمین اور باغ مین گل و غنچہ سنبل و ریحان اگتا ہے اور شور زمین مین خس و خار

حق و باطل مین تمیز چاہیئے ؎ نہین ہے فرق کچھ بارش مین اصلا | کہین ہے گل کہین ہے خار پیدا

حق سبحانہ تعالے نے اپنے عارفون اور دوستون اور عاشقون کے دل کی باغ مین
قسم قسم کے ایمان اور اسلام کے درخت لگائے اور اون کو طرح طرح کے عرفان کے
میوون اور رنگ برنگ اتقا کے پھولون سے باردار اور آراستہ کیا ہے اور منافقون
اور کافرون اور اہل ضلالت و بدعت کے دل کی شور زمین مین شرک و نفاق و کفر و ضلالت کی
خس و خاشاک و خار پیدا کئے بہرحال مشروع اور نامشروع مومن و کافر مین فرق چاہیئے

؎ مومن کافر مین گر کچھ ہو تمیز | خار اور گل مت سمجھ ایک ہی عزیز | دود و آتش اصل سے تو ایک ہے
ایک دونو کو کوئی کیسے کہے | اس سمجھ اور بوجھ کا نام موحدی اور ایسی سمجھ نہ رکھنا نام موسد

ہے اب طریقت مین کہ ہمہ اوست جاننا ہی بیان ہے دو نو صورتین ملحدی اور زندیقی
کی موجود ہوتی ہین اگر موافق مسائل اور عقائد شریعت کے نہووے کفر ہے اگرچہ
عجائب اور غرائب ظاہر ہون واضح ہو کہ الحاد کی یہ صورت ہے کہ خیر و شر کفر و ایمان طاعت
و عصیان شک و ایقان عرش و کرسی لوح و قلم آسمان و زمین بہشت و دوزخ اور تمامی
مخلوقات و موجودات و معلومات کو ہمہ اوست جانے اور معصیت اور طاعت کو ایک سمجھے

؎ اگر ہے کفر گر ایمان وہی ہے | اگر طاعت ہے گر عصیان وہی ہے | وہی ہے ذوق اور عرفان وہی ہے
تمامی ظاہر و پنہان وہی ہے | اور اپنی آپ کو اور غیر کو ایک جانے اگر کوئی اوس سے پوچھے

کہ کفر و عصیان اور ایمان و اسلام کیا ہے کہے ہمہ اوست کبھی فسق و فجور کا قائل ہوگا کبھی
زہد و تقوی کی طرف متوجہ مثل برگ کاہ کے ہر طرف ہوا کی جنبش سے اڑتا پھرے



کبھی صادق ہے کبھی کاذب کبھی مبتدی کبھی منتہی رسالہ الیاس ص

مومن کبھی کافر کبھی فاسق کبھی کامل کبھی	مفلس کبھی منعم کبھی عاقل کبھی جاہل کبھی

موحد و ولایت بدعت و ضلالت کو ہمہ اوست کہی حق و باطل میں کچھ فرق نکرے
نقل ہے کہ ایک مقراض مقام میں پھنسا تہا کہ اکثر تہ اوس کو جامہ فاخرہ اور لباس رسا
کے پہنی کی ہوس ہوی مے مقدور نتہا سوچا کہ آخر ہمہ اوست ہے سوا میرے کون ہے
کسیکا لباس چرا کے پہنا کپڑے کے مالک کو خبر ہوئی کہا ای صاحب یہ تو میرا ہے
تو نے کیوں پہنا جواب دیا کہ ہم تم کپڑا سب خدا ہی ہیں خود خدا نے اپنی آپکو پہنا
یہاں دوسرا کون ہے کپڑے کا مالک عارف کامل تہا سمجھ گیا کہ یہ شخص اس
مقام میں گرفتار ہی ایک چوب سستی سے اوس کو خوب مارنا شروع کیا چور نے کہا
مجھے کیوں مارتا ہے عارف نے فرمایا کہ ہم تم لکڑی سب خدا ہیں خدا ہی آپکو
مارتا ہی یہاں کوئی دوسرا نہیں ہی اس مقام پر ایسی حیرت خاطر میں پیدا
ہوتی ہیں کہ مشرک اور مسلم اور نیک و بد میں فرق نہیں کر سکتا ہی اور اپنی
آپ کو موحد ہمہ اوست ہمہ از اوست جانتا ہی ؎ نہ مسلمان ہوں نہ کافر ہوں
نہ ملحد نہ یہود نہ تو عارف ہوں نہ جاہل ہوں نہ عاشق نہ یہود و کفر و ایمان تو کیا
و رہزن میں فرق نہیں کرتا ہی اور قدم شرع سے باہر رکھتا ہی اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرتا ہی اور ہمہ اوست کہتے کہتے رفتہ رفتہ
الحاد کو نوبت پہونچتی ہی وہی الحاد اوس کا کفر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہا ابیات

سالک راہ شرع ہو تو وسدم اور ست ہوں سہی تو ادب کر	ہو سکی جاہ کہاں بن قدم سالک راہ شرع کا سر سہا	سالک راہ شرع ہو ماشیہ کر ما الظر تحکو ڑے اچھا مرا

ای عزیز حسن حقیقت کا مذکور ہوا وہ موحد کہ تہی محمدی تہی است کہ موحدی

حقیقت مین وہ ہی کہ خود شناس ہوا در یہ بات خوب سمجھو کہ اگرچہ سفر فی الحقیقت ہمہ اوست ہی لیکن بشریت تو باقی ہی اور بشر ہرگز خدا نہین ہوسکتا ہی آئینہ مین اگرچہ نظر آتا ہی مونہ علین آئینہ نہین ہوجاتا ہی ذرہ آفتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہی لیکن ذرہ عین آفتاب نہین ہوتا ہی پانی سب نباتات اور سبزی مین جیدا ہی جسکی صفت بیچ آیت ملہ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ واقع ہی اور سب میوون اور گل و ریحان اور خس و خاشاک مین پانیکا جلوہ ہی شاخ و برگ صرف بہانہ ہی لیکن گھاس اور نیشکر ایک اور زہر تریش و شیرین تلخ اور نمکین مین فرق چاہیئے لازم ہی کہ عقل ممیز کی روسے موافق اور ناموافق مین شریعت کے امتیاز کرے اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال اور احوال کا ہر امر مین متبع رہے اور تریاک شرع کو مشتاقون کے درد کے دوا اور عاشقون کے بیماری کی شفا جانے اور زہر قاتل خلاف شرع اور نیش مار ضلالت اور گزدم جرار بدعت سے انکار اور پرہیز کرے اہل بہشت اور دوزخ مین فرق سمجھے اور جلوہ آیہ ملہ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ کا پیش نظر رکھے پوشیدہ نرہی کہ مقام حقیقت مین کہ ہمہ اوست کا دیکھنا ہی یہان بھی موسدی اور ملحدی ہے اگر عقائد شریعت کے خلاف اسکا عقیدہ ہی یعنی حق تعالی کی ذات وصفات مین ایسی باتین پیدا کرے کہ شرع اور مجتہدون کے قول کی مخالف ہو کفر سے واضح ہو کہ اس مقام مین ملحدی اس طرح پر ہو جاتی ہی کہ طالب نے صفات حق تعالی کی انوار ابھی طے نہین کیئے اور سب کو ایک دیکھتا ہی قہر کو لطف اور لطف کو قہر بولانیکو نکالنا اور نکالنی کو بولانا ہدایت کو ضلالت ضلالت کو ہدایت رحمت کو لعنت لعنت کو رحمت جانتا ہی جیسا شیطان اس مقام مین ملعون ہوا اور اپنی کج سمجھی سے یہ سمجھا کہ لعنت تیری ہی اور رحمت تیری بندہ تیرا ہی اور رحمت بھی

ملہ اور بنائی ہم نے پانی سے سب چیز زندہ ۱۲ ملہ نہین برابر رہنے والے آگ کے اور رہنے والے بہشت کے ۱۲

تری قہر سے دوزخ تیری ہے اور جنت بھی تیری آدم بھی تیرا ہے اور شیطان بھی تیرا

۵ جو رہ دیکھا علم کو ظلمت تو یہ دونوں کو سمجھا دو دست او	ہیں فی لعنت کو لیا ہو لی اور اور بس کی باتوں کی تہہ ہو تم	سنگ گوہر کا ہے ذکر ہے وہ کہ عیسی کے گوہر میں عیوب ہیں

شیطان کے سر میں خود بینی کی سواہری بھی گوہر اسنگ میں تمیز نہ کیا یہ نہ سمجھا کہ گوہر
انسانی مہربانی کی نشانی ہے اور پتھر نا ملائمت ہو غصہ کی دیکھو جب کسی کو
محبت سے ملاتے ہیں تو اوسپر زر و گوہر نثار کرتے ہیں اور غصہ ہوتے ہیں
تو اوس کو پتھر مارتے ہیں اور بہلاتے ہیں **نقل** ہے کہ ایک بزرگ سے اوگہا
کیا خوب جیسے ہے کہ وقت حساب کے ملاو اسطہ خدا سے ہم کلامی میسر
آتی ہے حضرت شیخ حلیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا فرمایا کہ گنہگار کی دوزخ
کے عذاب سے بدتر ہے اس واسطے کہ یہ بات کفار کو بھی حاصل ہے اور لطف
کی باتیں بہتر ہیں بہشت سے اس واسطے کہ یہ مرتبہ انبیا اور اولیا کا ہے حدیث
میں ہے کہ جب شیطان کے گلے میں طوق لعنت کا پڑا اوس کو خدا کی طرف
نسبت کیا اور کہا اے خدا اب میرا بھی ہو اور جب تو ہی ہے اور ابھی آپ
میں اور حکم خدا میں کچھ فرق نہ کیا اور باوجود اس حال کے امانت کا دعوی
کیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ حق تعالی نے
اوس کے حق میں فرمایا اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ افسوس
مالک کا حکم نہ مانا اوسکا یہ نتیجہ پایا جس وقت آدم علیہ السلام سے زلت اور لغزش
واقع ہوئی حالانکہ وہ لغزش سہواً تھی نہ قصداً چنانچہ قرآن شریف ناطق ہے
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا باوجود یکہ وہ بھی
جانتے تھے کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہے لیکن ادب سے اوسکے

اوس لغزش کو اپنی طرف نسبت کر کے عرض کیا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ
لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اور اپنے آپ کو فاعل مختار جانکر کمال شرم و حیا سے
کہ مقتضائے ایمان ہے پانچ سو برس تک روئے تب توبہ اون کی قبول ہوئی انتہی
اگر کوئی کہے شیطان خدا کا عاشق تھا سوائے معشوق کے دوسرے کو سجدہ کرنا روا نہیں
رکھا تو اس اعتقاد سے گویا یہ ہے کہ حسین شیطان کے عشق کا معتقد اور حق تعالی کے قول کا کذب لازم آئیگا کفر ہے فرمایا اللہ نے
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ اور کذب تمام انبیاء کا خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالی نے شیطان کی عداوت کیواسطے ارشاد کیا اور اوسکے اتباع
سے منع فرمایا ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اگر کوئی کہے کہ شیطان کا سجدہ کرنا آدم علیہ السلام
کو امتحان کیواسطے تھا تو اس عقیدہ سے بھی شیطان کے صدق کا اثبات اور رحمان
کے قول کا کذب لازم آتا ہے فرمایا اللہ تعالے نے كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهٖ اللہ تعالے نے جمیع انبیا علیہم السلام کو فرمایا کہ ہر کام کے شروع میں شیطان
سے اور اوسکی متابعت اور افعال بد سے خدا سے پناہ مانگو اور خدا کے نام سے
شروع کرو شیطان رانده درگاه اور مردود بارگاہ ہے اگر کوئی کہے کہ جس وقت میں آدم
کے قالب میں روح پھونکی گئی تھی اوسوقت شیطان کو معلوم ہوا کہ ایسا ہوگا تو اس اعتقاد سے
بھی قرآن کا انکار لازم آتا ہے اسواسطے کہ جب قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا اور بہی مومن کے قلب کو خدا کا عرش
کہتے ہیں اور نیز یہہ حدیث روح کی صفت میں واقع ہے اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ آدَمَ مُضْغَةً
وَفِي الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِي الرُّوْحِ سِرٌّ وَفِي
السِّرِّ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰى وَفِي الْاَخْفٰى اَنَا تو شیطان کی کیا مجال کہ اسرار روح

معلوم کرے اور صفت اور صفتی کیونکہ میں ہویت حق کو اوسکے اخیر درجہ
کہ اسرار خدا ہی اور شریعت مانند قلعہ کے ہیں کہ اوس میں حسین خزانہ بھرا ہوا اور
گوہر معنی اور رسوم مانند قلعہ ہیں کے اگر اس الماس کے کنجی سے اس قلعہ کو کہولے
تو البتہ گوہر مقصود حاصل ہوئے تکہ قلعہ کے اندر اور باہر کے اسرار کو مکر و حیلہ
کے جاسوسوں سے بچائی رکہے اور بد عدی کی راہ یہ ہی کہ حق تعالے کی
صفات کے انوار کو مقام طی کرکے حق و باطل میں فرق کرے صفت قہاری
سے اور ضلالت اور لعنت سے بہاگے اور صفت لطف و ہدایت اور رحمت اور فضل
خدا کے اسباب کو ڈھونڈھتا رہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اللھم انی اعوذ بک منک بعفوک من غضبک وبحلمک من سخطک ومن عقابک بمعافاتک
ومعافاتک وعباداتک یعنی بادشاہ کو صفت لطف اور قہر کی رکھتا ہی جو کوئی اوس کے
احکام کے موافق کام کرتا ہے اوس پر مہربانی فرماتا ہی اور جو کوئی اوسکے حکم کے
خلاف کرتا ہی وہ غضب میں پڑتا ہی ہر چند یہ دو صفتیں ایک ہی ذات شاہی
سے متعلق ہیں لیکن فرق ان میں واضح ہی اسیطرح جو کوئی قہر کے اسباب جمع
کرے کہ اوس میں مخالفت اوسکی اور اوسکے رسول کی ہی وہ مغضوب اور مقہور ہوگا اور
جو کوئی اوسکے لطف کا سامان جمع کرے کہ اطاعت اوس کی اور اوسکے حبیب کی ہی
وہ مرحوم و مغفور ہوگا اب سو حقیقۃ الحقیقت اوس مقام کو کہتی ہیں کہ جہاں نہ خودی ہی نہ
خدائی نہ میں خدا ہوں نہ غیر خدا اسواسطے کہ آدمی مظہر صفات خدا ہی اور مظہر بھی
صفات ہی نہ غیر صفات اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات اور خدا کی ذات
دیکہنا دنیا میں میسر نہیں بغیر موت کے اور سالک کو سوائے ذات و صفات تک
پہنچنے پہنچنے بہت سے اصطلاحات اور دقتیں درپیش آتے ہیں ابیات

وہی ہے وہی ہم جہان دیکھتے ہین کبھی خود خودی کسی نہان کرتی ہین کبھی چھپتی ہین عیان کبھی
نہان ہی اوسے کب عیان کہتی ہین مثلاً آتش کہ نہ مین زبانہ ہی نہ غیر زبانہ اور زبانہ وہ مین
دود ہی اور نہ غیر دود اور دود نہ مین ہیزم ہی نہ غیر ہیزم اور ہیزم مظہر دود ہی اور زبانہ
مظہر آتش جسطرح ہیزم دود اور زبانے کو اپنی اخگر سے جانتی ہے ایسی ہی منازل ہستی
احوال مختلف پیدا ہوتے ہین بعضا حال بسبب قربت کا ہوتا ہی اور بعضا بسبب بعد کے
اسکی مثال اس طرح جاننا چاہیئے کہ ذرہ آفتاب کی روشنی مین رقص کرتا ہے
اور اوسکے ظہور کا باعث آفتاب کی شعاع ہے لیکن ذرہ کو معلوم نہین کہ یہ جلوہ اور
جنبش میری مجھ سے ہے یا شعاع آفتاب سے سو ذرہ اس مقام مین حیران رہا اور
اختلاف مین پڑ گیا یعنی کسی ذرہ کی سمجھ مین یہ آیا کہ یہ چمک اور ظہور میرا میری
طرف سے ہے اور کسیکے دل مین یہ سمایا کہ یہ سب بطفیل آفتاب کے ہے سو یہی
آدمی کے عقائد مین یہ اختلاف پڑ گیا اور بہتر مذہب ہو گئے چنانچہ قدریہ
اور جبریہ دو مذہب ہین قدریہ کہتی ہین کہ جو حرکات اور سکنات کہ ہم کرتے ہین
ہمارے ارادے سے ہین ہم آپ فاعل ہین جو چاہتے ہین سو کرتے ہین جبریہ کہتی ہین
کہ ہمکو کچھ اختیار نہین فاعل حقیقی خدا ہے اگر ہمکو دوزخ مین ڈالے تو ظالم ہے
یہہ دونو مذہب باطل ہین مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ جس قدر آدمی کو اختیار
دیا ہے اوس قدر مختار ہے چنانچہ ایمان کے چار رکن ہین دو خدا تعالے کیطرف
سے ایک ہدایت اور دوسرے توفیق اور دو بندے کیطرف سے ایک اقرار زبان سے
اور دوسرے تصدیق قلب سے اور جو کچھ آدمی نیک و بد کرتا ہے ثواب اور عذاب
اوسکا پائیگا بخلاف اور مذاہب کے اور رزق ہر کسیکا مقدر ہی کوئی رزق دوسرے کا
کھا نہین سکتا ہے اگر کوئی کسی بھوکے کو کھانا کھلائی ثواب اوس کا پائیگا اسواسطے

کہ رزق خدا کیطرف سے ہی اور کہلانا اسی کیطرف سے اور بعد رزق تمام ہونے کے
کوئی مرتا نہیں ہی اگر کوئی کسیکو قتل کرے ملامت کیا جاویگا گنہگار ہوگا اگرچہ رزق اوسکا
حق تعالے کی طرف سے چک گیا تہا اور ہر شخص اپنا رزق مقدر کہاتا ہی اگر اپنی کسب
ذاتی سے توجہ طرف حلال کے کی تو حلال میسر آیا اور جو ذاتی سے خواہش حرام کی
جانب کی تو حرام پایا الحاصل اعمال کا نتیجہ پاتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ
شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ سب کے سب بہتر مذہب والوں نے
اصل مذہب کو دریافت نہیں کیا اور خدا تعالے کی ذات وصفات کی حقائق میں
وہ تدبیریں تراشیں کہ مخالف شرع اور قرآن شریف اور حدیث اور عقل اور نقل اور
اور اجماع امت کے ہیں اگر کوئی ان مذہب والوں کے عقائد باطل اور راؤں کی
روش پر چلیگا گمراہ ہو جاویگا اور اہل سنت وجماعت اور راؤں کے طریق سے
دور پڑ جاویگا اور بعول حکما اور صوفیہ کے اگر اہل سنت کے مجتہدوں کی قول کی
موافق ہوں تو درست ہیں نہیں تو باطل اسواسطے کہ مجتہد اہل سنت وجماعت کے
علم ظاہر وباطن میں کمال رکہتے تہے اور شریعت اور طریقت اور حقیقت اور معرفت
کے حقیقت کو بخوبی تحقیق اور حق باطل میں تمیز کر کے اصل مذہب کو اختیار کیا ہے
برخلاف اور مذہبوں کے علما کے کہ وہ اگر علم ظاہر کے کامل تہے تو باطن کے نہ تہے
اگر وہ باطن کے عالم تہے تو ظاہر کے علم کے کہ قرآن اور حدیث اور فقہ ہی کامل نہ تہے
اس سبب سے مرضے تمیز رہی اور پیروی جیسے سو کسی بزرگ صاحب سلسلہ کو کب چاہیئے
کہ اپنی طرف سے کوئی مذہب یا مسئلہ جو چاروں مذہب کے خلاف ہو ایجاد کرے
جو شخص کہ علم ظاہر وباطن کا کامل نہ ہو اوس کو چاہئے کہ چار مذہب میں سے کسی مذہب
کا تابع ہو اور تابع متبوع سے بہتر نہیں ہوسکتا ہے حکایت

ہو کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ظاہر و باطن کے کامل تھے لیکن بعض
مسئلہ میں ادن کا علم اور اجتہاد تصور کرتا تہا اور اوسکے دریافت میں عاجز
ہو جاتے تہے اور خداتعالے کیطرف سے الہام بہی نہین ہوتا تہا اس سبب
سے آپکے خاطر مبارک میں اکثر یہ خطرہ آتا تہا کہ ہم بہی اپنا ایک نیا مذہب بنائین
تو بہتر ہے ناگاہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکہا کہ ایک عجیب باغیچہ
میں آپ تشریف رکہتے ہین اور امام صاحب سے فرمایا کہ اے محمد غزالی اس باغ
میں ایک ایسا حجرہ طیار کرو کہ جس کے پانچ گوشے ہون آپ نے حجرے
بنانے میں سعی کی ہر چند محنت کرتے تھے اور بنیاد پانچ گوشے کے حجرے
کے ڈالتے تہے مگر درست نہین آتی تہی جب عاجز ہوے تو عرض کیا یا رسول
اللہ چار گوشے درست ہوتے ہین پانچوان نہین بنتا ہے ارشاد ہوا اے
غزالی خاطر جمع رکہو یہی چارون مذہب قیامت تک رہینگے اور درست رہینگے پانچوان
نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ علم ظاہر و باطن انکو عطا ہوا تہا دوسرے کو نہ ملا
کسیکا اجتہاد ان سے زیادہ نہین ہوا اول ان کے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ ہیں پہر شاگردون کے حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت
امام احمد حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین غرائب الفوائد اور کشف المحجوب میں مذکور ہے
کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت سے پیران طریقت کے اوستاد ہین
جیسے حضرت ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور بشر حافی
اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ جو ہر طرح کا علم آپ کو حاصل تہا اور نفی اور اثبات
اور فنا و بقا اور خداے تعالے کی ذات و صفات اور تجلیات اور مشاہدات
کا علم کامل رکہتے تہے اسواسطے ایسے اصول و فروع شریعت و طریقت و حقیقت کی

قائم کئے کہ دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو حرف بحرف روشن کی اون کی
تعریف کون کر سکتا ہی ریاضت اور مجاہدے اور پارسائی ہو اوس کے ذہن بہت
اکثر مشائخوں کو دیکھا تہا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت رکہتے
ستھے ایک مرتبہ روضہ مطہرہ حضرت سرور کائنات پر تشریف لیگئے اور کہا
السلام علیکم یا سید المرسلین روضۂ پاک سے جواب آیا وعلیک السلام یا
امام المسلمین اعتدامیں امام صاحب نے گوشہ نشینی اور صوف پوشی اختیار کی
ہی اور توجہ قبلہ حقیقی کیطرف کرکے خلق سے منہ پھیر لیا تہا اگر چہ خواب میں
دیکھا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے استخوان مبارک کو مزار مقدس سے جمع کر
ہیں اور بعض کو بعض سے اختیار کرتے ہیں اس خواب کی ہیبت سے جاگے اور
تعبیر کی اس سیرین سے ایک رفیق سے پوچھی اونہوں نے کہا کہ تم پیغمبر علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی علم اور حدیث میں بڑے درجے کو پہنچ گئے اور اوس پر
ایسے متصرف اور حاکم ہوگئے کہ صحیح کو سقیم سے جدا کردیگے ایکبار رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ابو حنیفہ تجکو میری
سنت کے اظہار کیواسطے پیدا کیا ہی گوشہ نشینی کا ارادہ مکر انس بن مالک
سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں
ایک مرد ہوگا یقال لہ نعمان بن ثابت وکنیتہ ابو حنیفۃ ہو سراج امتی
اور ہی انس بن مالک سے روایت ہی کہ ابو حنیفہ کو میں نے ایسا دیکھا کہ اگر وہ
دعوے کرے کہ یہ ستون سونے کا ہی تو اوس کو دلیل سے ثابت کرسکتے حضرت
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام عالم کے عالم علم فقہ میں ابو حنیفہ
کے عیال ہیں اکثر روایتوں سے ثابت الحال سے امام صاحب کے تہور

طلبا چنانچہ بار اامام صاحب نے اوس کی طرف نظر دیکہا کہا کیا دیکہتی ہو کہ فاصل حقیقی خستہ ہے
سکو تفرقہ حاصل ہی یا جمعیت فرمایا ہمکو جمعیت تو حاصل ہی لیکن مین یہ دیکہتا ہون
کہ لعنت کسقدر برستی ہی صوفی نے کہا کیون فرمایا اسواسطی کہ اس باب مین
ارادہ خدا اور رضا تیری اور اسمین تیرا امتحان تہا صوفی نے کہا کہ اس کام مین کیا ارادہ
خدا کا نہ تہا امام صاحب نے فرمایا کہ ارادہ تہا لیکن تیرے دل کی کدورت کے سبب سے
تیری نیت مین بدی پیدا ہوئی اور تیرا ارادہ اوس پر مضبوط اور درست ہوگیا اور
اوس نیت اور عزم پر تو نے کوشش کی اگر ارادہ خدا کا اور نیت آدمی کی موافق
پڑ گئی تو وہ کام عمل مین آیا اگر دونو باتین موافق نہ پڑین تو وہ کام ظہور مین نہ آیا
بندہ بسبب ارادے کے ماخوذ ہی اسواسطی کہ پہلے اس کی طرف سے عزم اور کوشش
ہی بلکہ اپنی درستی کار کیواسطی دعا بہی کرتا ہے اخبار مین ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ایک چور پکڑا گیا آپ نے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا چور نے
کہا یا امیر المومنین میری چوری مین خدا کا ارادہ تہا یا نہین فرمایا اس کی زبان بہی کاٹو
کہ الحاد کی باتین کرتا ہے الحاصل اس امر کا بیان طویل ہے مفتاح القلوب
مین قضا و قدر کا بیان مفصل مذکور ہے صوفی ناقص الحال
بسبب بے علمی کے اپنے خیال سے چیزین بنا بنا کے مذہب مین خرابی ڈالتے
ہین اور اپنے اور عوام الناس کے دین مین خرابی و حرج کرتے ہین اگرچہ ان
سے عجائب اور غرائب زندگی مین اور بعد موت کے ظہور مین آتے ہون
کچہ اوسکا اعتبار نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو رأیت رجلاً یمشی فی
الہواء و یطیر فی الھواء و یترک سنۃ من سنن رسول اللہ
او اعتقد بغیر اعتقاد رسول اللہ فھو ملعون

تذکرۃ الاولیا میں لکھا ہے کہ کاشمر کے شہر میں ایک بزرگ کا گزر
بسبب اتفاق پڑا وہاں ایک کافر تھا کہ مشغول اوسکے پاس کچھ اپنی حاجت لیکر آ
اور کچھ دعا سے مراد اوس کی بر آئی ان بزرگوار کو بہت تعجب معلوم ہوا بزرگ جب
دور رہیں رہے اور اوس کافر کا دنیا سے انتقال ہوا اوسکو لوگوں نے جلایا اور خاکستر
اوس کی جمع کی جس بیمار کو وہ خاک دیتے تھے وہ شفا پاتا تھا اون بزرگ کو
زیادہ تر تعجب ہوا ناگاہ جناب سرور کائنات کو خواب میں دیکھا اور یہہ حال التماس
کیا ارشاد ہوا کہ یہ جو تونے دیکھا اوسکے صدق کا سبب تھا کہ اوس شخص
نے تمام عمر میں دروغ نہیں کہا سبحان اللہ اگر مومن میں یہ صفت زیادہ ہو اوس سے
عجائبات ظہور میں آئیں تو کیا عجب ہے واضح ہو کہ اگر کسی مخالف شرع سے عجائب
غرائب ظاہر ہوں زندگی میں یا بعد موت کے اوسکو استدراج کہتے ہیں
اور یہ تجلیات شیطانی اور صورت کی علامت ہے جو دنیا میں اوس سے حاصل
کیا ہے بعد مرگ وہی اوسکے ساتھ ہے حدیث میں آیا ہے کما
تَعِیشُونَ تَمُوتُونَ وَکَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ وَکَمَا تُبْعَثُونَ
تُحْشَرُونَ الیقین جاننا چاہیئے کہ جس شخص سے تجلیات یا استدراج
یا صورت زندگی میں ظاہر ہوتی ہیں بعد موت کے بھی اوس
سے عجائب وغرائب ظہور میں آتی ہیں اس واسطے کہ حالات شیطانی
اوس کے ساتھ ہیں عوام الناس جانتے ہیں کہ یہ بزرگ دین کے بزرگ ہیں
دیکھو منافقوں اور کافروں کو بیماری میں جاننے مطالب ملتے ہیں
اور اون کی ضلالت زیادہ ہوتی ہے پس غلطی اس بات میں ناطق ہے
فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

ساتوان باب اوس شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کی
بیان مین جو فنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے اے عزیز شریعت مراد ہے
عالم ناسوت سے اور طریقت عالم ملکوت سے اور حقیقت عالم جبروت سے
اور حقیقۃ الحقیقت عالم لاہوت سے یہہ چارون عالم اصطلاح سلمائی ظاہر و
باطن کے ہین جبتک آدمی عالم ناسوت یعنے شریعت مین ہے اوسکو
بجالانا امر الہی کا اور بچنا منہیات سے لازم ہے جو شخص ان دونوں مین
قصور کرتا ہے طریقت مین کہ مقام ملکوت ہی اوسکو راہ نہین دیتے ہین
اور طریقت مین کہ وہ مقام ملکوت ہی پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دلکا
اور جلا دینا روح کا لازم ہے جس نے اس مقام مین اگر نفس کو
پاک اور دل کو صاف نہ کیا اور روح کو جلا نہ دے اس کو حقیقت مین
کہ مقام جبروت ہے راہ نہین دیتی ہین اور حقیقت مین کہ وہ مقام
جبروت ہے عشق اور محبت اور یقین اور معرفت اور ذوق حال لازم ہے
جو شخص کہ ان مین ناقص ہے حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت
ہے اوسکو راہ نہین دیتے اور حقیقۃ الحقیقت مین کہ وہ مقام لاہوت ہی علم الله
کا اور الہام ربانی اور تجلیات اور جدا جاننا ان کا وسواس اور تجلیات شیطانی
سے لازم ہی جس شخص کو واسطے المین نقصان ہی اوسکو مقام محمود مین راہ نہین
دیتی ہین اور نقصان لاہوت کا یہ ہی کہ الہام اور وسواس اور تجلیات شیطانی
اور رحمانی مین تمیز نہ رکھتا ہو چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے خواب مین دیکھا کہ اپنے فرزند کو قربانی کرو آپ نے اوس روز توقف فرمایا
کہ مبادا وسوسہ شیطانی ہو اوس روز کا نام ترویہ ہی دوسرے روز بہی ویسا ہی دیکھا

اوس دن کا نام عرفہ ہے یعنے معلوم ہوا کہ الہام ربانی ہی غور کرنیکا مقام ہے
کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کہ پیغمبر تھے الہام اور وسوسے میں فکر فرمائی
اور لوگوں کو کہ جو شیخ ہیں حرص عرفان کے ہیں اس امر میں خوض کرنا فرض
ہے اور نقصان حقیقت کا کہ وہ مقام حیرت ہی یہ ہے کہ حالت عشق شیطانی
اور رحمانی میں فرق رہتا ہو اور یقین اور معرفت میں وہم اور خیال باطل
اور واردات شیطانیہ میں عقائد فاسدہ اور نیتیں اور ارادے کہ مخالف
شرع کے ہوں پیدا ہوں چنانچہ تذکرۃ الاولیا میں منقول ہے کہ حضرت ابراہیم
ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے کہا کہ ایک جوان تمام رات بیقرار و آرام
گریہ و زاری سے کام رکھتا ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہمکو وہاں لے
چلو لوگ لیگئے اوس سے زیادہ دیکھا جیسا سنا تھا تین روز وہاں رہے
سوائے نالے کے وہاں کچھ غذا نہ کھاتی آخر کو معلوم ہوا کہ یہ شخص شہد کا
کھانا کھاتا ہے اسواسطے عشق شیطانی رکھتا ہے اوس جوان کو اپنے ساتھ
لیگئے اپنی مزدوری میں سے جو کھانا آپ کھاتے تھے اوس جوان کو بھی
کھلاتے تھے حالت شورش اوس جوان کی وہ جوشش عشق اور بیقراری گریہ و
زاری سب زائل ہوگئی حضرت ابراہیم سے جوان نے کہا کہ آپ کی صحبت
سے کیا کیا کہ میرا حال پہلا نہ رہا آپ نے فرمایا کہ وہ حالت شیطانی
تھی اسواسطے کہ شیطانی شہد کی سے تھے کھلا کر کئی راہ سے تیرے
باطن میں داخل تھا اور اوہام باطل اور عقائد فاسدہ ذات باری میں پیدا ہوتے
تھے اب جو لقمہ حلال تونے کھایا وہ راہ شیطان کی جو اصل تھی بند ہوگئی اور اوس
قید انکار و اوہام سے تونے نجات پائی اور عبادت اصل تھی وہ باقی رہے

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لَا تَاکُلُوا مِنْ اَخْبَازِ الْمُلُوْکِ فَاِنَّہٗ
یُمِیْتُ مِنْ دَمِ مِسْکِیْنٍ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے اور عشق و حالت شیطانی
پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم ہوکہ بیان تبرع حالت عشق شیطانی کا ذکر ہوا یہ حالت
ایک قسم کی ہی عشق شیطانی مین طرح طرح کے احوال پیدا ہوتے ہین ہوشیار کو
اتنا بس ہی اور التفسیر مین کہ وہ مقام ملکوت ہی یہ نقصان واقع ہوتا ہی کہ یہان
استدراج اور کرامت مین فرق کرنا نہایت ہی مشکل اور دشوار ہی لیکن عنایت
الٰہی اور مرشد کامل کی تعلیم سے فرق کرسکتا ہی یعنے اگر قول اور فعل اور
حال اور عقیدہ سے موافق شرع کے ہون تو کرامت ہی ورنہ استدراج اور
شریعت مین کہ وہ مقام ناسوت ہی یہ نقصان پڑتا ہے کہ حکم الٰہی کے بجالانے
مین کاہل نہ ہو بدعتین اختیار کرے یہان تک کہ موحد ی ملحدی ہو جاتی
ہے اور جنونیت پیدا ہوتی ہے اور جن و شیاطین ایسی چیزون سے خبر
دیتے ہین کہ مثل کرامت کے معلوم ہوتے ہین بسبب اتحاد کے نار کو نور
جانتا ہی اس لئے کہ نور اور نار کا رنگ ایک ہی اور رنگ ان کے بہت
ہین شیطان کی آواز سنکے جانتا ہے کہ الہام ہی یہ سب حالات ایسی شیخ سی
کہ خود گمکردہ راہ اور مریدون کو گمراہ کرنے والا ہے بیان کرتا ہی شیخ فرماتا
ہی کہ تم نے راہ پای اور چونکہ شیطان اوسکے سینے مین موکل ہوتا ہی اس سبب
سے اوس کے دلمین ایک شورش پیدا ہوتی ہی روتا ہی اور چلاتا ہی اور رقص
کرتا ہے اور جانتا ہی کہ یہ سب حالت رحمانی ہی اور حقیقت مین وہ حالت شیطانی
ہوتی ہی جو شخص اہل سنت وجماعت کی مجتہدون کی فرمانے سے انحراف کری
گمراہ ہی اور شیطان ہرگز کسی بزرگ اور کاہل کو لائق نہین ہی کہ کوئی مسئلہ دین

ف۵ یعنے یا دست ہون اور امیرون کی روٹیان نہ کہاو کہ اون کی روٹیون مین خون مسکینونکا ملا ہے ۱۲

میں ایجاد کرے اور کون سا رنگ ہے کہ ان عبارہ ہوں سی کسیکا تابع
نہیں قیاس کرنا چاہئے کہ تابع متبوع سے بہتر نہیں ہوتا ہے ایک مسائل
گوش جان سے سننے کے قابل ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت مانند ایک
بحر عمیق بیکراں کے ہے عبور اسمیں بغیر رسول دشوار خدا و کریم نے ارادہ
لطف و کرم سے اوس دریا پر ایک پل بنا دیا کہ خلق اوس پل پر ہو کے
بآسانی تمام گذر کے ہمارے پاس پہنچیں اور ہمارے دیدار اور بہشت سے
مشرف ہوں وہ پل کیا ہے قرآن مجید ہے اور چونکہ راہیں بیچ در بیچ گلیں
کہ آدمی بہک کے راہ بہت گم کرتا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوس راہ کو سیدھا اور صاف اور علمائے راشدین نے مستحکم اور مضبوط
اور مجتہدین نے اوسکو ریت درست کر کے خوب آراستہ کر دی پھر جو شخص
خدا و رسول اور علمائے راشدین اور مجتہدین کے فرمانے سے کہ صراط مستقیم
ہے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
سے یہی مراد ہے انحراف کریگا بلاشک وہ قعر دریا میں گرا و دوزخ
میں جا گر کے ڈوبیگا (دوسری) مسائل حق تعالے کی معرفت مانند
ایک درخت عظیم الشان کے ہے اوسکی دو شاخیں ہیں ایک ہدایت اور
ایک ضلالت شاخ ہدایت کی نہایت بہشت ہے اعلی اجسام سو معنی کی اور میوہ
اوسکا دیدار حق اور مظہر دیدار حق کی جمیع انبیا علیہم السلام اور علمائے راشدین
اور تابعین ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہایت شاخ ضلالت کی دوزخ
ہے واسطے اجسام شمال کے اور میوہ اوسکا فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ وَّظِلٍّ مِّنْ
يَحْمُوْمٍ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ اور مظہر ضلالت شیطان ہیں اور کافر

اور منافق اور تابع اون کے بموجب لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ پھر بعضے شاخین چھوٹی چھوٹی شاخ ہدایت کی شاخ
ضلالت پر اور شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑین اور ایسی آپس مین
مل گئیں کہ تمیز کرنا نہایت مشکل ہو گیا اس غلطی کو کوئی دریافت نہین
کر سکتا مگر جسکو اللہ تعالے چاہے وہی دریافت کر سکتا ہے ارباب
یقین پر یہہ بات ظاہر ہے کہ اپنے گناہ پر معترف ہونا بہتر ہی عبادت پر
غرور کرنے سے اسواسطے کہ عبادت کا غرور گناہ سے بدتر ہے پہلے گناہ
شاخ ضلالت کی چھوٹی شاخ تہی جب اوس مین ندامت و عذر پیدا ہوا وہ
شاخ ضلالت کی شاخ ہدایت پر جا پڑی ایسی ہی طاعت ہدایت کی شاخون
مین سے ہی جب اوسمین عجب و غرور پیدا ہوا وہ شاخ شاخ ضلالت پر جھکی
اسیطرح اسلام شاخ ہدایت ہی جب اسلام مین حلال کو حرام جانا اور حرام کو
حلال اور بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت اعتقاد کیا وہ شاخ ہدایت
شاخ ضلالت سے الجھی الغرض اس بیان کی شاخین بیشمار ہین کہان
تک شرح کی جائے سمجھنے کیواسطے اسقدر بس ہی اور اون شاخون کا فرق
حق تعالے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور
علمائے مجتہدین نے بخوبی بیان کیا ہے جو اون کی متابعت از قول
سے انحراف کرے وہ گمراہ ہے اور دوزخی مثال اس آیۃ شریف کی
شرح ہے کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ
بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

سے ہلاک ہو اس کی سمت اور موصل کے موافق اعتقاد اسمی امتہ سنا تک مر
وقت میں ہو کیونکہ ایک صد کا امام اہی یعنی جس قدر طالب سوا حق اللہ ہی ہی کو ترک کرتا ہے
اُسی قدر قرب حق اور طرح طرح کی معرفت اسکو حاصل ہوتی ہے قال
مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لہا
من قرار یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی
الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء یعنی ناپاک کی
مثال کہ کلمہ کفر ہے مانند درخت ناپاک کے ہے کہ ہلایا گیا اور سرا کھڑ سے ہوا میں تو کر
اس کو ثبات اور استحکام نہیں ہی ہے ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو دنیا اور
آخرت میں سچی اور مضبوط بات کی طرف کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ ہے اور چھوڑ دیتا ہے حق تعالے ظالموں کو کہ وہ کلمہ توحید
کی طرف راہ نہیں پاتے دنیا میں نہ مرتے وقت منکر نکیر کے سوال کے وقت

جسکو چاہا ہی کا جسکو چاہا ہی دیا	مگر تیرا ہے یہاں چارہ بجز تسلیم کیا

چھپا نہ رہے کہ آیات واحادیث متشابہات کے معانی بزرگوں اور کامل
مجتہدوں نے دریافت کئے ہیں خصوصاً حضرت امام اعظم اور اونکی
شاگردوں نے بعضی آیت اور حدیث کو الہام ربانی اور عنایت سبحانی
سے اور بعض کو اجتہاد سے اب ہمکو کب روا ہو کہ آیت اور احادیث
متشابہات میں تاویل کریں اسواسطے کہ ہمکو ویسا علم بزرگوں کے علم
کا کمال کہاں اور دل میں ہزاروں وسوسے اور خطرات اگر ہم کچھ تاویل کریں
تو گمراہ ہو جائیں فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ
منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون

فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ
یعنی جن کے دل کج ہین اور تباہ وہ پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ آیات
متشابہات مین سے ہے یعنی جس کے معنے مشکل ہین اور مشکل اپنے
واسطے طلب کرتے ہین کہ جس مین اندیشہ اورنا و زوال ایمان اور الحاد
اور بدعت اور ارادہ دن باطلہ اور اوہام کا ہو کہ وہ جو ہم واقع
ہون تجلیات اور مشاہدات حق تعالے مین اور یا اندیشہ ادراک باطلہ
کا ہو کہ ذات حق تعالے مین پڑے اور تاویل اون آیات متشابہات
کے سوا اللہ تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے
ہین جو اللہ تعالے کے علم مین ثابت قدم اور مضبوط ہین یعنے علم اللہ
کا اور حقیقت اشیا کی جانتے ہین اور کہتے ہین ایمان لائے ہم
متشابہات پر سب آیات متشابہات اللہ ہی کی طرف سے ہین
اور صفت جمال و جلال کی اوسی کے واسطے ہے جس کو چاہا مظہر
جلال کیا اور جسکو چاہا مظہر جمال اور جن کو خداوند تعالے نے
مستعد صاف اور کمال عطا کیا ہے وہ نصیحت مانتے ہین چنانچہ
آیات متشابہات مین ایک جگہ فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور کہین فرمایا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ اور کسی جگہ ارشاد کیا لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ہدایت مخصوص خدا ہی کے واسطے ہے سوا اسکے
کوئی نہین جانتا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِیْنَ الحاصل جس نے اوس ہدایت کو پایا اوسکا دل صاف کہتا ہے

کہ تونے آیت پائی اب تیری نسبت مثل شمشیر بُراں کے ہو کہ قلعۂ
کدورت کو اور علت اور عصیان کے کاٹتے ہیں اور آیت کا یہی
یہی مطلب ہے کہ تیری گفتار کی شمشیر کافروں کی نسبت دل سخت کو جو
کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہے اثر نہیں کرے گی اور [illegible]
طبع اللہ کہنے سے یہی غرض ہے کہ تیری باتوں کی تلوار ان کے دلوں
میں تاثیر نہ کرے گی نحو تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ اس آیت
کے معنے آیت افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام اور من یضلل اللہ
فما لہ من ہاد سے روشن ہیں اور ان روایتوں سے یہی کہ وما انت
بہادی العمی عن ضلالتہم ان تسمع الا من یؤمن بآیاتنا فہم
مسلمون وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت ما رمیت اذ رمیت ولکن
اللہ رمٰی کا مطلب مدد میں ہے مضمون آیت قل لا املک لنفسی نفعا
ولا ضرا الا ما شاء اللہ کے معنے کا رمیت عبارت ہے مقام محمود سے
اور دلیل اس کی [illegible] جو جناب حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول خدا کے ہیں اسواسطے خطاب آیا
کہ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ تو کوئی گمان نہ کرے
کہ یہی خدا ہیں اور آیت استغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات
مومنوں کی شان میں ہے اور آیت استغفر لہم او لا تستغفر
لہم منافقوں کے بیان میں ہے اور کافروں کے حق میں یہ آیت ہے
ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم اس طرح کی آیتیں
قرآن شریف میں بہت ہیں چنانچہ فرمایا اللہ نزل احسن الحدیث

[illegible] واسطے [illegible] اور واسطے ایمان والوں کے اور [illegible]

کتابا متشابہا مثانی جن لوگون کو اللہ تعالے نے قران کے
معنا بین متشابہ سے از روے الہام کے آگاہ کیا ہی اون کی یہ صفت
ہے تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین
جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ یعنی جنکو اللہ تعالے کی
طرف سے الہام ہوا اوس کو تاویل کرنا سہل ہے آیات متشابہات
مین کہ جسطرح تاویلین کرکے بہتر مذہب حق کو گمراہ ہو گئے
سوال کیسے معلوم ہوا کہ یہ گمراہ ہین جواب اسواسطے کہ جس کا دل
نور ایمان سے منور نہین ہوتا وہ قران کی آواز سے نرم نہین ہوتا اور اوس
کی نصیحت کسی پر اثر نہین کرتی اگر ان کے دل نور ایمان سے منور ہوتے
تو اوس نور سے حق کو معلوم کرتے باطل کو اختیار نکرتے اور جنکی
صفت تقشعر منہ ہے اونہین سے ہوتے علماء سنت وجماعت
نے نور ایمان سے حق کو باطل سے علیحدہ کیا اللہ ولی الذین
آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین
کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من
النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون مخفی نرہے کہ اللہ تعالے نے اپنے مقربان درگاہ کو
آیات واحادیث متشابہات سے آگاہ کیا ہے اور اوس کی تاویل
سے خبر دی خصوصا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور مجتہدان اہل
سنت وجماعت کو اونہون نے جو لائق اظہار وقال کے تہا بیان کیا
اور جو قابل اخفا اور حال کے تہا مخفی رکہا اور اعلان نہ کیا بموجب

کیکیمیائے السعادت کے ملک دہلی کے مشہور علما کا تصرف میں حضرت سلطان العارفین
حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حالات و واقعات سب درکتب ہیں
خصوصاً تذکرۃ الاولیاء اور صفات العارفین اور رسالہ الہام اور دوسرے مکتوبات اور ارشادات
میں کہ سالک جادہ کو سیر و طریق سلوک کا ہونا ہے ابتدائی طریقہ سے انتہا
تک مشہور ہوں سے حال اور حرارت ایسا کہ آپ اس سے یعنی وصال
پایا امانت میں ۔ نامیا کیسے حضرت بایزید اس مقام میں تھے کسی نے
پوچھا کہ آپ کا اس سوال کیا ہے فرمایا خدا سے وصال کم لیے جو صفات
کہ خدا تعالیٰ کے واسطے ہیں مجھ میں بھی ہیں سوائے دو صفت کی ایک
صفت قدیمی کی اور دوسری صفت خالق کی اور یہ کلام اوسکا اور دیگر حامی کے
تھا جیسا کہ صفت سمیع اور بصیر کے بندے میں حادث اور مخلوق ہی اسواسطے
کہ حسن کی کوئی صورت نہیں ہے ایکی بلا وہ بے بیگانہ دیکھیگا جواہ
وہ صورت ظاہری ہو یا باطنی اور اللہ تعالیٰ اوسکے دو قرع سے پہلے
جانتا ہی اور سنتا ہے اسواسطے کہ صفت اوسکی قدیم ہے لا تشبیہ
جیسے کہ منشی عبارت کے لکھنے سے پہلے اوسکے مضمون و معنے
کو جانتا ہی اور اگر کسی نے امانت میں کمال تا جانا یہ پایا جیسا کہ
جب حضرت بایزید بسطامی اس مقام میں پہنچے فرمایا کہ مراقبہ بحور
رحمت ہوں اور یا کہ میری رضا خدائے تعالیٰ کی رضا کے موافق ہی جیسے
جو کچھ خدائے تعالیٰ جانتا تھا میں بھی وہی جانتا تھا بعد جب کہ یہ حال ترقی
ہوگیا یعنی خدائے تعالیٰ کی رضا میری رضا کے موافق ہوگئی یہ فرمایا اول کا
اس سبب سے تھا کہ میں محو کبھی ہو سکتے تھے اور حق تعالیٰ کی نہیں رہ گئے تھے

بناپخہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم آیا قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ایسی بہت آیتین اور حدیثین
تمام بقا مین آئی ہین جیسا کہ سرحلقہ اولیا حضرت علی مرتضے رضی
اللہ عنہ فرماتے ہین عَرَفْتُ رَبِّيْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ پس حضرت بایزید قدس
سرہ ایسے محو ہوگئے کہ اپنے آپ کو نہ دیکھا ہو کچہ دیکھا خدا کو دیکھا اسواسطے
وہ عالم بقا مین نہین آئے تہے اوس کو یون سمجھا چاہئے کہ آدمی کے
وجود کی گہاس جب تمام علائق دنیوی اور اخروی کے زمین سے قطع
ہوا اور آفتاب جلوۂ حقیقی اوس پر چمکے اور وہ گہاس اپنی ہستی کی تر تا
خشکی ہوا اور سب تعلقات اور قیود ات سے الگ ہوکر موت ارادے
حاصل کرے اور اپنے آپ سے بالکل بیخبر ہوجائے تب آفتاب حقیقی اپنے
ارادے سے جدہر چلے وہ گہاس بہی بے اختیار اوسی کے ارادے
سے اوسے کے ساتہ چلے اور یہ ہی جانے کہ میرا ارادہ اوسکا ارادہ ہے
اور اوسکا ارادہ میرا ارادہ ہے یہ بیان مقام فنا کا ہے سو جس نے فنا میں کمال
پایا بقا مین نہین پایا اوسکا نقصان بقا مین ہے جو تذکرۃ الاولیاء
مین مذکور ہے کہ حضرت بایزید فرماتے ہین کہ قیامت کو تمام خلق
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نشان کے نیچے ہونگے
اور میرے نشان کے نیچے جب اپنی خودی کو خدا مین گم کیا اور سب
شے کو خدا مین دیکہا اور خدا کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین دیکہا
تب یہ فرمایا جب اوسط مقام لقا مین پہونچے سُبْحَانِيْ مَا اَعْظَمَ شَانِيْ
فرمایا جب انتہائی مقام بقا مین پہونچے فرمایا کہ جبتک میدان

کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہ سے ملے گی کہ کرنگا وادی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو ہرگز نہ پہونچا
اور بیعت اسلام سر محمدی کو دیکھا اور تحقیق کیا رَبَّنَا اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْاَشْیَاءَ کَمَا
ھِیَ وَاَرِنَا حَقِیْقَۃَ الشَّرْعِ کَمَا ھِیَ جیسا کہ تذکرۃ الاولیاء میں منقول ہے کہ شیخ ابو
سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیس ہزار سال مقام الوہیت میں اور تیس ہزار سال
میدان وحدانیت میں اور تیس ہزار سال مکان فردانیت میں اوڑتا رہا بعد نوے
ہزار برس کے جو دیکھا تو اپنا مرتبہ کو دیکھا اور جس طرف نظر کی میں تھا اور جب ان نوے
ہزار برس کی ذات اور کچھ نہ تھا پھر جان ہزار برس ان لگ کرکے اسی برتر مقام پر پہونچا گیا
تو اسی وقت میں کہا کہ کوئی اس مقام سے اوپر نہ گیا ہوگا اور اس سے بلند زیادہ کوئی مقام
متصور نہیں ہے جب نگاہ کی دیکھا کہ مرتبہ میں میرا سر ایک ہی کف پا کی برابر ہے اوس
جگہ معلوم ہوا کہ نہایت احوال اولیا کی بدایت انبیا کی اور نہایت انبیا کی بدایت
نہیں ہے روح میری تمام مقام ملکوت میں سیر کی بہشت اور دوزخ اوس کو دکھلایا کسی
کی طرف التفات نہ کیا تس سیر کے ساتھ نبیا اسلام کا جو مقام محمد مصطفی صلی
اللہ علیہ وسلم میں گذر ہوا لا کہوں دریا ہی آتش نا پیدا کنار اور ہزاروں حجابات نور کو دیکھا
اگر پہلے دریا میں قدم رکھتا جل جاتا ناچار ہیبت اور وحشت اور دہشت مجھ
ایسا مستولی ہو گیا کہ مجھ میرا ہر چند میں مے جاتا کہ جمیع صفات مصطفوی صلی اللہ
علیہ وسلم کے طنابِ خیمہ تک پہونچوں نہ پہونچا اسیے حال کے موافق حضرت حق
تک ہر ایک کا رستہ نور رکھتا تھا لیکن حضرت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچنے کی
حال نہیں یعنی ہر شخص اپنی استعداد اور مرتبہ اور قرب کے لائق حق تک پہونچ
سکتا ہی اسواسطے کہ حق سب کے ساتھ ہی لیکن جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم خاص
میں ہیں اسواسطے اوس جناب تک پہونچنا مشکل ہی مگر جسکو خدا چاہی اسواسطے

جبتک میدان لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تک نہ پہنچو گے حضرت
بایزید نے عرض کیا الہی مین نے جو کچھہ دیکھا مین تنہا ہون جبتک مین ہون
اپنی خودی سے مجھہ کو تجہہ تک پہنچنے کی راہ نہین ہی کیا کرون حکم ہوا کہ رہائی
اور نجات تیری اسی مین ہی کہ میری دوست محمد عربی کی متابعت کر اور اون کی
قدم مبارک کی خاک کا اپنی انکہہ مین سرمہ لگا **مثنوی** ہوسکے جبتک تو مجھ مین لگا

خاک پائی مصطفیٰ کا توتیا / بس وہ نہین کی راہ کا تو خاک ہو / خاک درس درگاہ کا ہو پاک ہو
بندہ حکم رسول اللہ ہو / دین کی یہہ راہ ہی آگاہ ہو / جو کوئی بندہ ہی اوس درگاہ کا
ہی وہی مقبول درگاہ خدا / دو جہان کو چھوڑ دل مین سے لگا / ہی اسیکا نام وصل کبریا
تابع شرع محمد رہ ولا / اور شارع کی اطاعت لا بجا / پوشیدہ نہ ہی کہ حضرت

بایزید کہ سلطان العارفین اور سردار مشائخ کاملین سے ہین جنکی شان مین حضرت
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بایزید ہم مین ایسی ہین جیسی ملائک مین
حضرت جبریل سو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی حال سے جبتک نہایت
کمال کو نہین پہنچے جو حالات اور واقعات کہ استغراق مین مخالف شرع ظہور مین آئی
اوس کا اعتبار نہین ہی اسبات مین سب علمائی ظاہر و باطن متفق ہین ایسی ہی اگلے
بزرگون سے جو باتین ظاہر ہوئین اور جو کچھہ فرمایا اور لکہا اگر موافق آیت و حدیث
او رقول خلفائی راشدین اور مجتہدین اہل سنت و جماعت کی ہو تو قابل اعتبار ہے
ورنہ باور نہ کیا جائی کہ اونہون نے کمال پایا کیونکہ اگر کمال پاتی تو ضرور متابعت
ظاہری اور باطنی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم و خلفائی راشدین کی کرتے
حقیقت مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاۓ مبارک کی سر انگشت پر نماز پڑھتے
تہو حضرت بایزید نے چاہا کہ مین بہی اسطرح نماز پڑہون نہوسکی ایک رات آنحضرت صلی اللہ

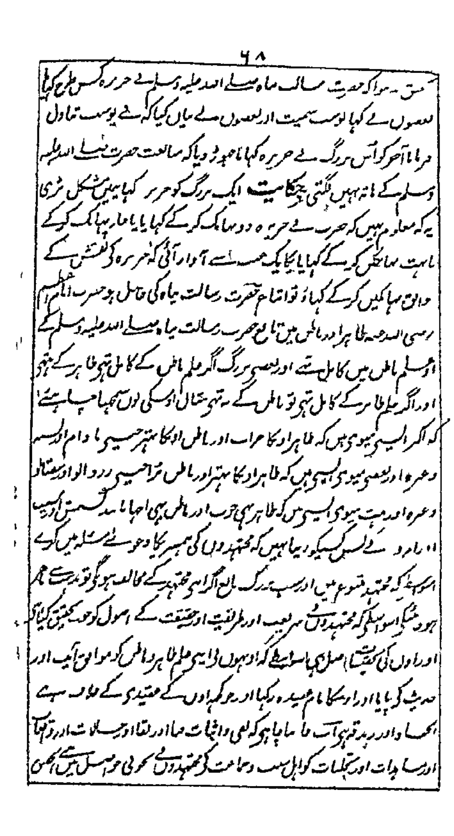
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ای نایر مدینہ نماز خاصہ میری ہی
تو مرہ بے سکیگا کہ نہایت ہی اوسط کا متعلق نماز پڑھنا اور ایک پاؤں پر کھڑے
ہوکے پڑھنا آسان ہی اور خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُہَا اشارہ ہی اس بات کو کہ دنیا
کو ترک کرکے خدا کی یاد کرنا سہل ہی لیکن دنیا میں ہوکر خدا کی ذکر میں رہنا
مشکل ہی یعنی تعلقات دنیا کے بھی فکر کرنا اور حقتعالے کی یاد سے بھی
غافل نہونا نہایت امر دشوار ہی خیر الامور اوسطہا سے یہی مراد ہی ع

عمر لیکن گذر دنیا سے یہ تنہا	اسیر ہو تو ہے ہوشیار رہنا

نقل ہی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دین کے جمع کئی
تو کعبہ میں جاکے دو رکعت نماز پڑھی ایک رکعت میں نصف قران پڑھا
ایک پاؤں کے سر انگشت پر کھڑے ہوکے اور آدہا قران دوسری رکعت میں
پڑھا دوسرے پاؤں کے سر انگشت پر کھڑے ہوکر بعد نماز کے دعا کی خداوندا
اگر میرا مسائل میں کچھ کمی او بیشی ہو گئی ہو اوس کو معاف کرنا ارشاد ہوا
ای امام المسلمین اوپر نگاہ کر جو اوپر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوح محفوظ میں اسی
طرح سب مسائل جمع ہیں کچھ فرق نہیں پھر جناب باری کا حکم ہوا کہ تجھکو
اور تیرے تابعداروں کو جو قیامت تک ہونگے بخشا میں نے قیاس
کرنا چاہیئے کہ امام صاحب نے متابعت ظاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی کہ نماز پاؤں کے سر انگشت پر پڑھی اور حضرت نایر مدینہ نے اوس
مبالغت ظاہر کے کہ نماز عیال اور طلب کسب حلال ہی اول سے ہوسکی
نقل ہی حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ خواب
میں اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کریں جو کی، روٹی جو میں اختیار

مرزا نی موافق مزاج کے تہائی اسی حال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکھا کہ اُنکے آگے آپ تشریف لئے جاتے ہین اور نقش پائی مبارک
پیچھے سے ظاہر ہوتے جاتے ہین خواجہ نے چاہا کہ اپنا قدم نقش قدم مبارک
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھین اسواسطے کہ برکت نقش پائی
مبارک کے مجھکو حاصل ہووے جو ہین قدم رکھا نقش قدم مبارک متبدل ہو گیا حضرت
نے پس پشت سے ملاحظہ کیا فرمایا اے بہاؤ الدین ہمارے قدم کے نقش پر
قدم نہ رکھہ سکوگے ہمنی تمکو معاف کیا تم سے ہماری متابعت خوراک مین بہی
نہ ہوسکے گی جو چاہو سو کہاؤ جو کی روٹی تمکو فائدہ نہ کرے گی **نقل** ہے کہ امام
اعظم صاحب آتش مثل پانی کے رقیق پکا کے کہاتے تہے تاکہ جلد حلق سے
اوتر جاوے چبانے مین وقت ضائع ہوتا ہے حضرت داؤد طائی سے کہ شاگرد
امام صاحب کے ہین روایت ہے کہ تینتیس سال حضرت امام صاحب رضی اللہ
عنہ کی خدمت مین رہا ہین نے نہین دیکہا کہ کبہی آپ نے پاؤن پہیلائے
ہون یا چار زانو بیٹہے ہون اور تیس برس صبح کی نماز عشا کے وضو سے
پڑہی سبحان اللہ مین بیچارہ اون کی کیا تعریف کرون جن کی توصیف مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ ہُوَ سِرَاجُ اُمَّتِی کس سے ہوسکتا ہے کہ ظاہر و باطن
مین اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح کرے کہ جسطرح خود ارشاد فرماتے ہین کہ آدم اور جمیع پیغمبر مجہسے فخر کرتے ہین
اور مین فخر اوس شخص سے کرتا ہون کہ جسکا نام نعمان ہے اور کنیت اوس کی ابو حنیفہ میری
سنتونکو زندہ کریگا اور وہ میری امت کا چراغ ہے اور اوسکے نور سے میری شریعت روشن اور بدعت
اور ضلالت دور ہوگی ظاہر و باطن مین میری متابعت کریگا اور کسی سے میرا اتباع نہ ہوسکیگا
جیسے ابو حنیفہ میرے علم ظاہر و باطن کو رواج دیگا **نقل** ہے ایک بزرگ کو

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ... حصہ ۲

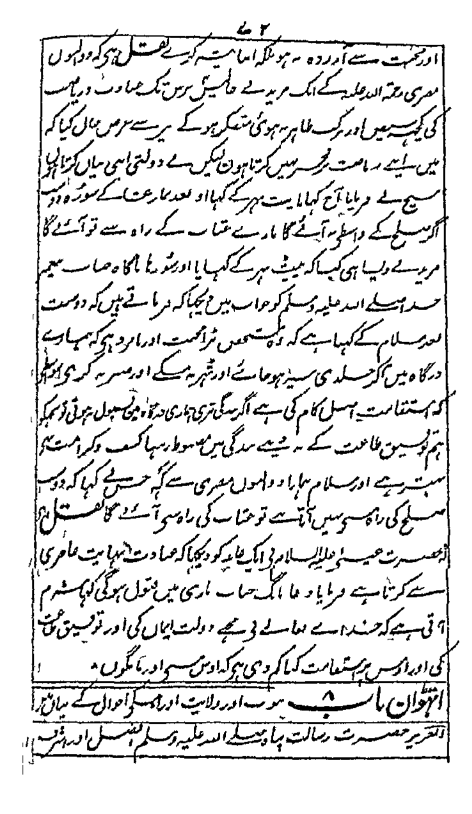


عشق ہوا کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے خربزہ کس طرح کھایا
بعضوں نے کہا پوست سمیت اور بعضوں نے بیان کیا کہ بے پوست تناول
فرمایا آخر کو اس بزرگ نے خربزہ کھانا چھوڑ دیا کہ مبادا خلاف حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہاتھ نہیں لگتی **حکایت** ایک بزرگ کو خربزہ کھانے میں مشکل پڑی
یہ کہ معلوم نہیں کہ حضرت نے خربزہ دو پھانک کرکے کھایا یا چار پھانک کرکے
یا بہت پھانکیں کرکے کھایا یکایک غیب سے آواز آئی کہ خربزہ کی قاشیں کے
موافق پھانکیں کرکے کھاؤ تو اتمام حضرت رسالت پناہ کی حاصل ہو حضرت امام اعظم
رضی اللہ عنہ ظاہر اور باطن میں تابع حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور علم باطن میں کامل تھے اور بعضے بزرگ اگر علم باطن کے کامل تھے تو ظاہر کے نہ تھے
اور اگر علم ظاہر کے کامل تھے تو باطن کے نہ تھے مثال اونکی یوں سمجھنا چاہیئے
کہ اکثر ایسے میوے ہیں کہ ظاہر اونکا خراب اور باطن اونکا بہتر جیسے بادام اخروٹ
وغیرہ اور بعضے میوے ایسے ہیں کہ ظاہر اونکا بہتر اور باطن خراب جیسے زرد آلو اور سنگترہ
وغیرہ اور بہت میوے ایسے ہیں کہ ظاہر بھی خوب اور باطن بھی اچھا مانند کشمش اور سیب
اور امام نے اس سبکو دیا ہیں کہ مجتہدوں کی ہمسری کا دعوے مسئلہ میں کرے
اسواسطے کہ مجتہد متبوع ہیں اور سب بزرگ تابع اگر ایسی مجتہد کے مخالف ہوگی تو بدعتی ہم
ہود مثل اسواسطے کہ مجتہدوں نے شریعت اور طریقت اور حقیقت کے اصول کو خوب تحقیق کیا ہے
اور اونکی تحقیقات اصل ہیں اسواسطے کہ اونھوں نے علم ظاہر و باطن کو موافق آیت اور
حدیث کے پایا اور اسکا نام عقیدہ رکھا اور جو کچھ اون کے عقیدہ کے خلاف سمجھے
لکھا وہ اور بدعتی ہے آپ نہ جانا چاہیے کہ بعضے واقعات خواب اور لقا اور حالات اور رویا
اور ارشادات اور تجلیات کو اہل سنت و جماعت کے مجتہدوں نے کوئی حجت مسئلہ میں نہیں

کیا ہی اور صوفیہ ادرسکمابین اصطلاحات ہی تو واضح ہو کہ نفی اور اثبات اور فنا
اور بقا کے حصول کی دو صورتین ہین ایک ازرو حالات اور واقعات کی اور ایک
بوجہ عشق اور محبت کی اگرچہ یہ بیان طویل ہی لیکن تہوڑا سا بطور نمونہ کی بیان کرتا
ہون شیخ صنعا کا نفی و اثبات بوجہ حالات اور واقعات کی تہا اور اوسمین کامل
تھے اور عشق و محبت سی بیخبر جب تہوڑی سی بو عشق کی اون کے دماغ مین پہونچی
پس اپنی آپ سے گذر گئی زنار باندہا اور خوک بانی اختیار کی بت کو سجدہ
کیا اسکا بیان منطق الطیر مین شرح ہی شیخ منصور کو فنا اور بقا کا مرتبہ ازراہ
حالات اور واقعات کی تہا عشق و محبت سی ذرہ اکو حاصل نہ تہا جب شمہ عشق و محبت سی اون کو بہرا تب بیخود ہوگئی
نعرہ انا الحق کا مارا حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اسرار الاولیا
مین فرماتے ہین کہ شیخ منصور کی ہمشیرہ رات کو صحرائے بغداد مین جایا کرتے
تہین اور طلب مولے مین مشغول رہتی تہین پہرتے وقت راہ مین ایک فرشتہ
عشق اور محبت کے اسرار کی شراب کا ایک قدح اون کو دیا کرتا تہا اوسکو
نوش فرماتی تہین اور بیخود نہین ہوتی تہین بلکہ ہل من مزید کی فریاد کرتی تہین اک
رات شیخ منصور بہی اون کے پیچھے چلے گئی پہرتے وقت حسب معمول اونکو پیالہ
ملا اور وہ نوش فرمانے لگین منصور چلا ای اے ہمشیرہ میرا حصہ چہوڑ دی بہن نی
فرمایا اے منصور اس شراب سی تو پی تو لیگا مگر تاب نہ لاسکیگا آخر کو شیخ منصور
نے بی اختیاری کی اور ایک قطرہ اوسمین سی پی لیا پہر جو حال اونکا ہوا مشہور ہو
ہی کہ کیا بے اختیار بان کین جب اون کا یہ حال ہوا تو اون کے ہمشیر نے فرمایا
اے نامرد تنگ حوصلہ مین تو ہر صبح کو ایک قدم اسرار الٰہی کا پیتی ہون اور بیخود نہین
ہوتی ہون بلکہ زیادہ کی خواہش رکہتی ہون اور تو ایک قطرہ مین بیخود ہوگیا اور انا الحق

کی برباد کرنے لگا کسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اگر راہ سالکی میں کسی مرید کو
حالات واقعات کے سبب سے عشق و محبت کی وجہ سے کوئی امر ظاہر ہوئی اور
کسی سے سرزد ہو کہ اوسکا اعتبار نہیں ہوا چاہیے کہ کتنے محقق تک ہیں کی راہ میں
سالکے ہیں آتی ہیں صاحب حوصلہ اوس کو پنہاں کرتے ہیں اور اوس کا
بیں کرتے ہیں اور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى کی صفت سے موصوف ہوتے ہیں
اور تنگ حوصلہ اوس کو ظاہر کرکے خلق کی گمراہی کے باعث ہوتے ہیں لیے
عوام الناس ان کی تقلید کرتے ہیں یہ گناہ اون کی گردن پر ہوتا ہے اور
یہ ہے کہ اسرار الٰہی کا اظہار کفر ہے حدیث میں آیا ہے افشاء سر الربوبیة
کفر اور کلمۂ حقیقی کو یہ کہ کسی کا احوال آیت اور حدیث اور سلف اور راشدین اور علما
مجتہدین کے قول سے ثابت اور متحقق ہو اور روئے عقائد شریعت کے اور
ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
سے یہی اشارہ ہے اور سوا اسکے گمراہی اور زندقہ ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کُلُّ حَقِيْقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيْعَةُ فَهُوَ زَنْدَقَةٌ یعنی راہ حق کے سالک ہم
لوگ اون حالات کے جو راہ طریقت میں گذرتے ہیں منکر نہیں مگر اتنا کہتے ہیں
کہ یہ احوال کاملوں کا نہیں ہے ناقصوں کا ہے ایسا حال اور واقعات اور اس طرح
کا عشق و عشق تو لڑکوں کو بھی حاصل ہوتا ہے اور شیطانی اور رحمانی بھی حالات
ہوتے ہیں ہمکو ایک عمر میں تجربہ ہوا ہے اور آخر کو تسلی حاصل ہوئی کہ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم خدا کی کرسی کی راہ ہو ارشاد ہوا کہ استغفار کرو [illegible] کل [illegible] خدا کی یہی راہ سے
اور [illegible] سال اور کسی [illegible] سمجھا [illegible] تفصیل مسرور [illegible]

دیر از جبان میا ہتا ہے کرتا ہی اور جو چیز پاتا ہی موںنہ مین ڈال لیتا ہی اور کہو کی
مان اوسکو پاک صاف کرتی رہتی ہی پہر جب کچہہ بڑا ہوتا ہی اور
ہوش آتا ہی تو ایسی باتون سے پشیمان ہوتا ہی کمتر گالیان بکتا ہے ا
بُرا بہلا زبان سے نکالتا ہے پہر جوانی مین بہی بعضی ناپسندیدہ کام جوانی
کی مستی مین کرتا ہے ان سب کا اعتبار نہین اسیطرح سالک مبتدی مثل
ایسے طفل کے ہے کہ ابتدا مین سوا ذکر موںنہ سے کچہہ نہین جانتا اور جو
چاہتا ہی کہاتا پیتا ہے اور برائی بہلائی مین فرق نہین کرتا ہے اور فاعل
حقیقی خدا کو جانتا ہے اور فاعل مختار بندہ کو نہین جانتا ہی اور سب کو
اپنے مان باپ گمان کرتا ہے ہمہ اوست تصور کرتا ہے اور ایک وجود خیال
کرتا ہے اور آشنا و بیگانہ اور کفر و اسلام کو بسبب بیخبری نفس کے ایک سطرح
کرتا ہی پہر جب بالغ ہوتا ہی یعنے آگے کو مراتب طے کرتا ہی تو رفتہ رفتہ
اوسکو عقل و تمیز آتی ہے اور اپنی خودی اور فاعل مختار ہونا اپنا
جانتا ہی جسطرح طفل شیرخوار کو بالغ ہونا بول اور غایط اور نجاستون
سے پاک کرتا ہے ایسے ہی اتباع حکم شریعت کا کہ حکم ماں کا رکہتا
ہے شرک خفی جیسا کہ بول و غایط اور آلودگی صعودی و مستودی اور غلطی
اور عصیان کی نجاست سے پاک کرتا ہے اور سب مضرات اور مہلکات
سے بچاتا ہے اور قرآن و حدیث کا شیر پلاتا ہی اور مسائل و عقائد
کے کپڑے پہناتا ہی عطائے شریعت کے یہ مسائل تھے جو مذکور ہوئے
وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ طالب کو چاہیئے
کہ طلب مولےٰ مین مستقیم رہے اور ایک لحظہ اوسکی یاد سے غافل



اور صحبت سے آزردہ نہ ہو بلکہ استقامت کیجیے نقل ہی کہ ذوالنون
مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے چالیس برس تک عبادت و ریاضت
کی کچھ بہی اثر برکت ظاہر نہ ہوئی تنگ ہو کے پیر سے عرض حال کیا کہ
میں اپنی ریاضت میں تقصیر نہیں کرتا ہوں لیکن یہ دولت ابھی عیاں نہ ہوا
شیخ نے فرمایا آج کھانا پیٹ بھر کے کھا اور بعد نماز عشا کے سو رہ اور
اگر صلح کے واسطے نہ آئیگا مارے عتاب کے راہ سے تو آئیگا
مرید نے ویسا ہی کیا کہ پیٹ بھر کے کھایا اور سو رہا ناگاہ جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ دوست
بعد سلام کے کہا ہے کہ وہ شخص نامحرم اور نامرد ہی کہ ہمارے
درگاہ میں اگر جلدی سیر ہو جائے اور ٹھہر نہ سکے اور صبر نہ کرے یہی ہوا ہی
کہ استقامت اصل کام کی ہے اگر سنگی تری ہماری در تو میں قبول ہوتی تو ہمکو
ہم توفیق طاعت کے نہ دیتے بندگی میں مضبوط رہنا کشف و کرامت ہی
بہتر ہے اور سلام ہمارا ذوالنون مصری سے کہہ کہ حسن نے کہا کہ وہ
صلح کی راہ سے نہیں آتا ہے تو عتاب کی راہ سے آئیگا ۔ نقل ہی
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عابد کو دیکھا کہ عبادت نہایت عاجزی
سے کرتا ہے فرمایا دعا مانگ جناب باری میں قبول ہوگی کہا شرم
آتی ہے کہ خدا سے مانگوں دے مجھے دولت ایماں کی اور توفیق عبادت
کی اور اوس پر استقامت کیا کم دی ہی کہ اوس سے اور مانگوں ۔

اٹھواں باب ۸ نبوت اور ولایت اور اوسکے احوال کے بیان میں

التقریر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف

ہین سب انبیا مرسل ورا ولوالعزم صلوات اللہ علیہم اجمعین سہرا ولوالعزم
ولوالعزم بہتر ہین مرسلین سے اور مرسلین بہتر ہین انبیا سے نبی وہ
ہین کہ اپنی امت کی ہدایت کیواسطی غیب سی آوازین سنین یا اون کو
الہام ہو یا خواب دیکہین اور کسی مرسل صاحب کتاب کی شریعت کے
تابع ہون جیسی حضرت یوشع علیہ السلام تابع تہی حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت کے اور حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام کی
شریعت کی اور مرسل وہ ہین جن پر وحی آئی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام
یا کسی اور فرشتہ کے اور اون کو الہام بہی ہوتا ہو اور خواب بہی دیکہتی
ہون اور اولوالعزم وہ جن کو یہ سب صفات حاصل ہون اور رسالت اور
حکم قتال اور جہاد کا بہی ہو کوئی ولی کامل و صدیق واصل نبی کی مرتبہ
کو نہین پہنچتا ہی اسواسطی کہ کسی نبی نے نبوت چالیس برس کی عمر سے
پہلے نہ پائی سوا حضرت عیسی علیہ السلام کے کہ وہ مادرزاد دولت
یافتہ تہے اور اس سبب سی چالیس برس کی نبوت ہوتی ہی کہ اس
چالیس برس مین حقیقت خیر و شر کی معلوم ہو جائی اور اطوار قلب کے اور احوال
روح اور تزکیہ نفس کا اور تصفیہ دلکا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہونچا ئین اور ستر
ہزار حجاب جو بندی اور خدا تعالے مین واقع ہین طی ہوجا ئین بموجب حدیث
شریف کے اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ وَّ ظُلْمَۃٍ
اور انبیا کو خوف خاتمہ کا نہتا اور گناہون سی معصوم تہی اگر کوئی بات سہو سی ظاہر ہوئی
اوسکو زلت یعنی لغزش کہتی ہین گناہ نہین کہتی ہین اور ولی کیواسطی عصمت گناہ
سے شرط نہین ہی اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہی اور ولی جبتک اتباع ظاہری او

سلہ تحقیق واسطی اللہ تعالے کے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے ہین ۱۲

باطنی نبی کی نہیں کریگا منتہی ہو گا پس تابع متبوع کو نہیں پہنچتا ہے
گو اوس سے عجائب و غرائب کشف و کرامت خوارق عادات ظاہر ہوں اور
حقیقت میں یہ بھی معجزہ نبی کا ہی اسواسطے کہ یہ ولی نبی کی ظاہر و باطن میں متابعت
کرتا ہی اور اگر نبی کی اتباع نہیں کرتا ہی اور اوس سے کچھ باتیں عجیب صادر ہوں
اوسکو استدراج کہتے ہیں جس طرح فرعون تھا اسیاسے جاہلوں ہیں
تک مجمرہ حرمت ظاہر و باطن کا کہ مراد شریعت اور طریقت ، اور حقیقت سے
ہی اسواسطے کیا کہ وہ اور اوسکی پیرو غلطی ہیں ، اگر ولی کوئی کام اسی عقل
سے کرے کہ نبی کے مخالف ہو وے اوسکو وسوسہ کہتے ہیں الہام نہیں
کہتے ہیں اور جو الہام اور وسوسہ قریب ہیں اسواسطے ولی غلطی ہیں پڑ جاتا
ہی نبی کا جواب اور الہام ملا ساک خدا تعالے کا الہام ہی اور نبی جو کام
کرتے ہیں وہ درست اور راست ہوتا ہی اور اوس کے تابعین لیعنی
امت کچھ اسطرح سست ہو جاتی ہی جو تابع نبی کی سنت سے انکار کرے
گمراہ ہو تا ہی اسواسطے کہ نبی علیہم السلام تجربہ کار ہیں اور ولی تابع
ولی کسی صحابہ کبار کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہی اسیا کے مرتبہ کو کیونکر پہونچے
اسواسطے کہ اولیا سے تصرفات ظاہری اور باطنی کے ایسی چیزیں ظہور
میں آتی ہیں کہ وہ حالتیں مبتدی اور متوسط کے ہوتے ہیں جیسا کہ ابتدا
میں حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا جو کوئی کام مبارک پر وسوسہ تھا اوسکا
سر دور الگ جاتا تھا اور بزرگوں کا ذکر کیا آخر میں کہ اوس حال کو لکھنے سے
سمجھ اور تھوڑا جب منتہی ہوئی تو تمام یہ کسب کے طور سے منع جاتے
پر سلتے تھے اور فرماتے تھے الہی عبد القادر عاصی کو کشف سچ ہے سنا

مقربین کو ہوئی بہت سے حیرانی	کہ جیا تھے ہین وہی خوف و رعب سلطانی

انبیا اور صحابہ سے کوئی حرکت کتاب اللہ اور حکم باری کے خلاف نہین ہوئی تہی اسواسطی کہ انکا حوصلہ مانند دریا کی تہا اور بہت کی اولیا چہوٹی نہر کیطرح ہین جسوقت نہر مین کچہہ بہی پانی زیادہ ہوکنارونسی باہر ہو جاتی ہے ف کسیکا شعر ہے

دل شور و نالی مین رہیگا مثل جو	از جنبش مانند دریا کر اسی مین جستجو

یعنی جسیطرح ان لوگ اولیا کا نہایت کا مرتبہ انبیا کا سرہی محبت اور معرفت اور توحید اور یقین کمہ سے اور قرب الٰہی اور مشاہدہ اور تجلیات الٰہی اور علم اور حلم اور عقل اور شجاعت اور سخاوت اور صفت در ان مین ارباب قلوب کے نزدیک یہ ٹہری ہوئی ہی کہ متبوع مثل بادشاہ کے ہین اور تابع مانند امرا اور وزرا اور لشکر کے بہلا یہ لوگ بادشاہ کی رتبہ کو کب پہنچتے ہین گو مال و دولت وجاہ و حشم بہت رکہتے ہون کہ یہ سب رتبہ بدولت بادشاہ کے ہی ایسی ہی حالات اور فتوحات ولی کے بطفیل معجزے نبی کے ہین اور یہہ جو فرمایا ہے اِنَّ بِدَایَۃَ الْاَوْلِیَاءِ نِہَایَۃُ الْاَنْبِیَاءِ نفی حکم الشرائع لَا فِی الْقُرْبِ وَالْمُشَاہَدَۃِ اسواسطی کہ نبی اپنی نبوت مین جن جن باتونپر مامور ہوئے ہین وہ ولی کو ایکبار عمل مین لانا چاہیے تب ولایت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین فرمایا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اس سے ثابت ہوا کہ جبتک ولی سب احکام قران اور شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کریگا ولایت اوس کو حاصل نہ ہوگی پس یہی معنی ہین بِدَایَۃُ الْاَوْلِیَاءِ نِہَایَۃُ الْاَنْبِیَاءِ کی پس نبی ولی سے بزرگ و افضل ہوئی ہر امر مین اگر ولی کی حوصلہ اور کمال مین نقصان نہ ہوتا تو تابع نبی

کا ہونا اور مقدمہ تابع ہونے میں بہتر ہوتا ہے اسواسطے کہ انبیا سے معجزے بعد تحدی کے ارادے سے ہے جو انبیا ہی سے ظاہر ہوتی تھے تاکہ وہ معجزے انبیا کی نبوت کی دلیل ہوں اور خلق ہدایت پاوے اور کرامت جو ہے سو ولی کی جو اس کا اور اسکی ریاضت کے نتیجے سے ظاہر ہوتے ہیں اگر ولی نے اپنی کرامت پر فخر کیا تو وہ استدراج ہوجاتا ہے اور اگر فخر نہ کیا تو صرف ایمان سے یقین حاصل ہوتا ہے اور حق تعالے کے قرب کی راہ پاتا ہے پس معجزہ ہی کا درجات کی نہایت ہے اسواسطے ہے اور کرامت ولی کی جو اس کی ہدایت ہے اسواسطے ہے جو مانع اوروں کے ہیں اور ولی تابع اپنا ہے اور وہ جو کہا ہے اَلْوِلَایَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ یعنی وَلَایَةُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ نُبُوَّةِ النَّبِیِّ لَا وَلَایَةُ الْوَلِیِّ سو اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہے نبوت سے نبی کی نہ یہ کہ ولایت ولی کی افضل ہے اسواسطے کہ ولی ایسی ہدایت کا آپ محتاج ہے اور جو سب خاتمہ کا رکھتا ہے اور ولایت نبی کی جو درجہ نہایت کا ہے اور جو سب خاتمہ ہے سے جو ہے ولایت نبی کی کمال کو پہونچی ہوئی اور نبوت یافتہ ہے اور ولایت ولی کی غیر کامل اور نبوت نہ پائی ہوئی ہے اسیواسطے وہ تابع نبی کا رہتا ہے پس ثابت ہے اولیا صحابہ کے رتبے کو اور صحابہ نبی کے رتبہ کو اور نبی پیغمبر مرسل کے مراتب کو اور مرسل اولوالعزم کے درجوں کو اور اولوالعزم جناب حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہنچتے ہیں اس سبب سے کہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور رسالت کی تعریف اور توصیف میں گونگ ہے اور آپ کو فضیلت اور کمال سب انبیا پر حاصل ہے اور حق تعالے نے آپ کی تعریف فرمائی کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ آپکی شان میں نازل ہے کوئی نبی جن وانس کی طرف مبعوث نہ ہوا اور مرتبہ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کو نہ پہونچا اور کوئی اب

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اور یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
کے شرف سے مشرف نہ ہوئے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور خَیْرُ الْقُرُوْنِ
قَرْنِیْ سے یہہ ہی اشارہ ہے حق تعالے نے سورۂ والعصر مین آپ کی
زمانہ کی قسم کہائی اور دوسری جگہہ فرمایا لَعَمْرُکَ یعنی اے محمد تیری زندگانی کی قسم
ہی حدیث مین آیا ہے کہ کوہ طور پر حق تعالے نے حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام
سے وصف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا موسی علیہ السلام نے عرض کیا
بارخدایا دوسری کی بات قرب کے وقت مین کیسے روا ہے آواز آئی ای موسیٰ
اگر تجہکو مین نے اپنا کلیم نہ کیا ہوتا تو تیرا نام پیغمبرون کے گروہ سے باہر کردیتا
بہت بڑی گستاخی تو نے کی اے موسیٰ تو میرا حبیب ہے اور وہ میرا حبیب حبیب اور محبوب مین
بڑا فرق ہے اس سے ثابت ہوا کہ مرتبہ محبوبیت کا سب مرتبون سے بلند تر ہے
خصوصًا مرتبہ خلت اور کلیمی سے موسی علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم ہوا فَاخْلَعْ
نَعْلَیْکَ یعنی جوتہ اوتار کے یہان آؤ اور حضرت کو شب معراج مین ارشاد
ہوا کہ نعلین سمیت آؤ کہ تمہاری نعلین کی گرد سے ہماری عرش کو تسکین ہو سبحان
اللہ کیا مرتبہ جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ کا تہا فرید الدین عطار اپنی کتاب

مین بیان فرماتی ہین مثنوی
جب کیا نعلین کو پاؤن سے دور
کب منع نعلین پانی راہ تہی
اونکی رتبہ کی نہایت ہے انتہا
دی منع نعلین اپنی پاس راہ
کی جناب حق تعالی نے دعا

طور پر موسیٰ جو جب بہرہ پائے
پاؤن سے سر تک ہوئے تہی غرق نور
در شب معراج شمس ذو الجلال
جا کر درگاہ پر لیلت تہا
حضرت موسیٰ نے جب دیکہا جلال
است اون کی کرہی ای اتبرا

فاخلع نعلیک اونکو ان خطاب
موسی عمران اگرچہ شاہ تہی
سنتی تہی آواز نعلین بلال
اونکو جا کر کی تو دیکہہ عز وجاہ
رکہتی ہین یہ قرب حق حضرت بلال
ایسی ہی بارہ پیمبر مرسلین

رکھتے تھے جو امیں کہ رب العالمیں	اب احد میں ہم ہوئیں ہمار	ہمکو حاصل ہوا یہ عروج تمام
گر نہ تھا یہ ان سبھوں کا مدعا	لیک عیسیٰ کو ملا یہ مرتبہ	فرمایا ہے جو حبیب اللہ

علیہ وسلم نے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ما نبی الا امتی جاننا چاہیے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر اور افضل اور سبکی اصل ہیں اسواسطے کہ تمام مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی سوال اگر کوئی کہے کہ حضرت کا نور اول اور آخر میں ظہور کیوں ہوا جواب جب کوئی اوستاد نہیں کہ جاننے کا قصد کرتا ہے تو پہلے مکانوں کی طیاری اور آرایش ہوتی ہے پھر امرا اور وزرا آتے ہیں پھر بادشاہ رونق بخش ہوتا ہے ایسے ہی حق تعالے نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا کہ ان سب سے بندوبست اور زینت آسمانوں کی ہوئی پھر جن پیدا کیے کہ زمین کو درست کریں پھر حضرت آدم اور اور پیغمبروں کو علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام بعد اسکے حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب انبیا کے بادشاہ ہیں رونق بخش ہوئے حضرت شیخ نجم الدین رازی مرصاد العباد میں فرماتے ہیں کہ معرفت حق تعالے کی حضرت آدم علیہ السلام میں مانند دانہ گندم کی تھی اور پیغمبروں کے زمانہ میں مثل آٹے کے ہوئی اور ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں روٹی طیار کہ اس سے زیادہ اور ہو نہیں سکتا ہے قیامت تک یا جیسے پھول کا درخت کہ اول بیج بویا گیا پھر شاخ و برگ طیار ہوئے پھر پھول لگا پھر آخر میں میوہ لگا اسیطرح معرفت اور انبیا علیہم السلام کی وقت میں لگی اور پھولی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اوسکا میوہ لگا پوشیدہ نہیں کہ بعد انبیا کے افضل اور اشرف حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ العالمین ہیں اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ ہیں [illegible]

بعد اون کے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سید العارفین ہین
اور بعد اون کے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سید المجاہدین ہین
اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین تمام اولیا ہر امت اور صدیقون اور شہیدون
اور صلحا سے بہتر ہین گو اون سے کشف و کرامت اور خرق عادت اور عجائب
اور غرائب ظاہر نہ ہوئے ہون **نقل** ہے حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے
پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کشف و کرامت ظاہر
ہوا اور اولیا امت اور صلحا سے ظاہر ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے فرمایا اصحاب
کا ایمان کامل تھا کشف و کرامت کی کچھ حاجت اون کو نہ تھی اور اورونکا ایمان ضعیف
تھا اور کشف و کرامت سے اون کو قوت ہوتی تھی اسواسطے وہ اسکی محتاج تھے
ورنہ اون کے ایمان مین خلل آجاتا اور صحابہ کے وقت مین وحی اترتی
تھی اور ذات پاک حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشوا
کی موجود تھے بزرگون نے فرمایا ہے کہ عالم دو ہین ایک عالم
کبیر ہے اور ایک عالم صغیر ہے عالم کبیر سوا ہے عرش و کرسی
لوح و قلم آسمانون اور زمینون کے اور وہ عالم مقام ہے علم
اللہ اور توحید حقیقی اور تجلیات اور مشاہدات الہی و قرب
اور رضا حق تعالے کا اور عالم صغیر ہی عرش سے تحت الثریٰ
تک ہے سمجھو اور سیر صحابہ کے عالم کبیر مین تھے نہ عالم
صغیر مین اسواسطے کہ صرف عالم صغیر کی سیر سے اون
کو کچھ فائدہ نہ تھا جس شخص کو آسمان زمین کی سیر و گشت
کی رغبت ہو اوس نے اپنی عمر ضائع کی اسوجہ سے کہ حضرت

اسرافیل علیہ السلام صور منہ میں لئے منتظر حکم کے ہیں کہ ثم ما لم
ہو کہ سب کو درہم برہم کر دوں پس ثانی کی سمجھ اور سیر
بہبود دستے خواہ اپنی خواہش سے ہو خواہ بے خواہش حاصل
ہو سر ایا اللہ تعالے نے اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاَنْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ
قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ یعنی یاد ہو وہ اس عظمت اور بزرگی اور عجائب اور غرائب
کے پیدا ہو جائیں گے پس مقصود حق تعالے کی رضا ہے ۵

دولت سے اس سرا کی تری شناہت ہی	اور راہ اس جہاں کی نعمت تیری لقا ہے

اس سبب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب
سب اولیا سے بہتر ہیں جمہور علما اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت
امام اعظم اور اویس قرنی رحمہما اللہ تعالے خیر التابعین ہیں پس جس شخص
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایکبار دیکھا اور ان کے فرمانے پر
عمل کیا وہ امام اعظم اور اویس قرنی سے بہتر ہیں اور اس میں ایک
نکتہ ہے کہ جو کوئی حضرت رسالت پناہ کی وقت میں نافرمانی کرتا تھا
کافر ہو جاتا تھا اور اگر ظاہر میں فرمان بردار اور باطن میں کراہت رکھتا تھا تو وہ
منافق ہوتا تھا اور بعد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف
بہت کام کئے جاتے ہیں اور کفر نہیں ہوتا سنت کے انکار میں البتہ کفر
ہوتا ہے اس سبب سے اصحاب سب اولیاء امت سے بہتر ہیں کہ انکا
مقصد ظاہر و باطن میں طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رضا انکی تھی اور
نہایت کرامتیں حاصل ہوا اور اس زمانہ میں ہر امر میں کثرت النفس کی [illegible]

ہویا بالستی یہہ بات بلاشک خلافت رسول علیہ السلام کے ہی جس طرح جہاد
اُنیو اسطے مردانگی لازم ہی اور بابہر جب اوسی دعوی کرتین مردانگی اور نامردی
برابر ہے یہی نسبت ہی اصحاب کبار اولیاء دن سے جیر ہین اصحاب رضی اللہ
عنہم ایسے دلاور تہی کہ خدا و رسول کی بہی اطاعت کرتے تہی اور بار
عیال اور طلب زرق حلال بہی رکہتے تہی اور غزا ظاہری کا فرون سے
اور باطن کی نفس و شیطان سی کرتے تہی اور فقر و فاقہ اور رات کو تنہائی کی
عبادت پسند تہی اور اولیاء امت کو یہ سب باتین میسر نہین رسول المقبول
علیہ السلام کی متابعت ظاہری و باطنی مین عاجز تہی چہا نہیے کہ جو شخص
اسواسطی بندگی کرے کہ مجکو کشف و کرامت اور خرق عادت اور سیر آسمان
و زمین کی حاصل ہو تو وہ شخص عابد اونہین چیزون کا ہی عابد حق کا نہین
ہی اپنی عمر مفت مین ضائع کی اس واسطے کہ یہ سب باتین نفس کی خواہش
سی ہین حق تعالے کی رضامندی کیواسطے نہین اور اللہ تعالے ا
سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ
او طلب حق اور غرض اوسپر روشن ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِاَجْرِہٖ فَھُوَ شَرِیْکٌ فِی الْبَارِ یعنے طاعت
بامید جزا کے شرک خفی ہی اور طاعت واسطی غیر خدا اسکے تمام نفی ہے
بندگی کی مزد دوری لینا مزدورونکا کام ہی خاصونکا عبادت سی مقصود حق
تعالے ہی طالب کو چاہئی کہ خدا تعالی کی رضا اور لقا کا طالب ہو اور
یہ دونو باتین عبادت مین مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہین فَاسْتَقِمْ
کَمَا اُمِرْتَ سے یہی مطلب ہی فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے

الاستقامة افضل من حصول الكرامة اور محققین نے بھی فرمایا ہے
استقامت کو طلب کر اور کرامت طلب مت کر اس واسطے کہ حق
تعالیٰ ہمسے استقامت چاہتا ہی اور نفس کرامت کا خواہاں ہی اللہ تعالیٰ چاہتا ہی کہ وہ مطلوب حاصل کرے
وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ اور خواہش نفس کی ضد حق تعالے ہے کہ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اللہ تعالے کا خواہاں اولیاء اور انبیاء علیہم السلام ہی
سو ہمیشہ یہی کہتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
سو یہی مراد ہے بغیر عبادت اور جہد کی حاصل کیے دوسری میں ایک
پہر جب اوسکو واسطے طلب کریں اسکو سلوک کہتے ہیں یاد کرو ولی آدم کو
اسمیں سے عبارت ہے دوسری یہ کہ خدا اوسکو اپنے واسطے طلب کرے اور اوسکو جذب کہتے ہیں
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ سے یہی اشارت ہے جو شخص خدا اوسکو اپنے واسطے طلب کرتا ہی
اوسکا ایسا حال ہے کہ ربع دنیا میں اوسکو ایک مرتبہ انسیت حاصل ہوتی ہے
موجب حضرت الجنید کی یہ نقل ہی کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ رکوع ملا
میں دعا کرتے تھی کہ الٰہی تو مجھے روٹی دے سالہا ہی جماعت کرنی علامت اور دعا
جب مرتے تھے اسواسطے کہ دنیا میں ایسا رہا ہی کہ تشنہ ہو کہ بغیر جیسا کہ وہ معلوم نہیں
ہوتا ہے سو کوئی لذت نہ سمجھی • دوستو بہتر اور اسمجھ کر فرمایا حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّلَامُ يَا اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فرمایا اسنے اَلسَّلَامُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ
ثُمَّ الْاَوْلِيَاءِ ثُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور یہ فرمایا کہ مَآ اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَآ اُوْذِيْتُ
مراد الٰہی اسی ہے اس واسطے کہ جیسی حضرت سب بلیوں پر سے ہی
اول کی اور انکی محبت الٰہی میں سب سے بڑے تھے اور فرمایا اللہ تعالے نے
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ

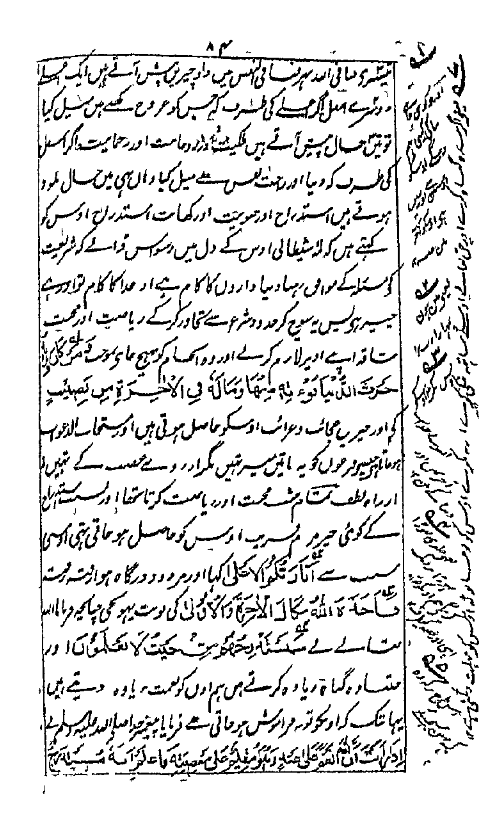
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ

نوان باب ۹ کرامت اور کہانت اور استدراج اور جنونیت کے بیان مین

العینیر یہ اللہ تعالے نے ہر شخص کے دلمین دو چیزین رکہین ہین ایک روح ایک نفس موکل روح کا ایک فرشتہ ہی اوسکو لمہ ملکی کہتے ہین وہ اوراہ الہام کے طاعت اور ریاضت عبادت اور حسنات کیطرف رجوع کرتا ہے اور موکل نفس کا شیطان ہی اوس کو لمہ شیطانی کہتے ہین وہ رغبت دلاتا ہی غفلت اور عصیان اور بدعت اور ضلالت کیطرف فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ قَرِیْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنَہٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِیَّایَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ پس اگر شیطان اسلام نہین لاتا ہی کافر رہتا ہی نفس بہی ویسا ہی رہتا ہی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّفْسُ ھُوَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ یَاتِیْ

اے دل تو کبہی مطیع حق بار نہوا	اور اپنے گناہ سے پشیمان نہوا
تا صنم و فقیہ و مفتی بے سمنا	سب کچہہ تو ہوا مگر مسلمان نہوا

الصنا الہوا ءابغض الٰہ ہے عبد الاالٰہ بسنرمایا اللہ تعالے نے اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ھَوَاہُ او بیچارہ غفلت سے جانتا ہی کہ مین بندہ خدا کا ہون مگر خاطر مین تری رنبہ ہے جو جیز کہ موجود • دارین مین وہ شی ہے تیری مونس و معبود فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا شَغَلَکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ الغرض جب سالک وادی السیر القت مین آتا ہی تین میدان اوسکو آگے آتے ہین ایک فنا فی النفس دوسری فنا فی الروح



تیسرے معانی اللہ سبحانہ کی نفس میں دو چیزیں پیش آتے ہیں ایک پہلے
دوسرے اصل اگر پہلے کی طرف کہ جس کو عروج کہتے ہیں میل کیا
تو تین حال پیش آتے ہیں ملکیت و وجاہت اور حمایت اگر اصل
کی طرف کر دیا اور راحت نفس سے میل کیا وہاں ہی تین حال موجود
ہوتے ہیں استدراج اور عمومیت اور کرامات استدراج اوس کو
کہتے ہیں کہ لمہ شیطانی اوس کے دل میں وسواس ڈالے کہ شریعت
کو مسئلہ کے موافق رہبانیت داروں کا کام ہے اور خدا کا کلام تو اور ہے
جیسے ہوس یہ سمجھ کر حدود شرع سے تجاوز کر کے ریاضت اور محنت
شاقہ اپنے اوپر لازم کر لے اور وہ احکام کہ جو ماہی موجب من کان یرید
حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب
کی اور جیسے عجائب و غرائب اوسکو حاصل ہوتی ہیں اور مستجاب الدعوات
ہوتا ہے جیسے فرعون کو یہ باتیں میسر تھیں مگر اور وے حقیقت سے تھیں
اور باوجود لطف تمام مشقت محنت اور ریاضت کرتا تھا اور استدراج
سے کوئی چیز میسر ... اوس کو حاصل ہو جاتی تھی اوسی
سبب سے انا ربکم الاعلی کہا اور مردود درگاہ ہوا ...
فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولی کی نوبت پہونچی چنانچہ فرمایا اللہ
تعالی نے سنستدرجہم من حیث لا یعلمون اور
جتنا وہ گناہ زیادہ کرتے ہیں ہم اون کو نعمت زیادہ دیتے ہیں
یہاں تک کہ اوسکو توبہ فراموش ہو جاتی ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اذا رأیت ان اللہ ینعم علی عبدہ وہو مقیم علی معصیتہ فاعلم انہ مستدرج

یعنی اللہ تعالے نے اوس کو ڈھیل دی ہے کہ اور وہ گناہ میں ڈوبے
تو اور زیادہ عذاب کا مستحق ہو اور اگر اوسکو بسبب گناہ کے جلد تنبیہ کرے
اور پکڑے اسواسطے کہ وہ بندہ توبہ کرے تو جانو کہ یہ عنایت ایزدی ہی حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی مَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ فَلَهُ فِي الْآخِرَةِ
وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ خَيْرٍ فَجَزَاهُ فِي الدُّنْيَا بِاَنْ يَدْفَعَ عَنْهُ الْبَلَاءَ وَيُوَسِّعَ
عَلَيْهِ فِي الرِّزْقِ وَمَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَرٍّ فَجَزَاهُ فِي الدُّنْيَا الْاَمْرَاضُ وَالضِّيقُ
فِي الْمَعِيشَةِ وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ شَرٍّ فَجَزَاهُ فِي الْآخِرَةِ جانا چاہئے کہ جو
شخص ریاضت اور محنت واسطے خواہش نفس اور دنیا کے راحت کی کرتا ہے
اور اوس سے عجائب اور غرائب چیزیں ظاہر ہوں بوجہ خرق عادت کے
وہ استدراج ہے اور پہچان استدراج کی یہ ہے کہ اوسکی آنکہ اپنی نفس
کے عیب کے دیکھنے سے اندہی ہوتی ہی فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَعْمَاهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ
بِعَبْدٍ خَيْرًا بَصَّرَهُ بِعُيُوبِ نَفْسِهِ معلوم ہوا کہ اپنی عیبوں
کو نہ دیکہنا خدا کی درگاہ سے مردود ہونے کی نشانی ہے
جیسا فرعون کہ باوجودیکہ اوس کو برص کی بیماری تہی اور
تام دہتا اور سر پر سینگ رکہتا تہا اور اپنے عیب بموجب
بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ کے جانتا تہا لیکن
بسبب انانیت کے عیوب نفس سے اوس کی آنکہیں کو تہیں
معلوم ہوا کہ جسکو دعوے انانیت کا ہوتا ہے اوس کی آنکہیں نفس کے
عیوب دیکہنے سے اندہی ہوتی ہیں جیسی ہی عبادت وریاضت

گویا ہو لیکن جو دستاس نہیں ہوئیگا اور علم اللہ کا کہ جس کو خود شناسی اور خدا شناسی کہتے ہیں حاصل ہو گا اور بیدار ہو اور اسکا زیادہ ہوگا اور خدا کا دشمن ہوگا مصداق اسکا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا اور اس بیدار و مغرور میں آمدنیت زوال ایمان یا موت کا ہوتا ہی موافق حدیث مَنْ تَرَقّٰى بِلَا عِلْمٍ حَتّٰى مَاتَ كَافِرًا یہاں علم سے مراد علم اللہ کا ہی جس کو خود شناسی اور خدا شناسی کہتے ہیں اور یہ ہی نتیجہ سعادت کا ہی اور رو ی متابعت سید صلے اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور اعمادیں اور جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو کر عبادت کرتا ہی محنت سے سرسب حیرت انگیز بوجہ استدراج کے ظاہر ہوا کرتی ہیں اور مستجاب الدعوات بھی مثل ہرون کی ہو جاتا ہی اور جو کچھ خدا سے چاہتا ہی حاصل ہوتا ہی یہ سب خرابی ایک کا ہر وصف ہی اسکو رحمت سمجھے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا بَعَثَ إِلَيْهِ مَلَكًا فَقَالَ طَاهِرْ عَلَيْهِ بِحَقِّي فَإِنِّي أَبْغَضُهُ وَأُبْغِضُ صَوْتَهُ وَأُبْغِضُ أَنْ يَسْأَلَنِي بَلْ عَوْنِي وَإِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا بَعَثَ إِلَيْهِ مَلَكًا فَقَالَ سَلِّطْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ صَوْتَهُ وَأُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَنِي بَلْ عَوْنِي الحاصل جو سیر کہ استدراج کے رو سے حاصل ہوتی ہے اوس سے ایک بڑا غرور پیدا ہوتا ہے سوال عبادت تاقہ سے ضعیف بدن ہو جاتا ہے جواب یہہ بات شرع کے خلاف ہی اسواسطے کہ حفاظت جسم کی اور صحیح سالم رکھنا فرض اور دین میں بہتر ہے فرمایا رسول علیہ السلام نے

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ
خَیْرٌ مِنْ عِلْمِ الْاَدْیَانِ اسو اسطے علم بدن کو بہتر کہا کہ صحت بدن سے
دین حاصل ہوگا اور جب بدن ضعیف ہوا دین اور عبادت بات سے گیا
بندگی کیسی ہو سکے گی حدیث مین ہو کہ ایکمرد حضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کی خدمت مین گیا اور عرض کیا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھتا ہون
اور گوشت اور شیرینی وغیرہ کہانا مین نے سب ترک کیا حضرت نے
فرمایا کہ مین تو کبھی کہاتا ہون اور کبھی روزہ رکھتا ہون اور گوشت
اور شیرینی بھی کہاتا ہون جو شخص میری متابعت نہ کرے وہ مجھہ سے نہین
اسواسطے کہ گوشت اور شیرینی طبیعت کی حفاظت کیواسطے ہے نہ واسطے
حظ النفس کے اس سے ذکا طبیعت اور ذہن کی اور قوت دل کی ہی
چنانچہ مشہور کو آدمی کی شناخت تعالے فی فرمایا ہو اور گوشت کا بھی
یہہ ہی حکم ہو فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے عَلَیْکُمْ بِاللَّحْمِ فَاِنَّهٗ یُحْسِنُ الْخُلْقَ
وَالْخَلْقَ وَمَنْ تَرَکَهٗ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا اور فرمایا اَکْلُ الْعَسَلِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ
دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ اور فرمایا مَنْ اَکَلَ الْبَیْضَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا زِیْدَتْ قُوَّتُهٗ وَیَذْهَبُ
ضُعْفُهٗ وَاَعْطَی اللّٰهُ لَهٗ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً وَلَمْ کَانَتْ زَوْجَتُهٗ عَقِیْمَةً
شمائل النبی کی شرح مین مرقوم ہے کہ گوشت سے نفرت نکرے
مگر بیمار اور گوشت اہل جنت کیواسطے سید الطعام ہوگا جنت
مین علے ابن ماجہ وغیرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اَللَّحْمُ هُوَ سَیِّدُ الطَّعَامِ لِاَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
عَنْ سَمْعَانَ رض سَمِعْتُ حُکَمَاءَنَا یَقُوْلُوْنَ کَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحم وھو یزید فی السمع و
ھو سید الطعام فی الدنیا والآخرۃ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہے اللحم ینبت اللحم ویحسن الخلق ومن ترکہ اربعین
یوما ساء خلقہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گوشت
کے کھانے سے عقل زیادہ ہوتی ہے اور نہ کھانے سے گھٹتی
ہے حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کچھ ہول قیامت کا احوال بیان فرماتے تھے حضرت صدیق اکبر و
علی مرتضی اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان رضی اللہ عنہم سب
حضرت عثمان بن مظعون کے گھر میں جمع ہوکے اس بات پر اتفاق
کیا اور قسم کھائی کہ باقی عمر دن کو روزہ رکھیں اور تمام رات بندگی کریں
اور نہ بچھونے پر سوئیں اور گوشت اور شیرینی اور روغن نہ کھائیں اور عورتوں کے
پاس نہ جائیں اور خوشبو نہ لگائیں ترک کر کے کملی اوڑھ کے جہان کی سیاحت
کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی فرمایا کہ جو کچھ تم نے سمجھا
ہے ہم اس بات پر مامور نہیں ہیں نفس کا تم پر حق ہے روزہ بھی رکھو
اور افطار بھی کرو اور رات کو جاگو اور سوؤ بھی شیرینی اور روغن کھاؤ
یہی الفت نفس کی خوشی سے دور ہو اور عورتوں کو حلال جانو فمن رغب
عن سنتی فلیس منی اور یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین
آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان
اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واتقوا اللہ
الذی انتم بہ مومنون ﴿۵﴾ ایسا چیکار اگر جاننے سے بیان

امر حق کو تو سجا لا ہے زمان نا آلعیشر نیز آدمی ریاضت مجاہدہ ہی آ ذ کار اشتغال
ترک اخلاق ذمیمہ سے صفت ملکیت حاصل کر سکتا ہی اور جن کو یہ صفت حاصل ہوتی
ہے انکو رجال الغیب کہتے ہین اور اون کے مرتبے علیحدہ علیحدہ ہین جیسے ابطال
اور ابدال اور اوتاد اور سیاح اور غوث اور قطب اور قطب الاقطاب
بعضی بزرگ فرماتے ہین کہ ہر شہر مین ایک قطب ہوتا ہی اور قطب الاقطاب
سب کا قطب یہہ سب دنیا کے نگہبان ہین مگر نبوت کے مرتبے کو نہین پہونچ
سکتے ہین اسواسطے کہ سب پیغمبرون کے زمانہ مین ہوتے چلے آئے ہین
چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین حضرت
خواجہ اویس قرنی قطب تھے اور یہ اونے مرتبہ نبوت کا ہی جس طرح ملائکہ مقربین
کو خدمتین جناب باری سے سپرد ہین چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام
کو خدمت وحی کی اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو پانی برسانے کی اور حضرت
عزرائیل علیہ السلام کو خدمت قبض ارواح کی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام
کو خدمت صور کی ایسی ہی رجال الغیب بھی انتظام عالم کیواسطے مامور ہین
کوئی بادشاہ اور نائب کی طرح کوئی مثل شحنہ وکوتوال کے کوئی مانند تابعداران
اور محافظان شہر کے جو کوئی مرتبہ ملکیت سے بڑہتا ہی تو وہ مقام روحانیت
کو پہونچتا ہی اور روحانیت سے مقام رحمانیت مین پہنچکر خلیفہ حق ہوتا ہی
اور غیاث و مدعالم کا خدا کے حکم سے رجال الغیب سے پوچھا جاتا ہے
مشرح ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے باب پنجم ۵ مین گور ہوئی
وہان دیکھنا چاہئے نقل ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی خلیفہ خواجہ علاؤالدین عطار سے ایک روز فرمایا کہ مجھکو اللہ

تعالے نے مرتبہ خلعت میں مخیر کیا تو چاہوں تو اختیار کردں یہی اختیار کیا
اگر تمکو بھی ان امور میں اختیار دیں تو بہتر یہی ہے کہ اختیار نہ کرو اگر دیں جبرئیل اور
صفوت آدم اور خلت ابراہیم اور شوق موسی اور طہارت عیسیٰ اور محبت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین
تمکو دیں ہرگز راضی نہو جیو اور ہمت کو بلند رکھیو جس جگہ طرف سر جھکاؤ گے
سرسبز ہو گے اسکے سوا کہ تمام مطلوبوں کو حاصل کرنیکو وسیلے ہیں یہی مطلوب ہے کیس بٹکا ہو کہ کیا کو عین مطلوب
جانا مناسب تھا کہ ہی فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ لِقَاءَهٗ فَهُوَ شَرِيكٌ بِالنَّادِيْ مطلب یہ کہ اللہ سے محبت کرے
اللہ ہی کے واسطے ایسی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ
فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے
تمام ملک مذہب کے تابع تھے اور اون کی اجتہاد پر عمل کرتے تھے تابع
متبوع سے بہتر نہیں ہوسکتا مثل حضرت امام اعظم اور حضرت خواجہ اویس
قرنی خیر التابعین ہیں جسنے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
انکھوں دیکھا اور آپ کی رائے پر عمل کیا وہ شخص ان دونو صاحب سے
بہتر ہے اور اولیائے امت اور قطب وغیرہ سے اصحاب بہتر ہیں اور صحابہ سے
انبیا اور انبیا سے رسل اور رسل سے اولوالعزم اور اولوالعزم سے حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ کسی مرتبہ کو حق تعالیٰ نے
وہ نسبت دی ہے کہ اسکو نہیں دی ہے جیسا کہ حضرت جبرئیل کی آواز
سے حضرت شعیب علیہ السلام کی امت خراب ہوئی اور زمین حضرت
لوط علیہ السلام کی امت کے زیر و زبر ہوئی لیکن وہ پیغمبروں سے

افضل نہین اگرچہ حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام اس امر مین عاجز تھے
ایسے ہی اگر حق تعالے آدمیون مین سے کسی آدمی کو کہ قطب ہو کسی
قسم کی قوت اور قدرت دی دے اصحاب اور تابعین اور دوازدہ امام اور مجتہدون
سے بہتر نہ ہوگا منکر نکیر کہ دنیا کے مُردون کی خبر رکھتے ہین اور شیطان
کہ احوال عالم سے اوسکو خبر رہتی ہی اسکا کیا اعتبار اور قطبون کو سبب حصول
حالت رحمانی کے احوال عالم کی خبر رہتی ہی اور حکم الٰہی سے تمام جہان کے
کامونکا انتظام اور بندوبست کرتے ہین یہ کوئی تعجب کی بات نہین اس
واسطے کہ یہ مقام نہایت مقام ملکیت کا ہی اور تفرقہ نورانیت اور اوسکی
نور در نور کا ہی اور اوسکا نور خدا کے نور کا حجاب ہوتا ہی اور روحانیت
اور رحمانیت کہ جس مین اللہ کا علم اور مشاہدہ اور تجلیات جمع در جمیع ہی
اور نور اللہ کا بیچ نور اللہ کے ہے مثال اسکے جیسے بہشت مین حور اور قصور
اور انہار اور اشجار وغیرہ کہ سب نور مین پس وہ نور اللہ کے نور کا حجاب
ہوتا ہی چنانچہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسی موقع مین اَلدُّنْیَا حَرَامٌ[1]
عَلٰی اَھْلِ الْاٰخِرَۃِ وَالْاٰخِرَۃُ حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا وَھُمَا حَرَامَانِ عَلٰی اَھْلِ اللّٰہِ
ایضًا حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ[2] سوال ملکیت کہ خود نور ہے
خدا کے نور کا کیسے حجاب ہو سکتا ہی جواب کسی فرشتے علوی یا سفلی
کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوا مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
ایک بار سو قیاس کرنا چاہیے کہ روحانیت اور رحمانیت سے ملکیت بہتر
نہین ہے اگر بہتر ہوتی تو حضرت خواجہ خضر اور حضرت الیاس
علیہما السلام کہ وقت کے پیغمبر تھے قطب ہوتے قیامت کے دن تک

[1] دنیا حرام ہو واسطے آخرت والوں کے اور آخرت حرام ہو دنیا والوں پر اور دونوں حرام ہیں اللہ والوں پر

[2] نیکیاں نیک لوگوں کی برائیاں ہیں مقربوں کی

جیسے مرتبہ نبوت کا ایک ہی لیکن مراتب میں فرق ہی بموجب آیہ شریف تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ اور تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ایسے ہی ولایت ایک ہی اور درجے اوسکے متفاوت لیکن مرتبہ قطبیت کا اوسط مرتبہ ولایت کا ہی اور انتہا ولایت کی منتہی جانتے ہیں اس کی شرح طویل ہی سمجھ کے واسطے اسقدر کافی ہی کہ حاصل عالم ناسوت کی سیر اور اوسکی حقیقت کا دریافت کرنا اور اوسپر متصرف ہونا چہوٹی بات ہی بلکہ علم اور سیر میں دریاں اور لوح محفوظ کی کہ عالم صغیر اور علم مخلوق سے ہے خالق کے علم سے دوری ہی یعنی طالب کا مقصود ہونا طرف دریافت کرنے حالات اور واقعات آسمانوں کی اور لوح محفوظ وغیرہ کے کہ یہ سب بیدہ ہیں بیفائدہ اور بیہودہ ہی سیر عالم کبیر کی ہی کہ مراد علم اللہ اور توحید اور مشاہدہ اور تجلیات اور سیر الی اللہ اور مع اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور باللہ سے ہی یہاں اوسکا دراسے سارا الماوری میں ہم نے لکہا ہی یہاں اسیقدر اکتفا ہی عالم ناسوت کی سیر اور تصرف اس عالم پر کہ قطب کیواسطے حاصل ہوتی ہی سیر عالم ملکوت و جبروت و لاہوت سے نیچے کا درجہ ہی معتبر یہاں صدا اسطرف متوجہ نہیں ہوتے اسواسطے کہ تیلیان کو بہی عالم اور اس عالم کی سیر اور اوس میں تصرف حاصل ہی بلکہ جن و انسان کے دلوں کی خبر رکہتا ہے اور آدمیوں کے جسم کے اندر دوڑتا پہرتا ہی چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ تو اس صورت میں عالم

ناسوت کے حلم اور سیر اور تصرف کا کیا اختیار چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین منافق بہت بغاوت ہی لیکن پیغمبر ہی نماز مین
سے تھے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم دل
سے ادہر رکہتے تھے اون کی طرف متوجہ نہین ہوتے تہی اگر ہوتے تو خدا
سے الگ رہتی نماز مین نقصان ہوتا اسواسطے کہ الصلوٰۃ معراج المؤمنین اور معراج مین
غیر کے خبر رکہنا حرام ہی اور آدمیون کے دل کی خبر رکہنا خدا تعالے کیطرف
سے موںہ پہیرنا ہی اور عالم کبیر کا نقصان کرتا ہی جسطرح ظاہر کا منہ کعبے کی
طرف سے پہیرنا نماز کو فاسد کرتا ہے ایسے ہی باطن کا موںہ پہیرنا خدا تعالی کی
طرف سے مقربان درگاہ کی نماز فاسد کرتا ہی حدیث مین ہی کہ ایک روز
حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اونٹ خاص لشکر مین سے
گم گیا ہرچند ڈہونڈہا نہ پایا اور وہ لشکر کے پاس ایک ببول کے درخت
کے نیچے بیٹہا تہا جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اوسکی
خبر دی تب معلوم ہوا قیاس کیا چاہی کہ اگر سیر عالم ناسوت کی بہتر ہوتی
تو حضرت اور صحابہ کرام اختیار کرتے سیر عالم ناسوت دل کو خراب اور تفرقہ
پیدا کرتی ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے لشکر مین ایک اونٹ مست ہو گیا تہا حضرت تجدید وضو
کے واسطے اٹہے تہی کہ وہ اونٹ حضرت کا دفعتاً چہوٹ گیا اور ایک
شور لشکر مین پڑا اونٹ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے
چلا جاتا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے کنارہ فرماتے تہے
وہ جناب پاک ہی کی طرف چلا آتا تہا زیادہ شور اور حضور اصحابیون مین پایا

نماز معراج مومن کی ہے

ہو اسوقت وہ وارث مرد یک ہو کر حضرت کے سامنے سر جھکا کے کھڑا ہو
گیا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں
سست ہوتا ہوں فرمایا بیان کر اوسنے کہا کہ حضرت مجھ پر سواری نہیں
فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں سست ہوجاتا ہوں اگر آپ ایکبار
بھی مجھ پر سوار ہوں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہرگز سست نہوں اور یہ بھی
حدیث میں آتا ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
پر تہمت لگائی تھی کہ لائق بیان کے نہیں ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کا دل اون باتوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کشیدہ ہوا اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا اوس سے بے خبر اور مضطر تھیں جب اٹھارہ آیتیں اونکی
پاکی اور اظہار عصمت میں حق تعالے نے بھیجیں تب خاطر مبارک رسالت
پناہ کی جمع ہوئی کہ جھوٹ تھا تو معلوم ہوا کہ عالم ناسوت کی غیب دانی
حضور قلب کی مجبوری ہے جو پاک کامت ہے اوس سے حاصل نہیں ہوتا ہے
فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي
خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي
مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ یعنے اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہدو اون لوگوں سے کہ میں نہیں کہتا ہوں
کہ میرے پاس خزانے ہیں اللہ تعالے کا جو روئے زمین پر ہے کہ تم جو چاہو
سو میں لادوں اور میں غیب کی بات جو تمہارے یا غیر کے دلمیں ہے نہیں جانتا ہوں
اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں کہ قوت ملکی سے جو چاہوں سو کر دوں
میں تو تمہاری طرح ایک آدمی ہوں لیکن ایسا ہے کہ جو خدا کا حکم میری

طرف ہوتا ہی اوسکی متابعت کرتا ہون حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت نوح علیہ السلام سے کافرون نے کہا کہ جو لوگ تمہارے ایمان لائے ہین ظاہر مین
لائے ہین دل سے نہین لائے ہین آپ نے فرمایا ہمارا
عمل ظاہر پر ہے باطن کا علم اللہ کو ہے فرمایا اللہ تعالے نے
اَللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ یعنی حضرت نوح
علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے ان کے دلون کے صدق و اخلاص
کا حال خوب جانتا ہی اگر مین کچھ حکم کرون کہ ان کے باطن کا یہ حال ہی
تو اوس وقت مین ظالم ہون اسواسطے کہ انبیا کو حکم ظاہر کا ہے
کچھ باطن کے معلوم کرنیکا حکم نہین ہی اگر غیب دانی بہتر ہوتی
تو انبیا کو ہوتی تحفہ نہ ہے کہ اگر کسیکو مقام علم ناسوت کا
حاصل ہو اوسکو چاہئے کہ شیطانیت اور رحمانیت کا
فرق جانے اور دونون تمیز رکہے صورت مین دونو حال
مشابہ ایک دوسرے کے ہین لیکن ایک حال مقبول ہی اور ایک
مذموم جیسے قناعت اور بخل کا ایک رنگ ہی قناعت مقبول
ہی بخل مذموم سخاوت اور اسراف کی ایک صورت ہی سخاوت
مقبول ہی اسراف مذموم تواضع اور چاپلوسی کی ایک شکل ہی تواضع
مقبول ہے اور چاپلوسی مذموم رشک اور حسد کی ایک وضع ہی
رشک مقبول ہی حسد مذموم وقار اور تمکین و تکبر ایک ہی وقار و
تمکین مقبول ہے اور تکبر مذموم آپ انصاف کرو اور گوش جان
سے سنو کہ عالم ناسوت کی سیر کی تقید و پابند ہونے مین عالم

ملکوت اور جبروت اور لاہوت کا انسان ہی اگر بہتر ہوتا تو حضرت
رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم او علماے راشدین رضی اللہ عنہم
اجمعین کو حق تعالے حکم کرتا اس کام کیواسطے عالم ناسوت کی مثال
یوں سمجہا چاہیے کہ ایک مکان کے چار درجے ہوں درجہ اول مقام ہو
جس میں انسان اور فرشتے اور جنگلی جانور اور چیڑیوں کا اور جانوروں
کی چہپال اور وادہ طیور اور حرص اور ہوا اور کبر وریا اور حسد اور بخل
سے معمور ہو اور جو لوگ کہ صفت اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ
سے موصوف ہیں اوس میں رہتی ہوں اون کے دلوں میں جو بغض
و حسد و ہوا و حرص اور دنیا کی محبت کی نجاست اور جہالت و میمہ اور مکر
و حیلہ بہرا ہے اوسکی جڑ لیا مل کو مسکر اور میلا اور تفرقہ
پیدا کرتا ہے کسی بہیڑ کے واسطے ایسی صحبت سے بچے کہ صحبت بسبب
تلوث اون کو ہو یا ہمیشہ مبتلا اوڑیں یا بالی ترجلتی ہوں اس
واسطے کہ یہہ معاملہ عالم ناسوت کا ہی اور معاملہ عالم ناسوت کا اون کی
نگاہ میں معتبر اور ہیچ تہا اور مثال ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت کے
سامنے یہی کہ ذات حق تعالی جلشانہ کی نا مدوریا ہے مسکراں کے سے
فرشتے اوس دنیا کی ناسوتی لذت فدوسیت کی کہ اسکی صفت ہی اور ہی
جنگل کی بو اور میوے کے مزہ سے کہ اوسکے متوہیں جیسے حال کہ وہ یا کی کسیمیں
عیاں ہو جسوقت اوس دریا میں ماکہ طرح طرح کا گہہ ایسا کہ ہمارہ
صَنْعَةَ اللّٰهِ سے ہی اور قسم قسم کی مخلوق بیان کریں اٹھارہ ہزار عالم
عالم ظہور میں لایا اور آدمی کو اسواسطے کہ مرتبے اسکے صفت میں انکی

[illegible]

نباتات اور اشجار کے پیدا کیا بعضے بجائے خس وخاشاک کے اور بعضی بجائے جیسے
بے پہل کے کہ جلانے کے لائق ہے اور بعضی بجائے پہولون کی کہ صفت ملکیت ہے
اور بعضی کو بجائے میوؤن اور رنگت کے کہ روحانیت اور رحمانیت ہے اور بعضی
کو بجائے لذت اور میوون کے بعد اوسکے اوس دریا کا پانی نباتات ہے محیط ہوا
اگرچہ تمام خس وخار گل وریحان زہر قاتل اور نیشکر مین اوسی پانی کا ظہور ہے
اور شاخ وبرگ بہانہ لیکن شیرین اور ترش وتلخ میوہ دیکہین کہ اعلے اور اوسط
اور ادنے شرع کا ہے اور رنگارنگ پہولون اور میوون کے مزے اور بو
مین امتیاز چاہیے اور کفر وشرک وبدعت وضلالت کے زہر قاتل ہین اور
اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان کے نیشکر مین سے فرق ظاہر ہے جیسا
اللہ تعالے نے فرمایا لَا یَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اور جو کوئی اللہ
کا تب سوائے شریعت کے راہ کی چلنے وہ کافر ہے پس یہہ ثابت ہوا کہ پانی
کا دیکہنا چکہنا ملکیت ہے اور میوون کا مزہ اور پہولون کا رنگ ولبو ہمارا روحانیت
ہے اور لذت میوے کی چکہنا اور ہین میوہ ہو جانا رحمانیت ہے پس اگر سالک
اگر کسیکو رتبہ ملکیت کا حاصل ہو اور اوسکو احوال عالم ناسوت بلکہ آسمان
وزمین کا معلوم اور منکشف ہوا کیا فائدہ روحانیت اور رحمانیت کا مرتبہ
تو اوسنے حاصل نہین کیا اور اس حدیث کے مضمون سے کہ لِیْ مَعَ
اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
ہی موصوف نہین ہوا الشیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس سرہ فرماتے ہین اگر کوئی عبادت وریاضت اور شاہ ہو
اور اذکار اور اشکار اور دعاؤن سے زمین وآسمانون کی سیر حاصل

آئینے جیسا مانجھ اور تصفیہ اوقات بھی اسواسطے کہ یہ سب دنیا پر ہے ان
فانی چیز کی سیر بیہودہ اصل اصول اور خلاصہ مقصود تو رضائے حق تعالی ہے شعر

معرفت سے ہی ہے جو بھی اس جا ہیں کامی | اور اوس جہاں میں جلوہ دیدار کا ہی ولی

دوسرے یہ کہ دل کا لوہیں رکھا اور اوس کا خوب تصفیہ کرے کے حق تعالے
کی تجلیات کا مظہر کرنا کمال ہے صاف کر کے دل کو آئینہ سا

مالک کے کو پڑھے اچھا اگر | تیرا دل ہی مظہر ذات خدا ہے | مظہر حق ہی یہی ہے ہی ادنا
ما دل کو اسی دے ما کہ | ذات حق ہوتب وہاں لو یا | العزیز رجال الغیب کی

بہت مایحدود علیحدہ ہیں اور بے شمار ہیں پس سوچیں ایسی کم ہیں ہوتے
ہیں اول مرتبہ میں تین سو ہیں جنہوں نے ہوا وہوس کے طریق کو
باطل کیا ہے اور ارباب سلوک کی اصطلاح میں اون کو ابطال کہتے ہیں
دوسرے مرتبے والے چالیس ہیں انہوں نے اپنے اخلاق ذمیمہ کو حمیدہ سے
بدل ڈالا اس وجہ سے اون کو ابدال کہتے ہیں تیسرے مرتبے میں سات ہیں جو کہ
سیاح کہتے ہیں کہ حق تعالے کے ارادہ اور حکم سے خلق کے انتظام اور
درستی کے واسطے سیر و سیاحت میں مشغول رہتے ہیں ان میں سے سات کیں
ہیں میں سے کسی کو ارشاد کا رتبہ نہیں کہ کسی طالب کو کچھ فائدہ طالب کا
پہونچا دیں یا جو کوئی اہل ارشاد ہیں یا قصوں کی تکمیل کیو اسطے ان کے
درجے بھی متفاوت ہیں اول پانچ تن اون کو اوتاد کہتے ہیں اور تین تن
اور ہیں ایک غوث ایک قطب الاوتاد ایک قطب الاقطاب کہ وہ نائب
ہیں حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہی مظہر حضرت حق کے
مستفیض ہیں اور تمام عالم کی مخلوق اہلی قطب الاقطاب کے واسطے

سو فیض باب نبی حدیث مین آیا ہی کہ یہ الہامیہ قیامت تک قائم رہینگی نائب ہین امیر المومنین حضرت صدیق اکبر کے اور وہ نائب ہین حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ نائب ہین حضرت حق سبحانہ تعالے جل وعلا کے چہپا نہ ہو کہ مرتبہ ولایت کے تین ہین صغری اور کبری عظمی اور اون کے ہر رتبہ مین تین مقام ہین بدایت وسط نہایت پس ولایت کے بارہ مقام ہوئی بدایت ولایت صغری مین سب مومن داخل ہین اور ابدال صاحب نہایت مرتبہ ولایت صغری کے ہین اور ابدال صاحب مقام بدایت وسطی کے ہین اور رستیاح وسط وسطے مین مقام رکہتی ہین اور اوتاد نہایت وسطی ہین اور غوث اور قطب کا مقام بدایت کبری ہے اور قطب الاقطاب صاحب وسط اور نہایت کبری کے ہین اور بدایت عظمی مقام حضرت چار یار کا ہے اور وسط اور نہایت اوس کا نصیب حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اسی موقع مین یہ حدیث ارشاد ہوئی اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ سَقْفُهَا وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا وَعُثْمَانُ اَرْکَانُهَا وَعَلِیٌّ بَابُهَا صحابہ کرام صاحب ولایت تہی اور ہر ایک صفت خاص مین کمال رکہتے تہے وَلِکُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ

یہ ہی شرح ولایت کی جو مذکور ہوئی سو اس گنبذ گردان ہین اہی نقش کے مثل ہی مرتبہ ہر ایک کا مقدار کے لائق قطعہ خلق دعالم

ہین گرفتار خودی ۔ ہین یہ ہی لوگ اہل تحقیق اہراحی ۔ فانی از خود اورین باقی بدوست ۔ طرفہ یہ ہی نسبت ہین اور سبت یہی ۔ آے عزیز

رجال الغیب کا مذکور ہوا اور رجال العدد وہ ہیں کہ جن کی کچھ تعداد نہیں اور
اون کی فضیلت میں کلام مجید ناطق ہے رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ اور ایسے ہی قطب حق اور
اور قطب عالم اور قطب حق کی سیر عالم کبریٰ میں ہے عرش و کرسی لوح و قلم بس و
آسمان سے پرے اور اس حدیث کی صفت سے موصوف لِي مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا
يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اور اس آیت کے شرف سے مشرف
ہے رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور اس آیت کے خطاب سے مخاطب وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
اور قطب عالم کی سیر عالم صغریٰ میں ہے عرش سے تحت الثریٰ تک اور عالم کے
کے حرکات و سکنات سے خبردار رہتا ہے اور اس آیت کی صفت سے موصوف ہے وَ
فِي الْاَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُونَ اور اس آیت کے
شرف سے مشرف ہے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اس آیت کے
خطاب سے مخاطب اِنَّ اَرْضِي وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُونِ پس قطب حق کے برابر
قطب عالم نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے کہ قطب حق تمام ناسوتیت اور ربوبیت
اور رحمانیت کو طے کرتا ہے اور قطب عالم فقط ناسوت اور ملکیت کو طے کرتا ہے
اگرچہ ملکیت کی خاص مرتبہ کو پہونچا لیکن بشریت کی خاص مرتبہ کو نہیں پہونچا
اس واسطے کہ خواص بشر کے خواص ملک سے افضل ہیں اس سبب سے کہ حالات
ملکیت کی اور ہیں اور روحانیت اور رحمانیت کے حالات اور افضل
ہیں حضرت سلطان بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہیں شکر ہے خدا کا
کہ مجھکو فرشتہ نہ پیدا کیا پوچھا کیوں فرمایا بسبب اسکے یہ کہ اون کو

تدلی حاصل نہین جیسی پیدا ہوئی ویسی ہی ہین دوسری یہ کہ اون کو حق تعالی
کا دیدار نصیب نہین مگر حضرت جبریل علیہ السلام کو اکثر اسی قلب حق مرتبہ
انسانیت اور ملکیت اور مقام روحانیت اور رحمانیت کا طی کرکے مرتبہ جمع
در جمع مین اگر دونو کا اجمال اور تفصیل حاصل کرے قلب حق ہوتا ہی اور قطب
عالم کو صرف ملکیت حاصل ہوتی ہی اور تفرقہ نورانی اور تفصیل بے نہایت مین
آتا ہی اور قطب حق کو قطب عالم ہونا کہ رتبہ ملکیت ہی حجاب ہی حسنات الابرار
سیئات المقربین تذکرۃ الاولیاء مین مذکور ہی کہ حضرت عبد اللہ تستری
رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف وکرامت اور مقام عالی اور خرق عادات اور حالات
کے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اون کے حق مین فرماتے
تھے کہ عبد اللہ تستری دل نہین رکھتا ہی قیاس کرنا چاہی کہ ملکیت اور چیز ہے
اور روحانیت اور چیز اور جسمانیت اور چیز اگر روحانیت حاصل ہوئی
اور رحمانیت نہ ہوئی وہ بھی متوسط ہی نہ منتہی حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ رسالہ خواجہا مین فرماتے ہین کہ بہت سالک کشف وکرامت مین
اور بہت سے عشق ومحبت مین رہ گئے ہین خصوصاً حضرت شمس تبریز اور ملائے روم
اور شیخ عطار اور ایسے ہی اور کہ توحید وحدت ہی مین رہ گئے ہین اور وصل محمدی
نہین پایا اگر کوئی کہے کہ مرتبہ قطبیت کا نبوت سے بالاتر ہی کافر ہوجائیگا اسواسطے کہ اگر مرتبہ قطبیت کا نبوت سے زیادہ ہوتا تو سب انبیاء
قطب عالم ہوتے اور قطب حق بہتر ہین قطب عالم سے کہ قطب حق پیغمبر ہوتے ہین
اور اون کے خاص تابعین مخفی نہ رہے کہ بشریت انسانیت کا حجاب ہی
اور انسانیت ملکیت کا حجاب ہی اور ملکیت روحانیت کا حجاب ہے
اور روحانیت رحمانیت کا حجاب ہی اور رحمانیت کے بعد مقام مقصود ہ

وجہ مسعود ہی کہ تعریف اوس کی مات فہم میں مذکور ہوئی اگر کسیکو ملکیت حاصل
ہوجاوے اور روحانیت حاصل نہیں ہوئی ہی وہ شخص متوسط ہے منتہی نہیں
ہے ایک مرید فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ نورالدین کشمیری کو
خواب میں دیکھا میں نے کہا کہ اے شیخ خدا کی راہ کس طرح ہے
فرمایا محنت شاقہ یعنی عبادت جسمانی میں نے کہا کہ یہ تو لستان
کی بات ہی اس واسطے کہ جسم ابد نفس کے ہی اور نفس کو ایسا
سد کیا کہ اوس میں طاقت راہ نہ پائی اوس میں شاہ باز روح
کہ لطیفہ خدا ہی کس طرح ہاتھ آئیگا شیخ نے جواب دیا
میں کہا فردول ہی رہ تو آسمان ہر سی رہ جائیگا نہ دار • اس طرح ریا
روشن ہوتے ہیں کم لوگ اسے نگار ظاہر سالک کا شرع سے
آراستہ چاہئے اور باطن حق سے واسطے شیخ نے فرمایا یہ مردونکا
کام ہی کہ بار میاں لشکر طلب جلال اور حدود اسد نگاہ رکھتے ہیں ابیات

روح اک مست بہار ہی ناعروشاں
لامکاں پر تو اوڑا اوس بار کو
ہر کسی کی سیر گہ ناسوت ہے
دل اس ناسوت ہی دوں ہمتے
سیر کیا ہی عالم ناسوت کی
جوگیوں مستانیوں کی سیرگاہ

ہی نفس یہ آدمی کا جسم جاں
ہاتھ سے مت چھوڑ اس ادبار کو
عارفوں کی سیر گہ لاہوت ہے
دل اس لاہوت عالی ہمتے
ہے توجہ اس طرف کی الٰہی
عالم ناسوت سے اتے دیں یاد
عاشقوں کی سیر گہ ہی لامکاں

نقل ہے کہ حضرت شیخ نورالدین کی حضرت سید ہمدانی

قدس سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تم ایسے ضعیف کیون ہو گئے
شیخ نے کہا اے امیر اس اندیشہ سے کہ نفس مجھکو ہلاک نہ کرے
مین کم سوار ہون مجھسے نفس کا سرکش گھوڑا تھم نہین سکتا ہے اور
شہسوارون کے اختیار مین ہوتا ہے جس طرف چاہتے ہین باگ پھیر دیتے
ہین اور روک لیتے ہین حضرت نے فرمایا سچ ہے مردونکا کام پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ظاہری و باطنی ہے لیکن نفس کو تکلیف
دینا گناہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا
اور فرمایا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اور فرمایا
کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ یعنے
نہ بہت کہاؤ نہ تھوڑا درمیان اختیار کرو نہ اتنا کہاؤ کہ باہر منھ
سے آوے نہ اتنا ضعف ہو کہ جان جاوے حدیث ہے کہ نفسک
مطیتک فارفق بہا طالبان شریعت و طریقت سے ارشاد
کیا ہے نہین جائز ہے ریاضت کرنا کہ اپنا کام کر سکے اس درجہ کہ بدن
ضعیف ہو جاوے پھر عبادت کیونکر ہوگی اور شوق ذوق کب رہیگا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ جاننا چاہئے
کہ بعضون کا ظاہر قواعد شرع سے آباد اور باطن بسبب اخلاق ذمیمہ
نفسانیہ کے ویران اور بعضونکا باطن آباد اور ظاہر عدم متابعت
شرع سے خراب یہ بھی نقصان ہے کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور
مجاہدے دشوار سے گمراہی مین پڑ گئے اور اون کے عقیدے خلاف
حکم خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو گئے ہین اور بعض محسوسات

کی طرف متوجہ ہوئی عالم ناسوت کی سیر بقدر حوصلہ او رعلم حکمت
اور جبر او طب اور نجوم اور رمل اور شعبدہ اور استدراج اور کہانت
اور ریاضات سے اور چیزیں حاصل کرکے راہ شریعت سے انحراف و
انکار کرکے کام سے جاتے تھے ہیں یہ طور اکثر جوگیوں اور سنیاسیوں
میں شایع اور جاری تھی ایک روز اس شہر کے گھر علمای ظاہر اور اہل
حال جمع تھے ایک شخص کی زبان سے نکلا کہ حکما کیا خوب ہے کہ باہم
مرتبہ میں ملاقات اور دلوں میں سوال و جواب کرتے ہیں تب سے ایک
آواز آئی کہ یہ مردانگی بہت ہی خلاف سنت ہے اور خلاف سنت میں
بڑا حرج ہے اونہوں نے کہا کہ ہمیں کیا حرج ہے میں نے کہا کہ روح
عالم صوری و معنوی کے بادشاہ ہے اوس نے عالم صورت کے
انتظام کیواسطے عقل کو اپنا وزیر کیا اور وزیر نے کان کو سنوائی
اور زبان کو گویائی اور ہر عضو کو ایک ایک کام کیواسطے اپنے اپنے
کام میں لگا دیا کہ وہ اوس کام میں مشغول ہیں اور بادشاہ یعنی روح
مشغول بحق ہے اب انصاف کرنا چاہیے کہ اگر بادشاہ اپنے نوکر
کا یا خادم کا کام کرنے لگے تو وہ موجب ننگ و خلاف ادب بادشاہی
ہوگا یا نہ ہوگا مردان خدا کے ہاتھ اور زبان اور آنکھ اور کان اور
تمام اعضا اپنے اپنے کام میں مصروف اور دل واسطے کسی کے ہوتا ہے

دل سے وہ تو آشنا ہر سے ہونگا نہ وار	اس طرح زیادہ روشن ہوتی ہیں کام اگر اوس

جیسے ایک شخص کو سر پر کوڑہ یا ٹیکا سر اہوا ہے اور وہ راہ میں ملا جاتا ہے
ہاتھ سے کام کرتا ہے زبان سے بات کرتا ہے کان سے سنتا ہے آنکھ سے دیکھتا ہے

اور دل کو تہ کی طرف مشغول اور متوجہ ہے کہ گزشتہ بڑے بزرگوں نے
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزیں خلاف شرع ظاہر ہوں اوس کو
استدراج کہتے ہیں اور پہچان اوسکی یہہ ہے کہ انانیت زیادہ ہو جاتی
ہے جیسے فرعون کو تھی اور غیب کی بات شیاطین اور دیوؤں کی معرفت
مشتہی ہو جاتی اوس کو کہانت کہتے ہیں کہنے والا اور سکے اعتبار کرنے والا
دونوں کافر ہوتے ہیں اور وہ لوگ محکوم شیاطین کے ہو کر رسم و عادت یونہی
سکے اختیار کر کے معدن عجائب و غرائب اور معدن عجب و غرور شیطان اور
استدراج فرعون اور کہانت و دجال ہوتے ہیں اے عزیز عبادت
و ریاضت ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کا جوہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی
بد جوہر ہے تو اوس کی بدی زیادہ ہوتی ہے بموجب فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے اور اگر کسیکا جوہر نیک ہے تو اوس کی نیکی
زیادہ اور جوہر اوس کا روشن ہوتا ہے بموجب ارشاد لِیَزْدَادُوا اِیْمَانًا
مَعَ اِیْمَانِهِمْ کے اگر کوئی حصول دنیا کیواسطے ریاضت اور محنت کرتا ہے تو دنیا
اور اوس کا مزہ کہ تجلیات شیطانی اور جنونیت اور استدراج ہے اوسکو
ملتی ہے فرمایا الله تعالے نے وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا
اور اگر کوئی آخرت کیواسطے کرتا ہی تو آخرت اور اوسکا ذوق کہ کشف و کرامت
اور خرق عادت ہی حاصل ہوتا ہی موافق وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا
کو اور جو شخص الله تعالی کیواسطے کرتا ہے تو لقاء الله تعالے اور ذوق اوسکا کہ علم اور توحید حقیقی
اور مشاہدہ اور تجلیات ہی اوسکو حاصل ہوتا ہی فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
سے یہی امر واضح ہوگا کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجب نیت اور عزم کے اوسکو ذوق اور ثواب ملتا ہی

مثلاً دوست دنیا قرآن مجید کا تعظیم کی رو سے ہے تو اوس قدر مرہ تعظیم کا
لگتا ہے اور پسر ر... کے سر پر ... دعا اور وہی مہربانی کی ہے تو لذت
مہربانی کی اوس کو ملتی ہے اور جو ایسی عورت کا اور وہی شہوت کے
ہے تو اوس کو اوس کی لذت حاصل ہو لیتی ہے ایسی ہی عبادتوں میں نیت
کے موافق لذتیں بہت ہیں جو مطلق باست کریگا وہ اوسکو ملیگا محققوں کا قول
ہے فرمایا ہے استدراج کی سات قسمیں ہیں تمام خلق کا استدراج عمل خیر میں
طلب دنیا ہے اور خدا کے ذکر سے غفلت اور اس پر فخر کرتے ہیں اور شیطان
کے فریب میں آتے ہیں اور امرا کا استدراج عمل خیر سے طلب عز و جاہ
اور ہیبت و ریاست اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور غرور میں پڑتے ہیں اور علما کا
استدراج عمل خیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تعریف خلق کی اور کثرت
اور مشاہرہ ہے اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور اپنی آپ کو تراشتے ہیں اور زاہدوں کا
استدراج عمل خیر سے حصول کشف کرامت اور خرق عادات اور عبادات
ہے یہ طلب سود اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور دوسروں کو کم جانتے ہیں عاشقوں کا استدراج
عمل خیر سے حصول ... اور اظہار سلوک احوال اور وجد ہے یہ طلب معشوق اور اوس پر
فخر کرتے ہیں اور دوسروں کو کم جانتے ہیں اور عارفوں کا استدراج عمل خیر سے حصول
معرفت اور مقامات ہے یہ طلب معرفت اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور کمال میں پڑتے ہیں محققین
کا استدراج عمل خیر سے حصول سیر طیر ہے یعنی اونچے مقامات پر اڑنا یہ طلب سر ہے
اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور غرور میں پڑتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ اور فرمایا اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ
عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہی اعمال حسنوها حسنات فرحبا وهالى كفة السيئات
اور فرمایا کہ کم من صائم یکون صومه وبالا علیه یوم القیمة وکم من غاز
یکون غزوته سلاسل یوم القیمة وکم من متصدق یکون صدقته و
زکوته ذو الاغلال یوم القیمة قیل یا رسول الله ما افسد اعمالهم
قال اکل الحرام ورؤیة الخلق یعنی سواے بہائی طالب ہو جا تو تابع پیغمبر خدا
کا اور اپنی باطن کے احوال میں ما زاغ البصر وما طغی کی صفت سے متصف ہو اور
احوال ظاہر میں ثم جعلناک علی شریعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء
الذین لا یعلمون کا صفت اختیار کر عارفون اور چہر لوگون نے فرمایا کہ دیکہنا
خدا کو قرب کا مقام قرب میں بہت بڑی دوری ہے اور دیکہنا دل لگنے کا مقام میں دل
لگنے کے بہت بڑی گہبراہٹ ہے اور دیکہنا یاد الہی کا خدا کی یاد کے وقت سخت
بہولنا ہے اور دیکہنا خدا کی پہچان کا معرفت کے مرتبہ میں بڑی جدائی ہے اور دیکہنا
عشق کا مقام عشق میں بہت بڑا غرور ہے اور دیکہنا دنیا کی بے رغبتی کا مقام
زہد میں بہت بڑا گناہ ہے اور دیکہنا علم کا درجہ علم میں بہت بڑی نادانی
ہے یعنے اون مقاموں میں پہنچکر ان چیزون کی طرف بہی متوجہ ہونا اور ان کو
یاد رکہنا اونہیں میں لانا سخت مضر ہے چنانچہ فرمایا ہے جب تو نے جانا کہ میں نے پالیا تو اوسوقت بیشک تو نے
کچہہ نہ پایا اور جب تو نے جانا کہ میں نے نہ پایا تو اوس وقت تو نے پایا حضرت ابراہیم ادہم نے
مناجات میں کہا ای الله جس نے تجہ کو پہچانا سو اوس نے نہیں پہچانا
پہر کیا حال ہے اوسکا جس نے تجکو نہ پہچانا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه
نے فرمایا العجز عن درک الادراک ادراک اور حضرت علی کرم الله وجهه نے
فرمایا التفکر فی ذاته اشراک حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا

مَنْ قَالَ عَنِ التَّوْحِيْدِ بِمَا يُوَافِقُ رَمْزَ آحَادِهٖ فَهُوَ كَافِرٌ فرمایا
اللہ تعالیٰ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

دسواں باب ۱۰ علم ظاہری اور باطنی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ واضح ہو کہ دنیا میں بہتر چیز علم ہے اسواسطے
کہ عالم انبیاء کے وارث ہوتے ہیں حضرت نے فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی عالم میری امت کے جیسے ہی ہیں اسرائیل کے پیغمبر جیسے
بنی اسرائیل میں پیغمبر ہر قریہ اور ہر قوم میں ہوتے تھے ویسے ہی میری
امت کے عالم ہر شہر و قوم میں ہونگے اور لوگوں کو ہدایت کرینگے قطعہ

علم سے ہو رفعت رشاں سے آدم دلا	علم ہی سے ہو آدمی حاصل ترا اصل ہوا
عقل سے ہوتی ہے قیمت آدمی کی اور شرف	تو ترا قیمت کو اپنے علم سے اے مقتدا

اے عزیز جب تونے علم کی فضیلت معلوم کی اور جو پہلے سے کوئی علم حاصل
کیا تو چاہیئے کہ عمل میں بھی کوشش کرو اسواسطے کہ علم بے عمل مانند شمع بے نور کے
ہے اَلْعَالِمُ بِلَا عَمَلٍ كَالشَّجَرَةِ بِلَا ثَمَرٍ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ
تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ — کیوں نہیں کرتا ہے جو تیرا ہے قال تا مرہم
گفتگو تیری وبال ہو اے عزیز جو شخص کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ان
کے حق میں یہ آیت شریف نازل ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج میں دیکھا کہ ایسے لوگوں کے لب آگ کے مقراض سے
کاٹتے ہیں آیۃ مَا تُؤْتُوْنَ اتوا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ قیامت

کو دس گروہ ہونگے ان میں سے ایک گروہ بے عمل عالموں کا ہوگا کہ انکو
آگ کی سولیوں پر چڑھاینگے اور لباس آتشیں پہنائینگے اور وہ ایسے ہونگے
جیسے ہوتے تھے جو شخص جان کے گناہ کریگا اوس کو ستر بار دوزخ
میں ڈالینگے اور نادان کو ایک بار چنانچہ حدیث میں ہے وَیْلٌ لِّلْعَالِمِ
سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَلِلْجَاهِلِ مَرَّةً اور نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اور فرمایا
اَلْعِلْمُ بِلَا عَمَلٍ وَبَالٌ وَالْعَمَلُ بِلَا عِلْمٍ ضَلَالٌ سے بے عمل عالم سے
یہ کہنا مناسب ہے کہ تو کرتا ہے تفسیر قران پڑھنا وان سے بے خبر جہل درخت
علم کا ہرگز نہیں ہے جز عمل تو عمل کرتا نہیں تو ہے درخت بے ثمر
اے عزیز یہ تو اون کا ذکر ہے جو خدا کے واسطے علم پڑھتے ہیں
اور جو شخص دنیا کے واسطے پڑھتے ہیں اون کا کیا حال ہے فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلدُّنْیَا فَهُوَ کَافِرٌ
وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْبَحْثِ فَهُوَ مُنَافِقٌ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلْمَوْلیٰ فَهُوَ مُؤْمِنٌ
حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کے الزام دینے کے واسطے سوال کرے
اور وہ آپ جانتا ہے اوس پر لعنت برستی ہے اور فرمایا مَنْ زَادَ
عِلْمًا وَلَمْ یَزْدَدْ زُهْدًا فَلَمْ یَزْدَدْ مِنَ اللهِ تَعَالیٰ اِلَّا بُعْدًا اور مقتنا
الامتحن کو مشغول بعلمہ فهو مسخرة الشیطان مفتاح النجاة میں مذکور ہے
کہ اکثر عالموں اور زاہدوں سے پوچھینگے کہ تم نے علم کس واسطے
پڑھا اور زہد کس واسطے کیا علم اور زہد تو ہماری درگاہ
کا وسیلہ تھا تم نے اوس کو دنیا کا وسیلہ کیوں کیا اگر دنیا
کی خواہش تھی تو اور طرح سے اوس کو حاصل کیا ہوتا علم

لوگوں کیوں واسطے ڈالا اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ
تَعَلَّمَ عِلْمَ الدِّیْنِ وَاَمَا دِیَهِ الدُّنْیَا یُحْشَرُ مِنْ قَبْرِهٖ بِصُوْرَةِ الْخِنْزِیْرِ
جیسا سوال کیا لوگوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ کون
برا آدمی ہے فرمایا عالم جب بگڑجاوے اس واسطے کہ بگڑ جائیگا اوس کے
بگڑنے سے ایک عالم یعنی اوس کی خرابی سے تمام عالم خراب ہو جاتا ہے
فرمایا اللہ تعالے نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ
وَالرُّهْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنی آپ علم پر عمل نہیں کرتے اور لوگوں سی علم کے وسیلے
یا جھوٹی مسئلے اون کی مرضی کے موافق مسئلا کرو دیتا ہے جھوٹی حال اکر
اور فریب سے گنڈے تعویذ دیکر مال لیتی ہیں اور مخلوق اون کی پیروی
کرکے گمراہ ہوتے ہیں فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لَا تَاْکُلُوْا مِنْ ثِمَارِ الْمُلُوْکِ فَاِنَّهٗ عَجِیْنٌ مِنْ دَمِ الْمَسَاکِیْنِ
علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ اگر عالم لوگ مال حلال جمع کریں تو
عام خلق مال شبہ کا کھانے لگیں اور اگر علما مال شبہ کا کھانے میں
مشغول ہوں تو عام خلق حرام کھانے میں پڑجائیں اور اگر علما حرام کھانے لگیں تو تمام خلق کافر ہو جائیں اس واسطے
کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانیں اور یہ سب عالموں کی گردن پر رہے گے

اے دل تو کبھی مطیع فرمان نہ ہوا	ڈرا نہیں گناہ سے پشیمان نہ ہوا
قاضی و مفتیہ و مفتی و دانشمند	یہ سب تو ہوا مگر مسلمان نہ ہوا

الغرض بعضی کا نام اسلام ہو اَلنَّعْشُ هِیَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ اور فرمایا
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْعَالِمَ الشَّیْطَانَ یعنی عالم جو پڑھ کے علم کرتی پیروی کرے

وہ آپ گمرہے کس کی بھلا رہبری کرسکے ہاں اے عزیز عالمون کی تین قسمین ہین ۱ عالم ربانی ۲ عالم بیانی ۳ عالم عیانی عالم ربانی وہ جسکو علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہو عالم بیانی کے تین طائفہ ہین مفسر محدث فقیہ یہہ علم کسیکی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے اور علم عیانی علم لدنی کا وسیلہ ہے اور اگر اسی علم کو اپنا مطلب جانا اور اوس پر فخر کیا تو علم عیانی اور علم لدنی سے بے نصیب رہتا ہے رباعی

تا وان ہین عمارت بیدان ہین مشغول		دانا ہین کرشمہ سخن ہین مشغول
زاہد ہین فریب مردوزن ہین مشغول		عاشق ہین ہلاک جان وتن ہین مشغول

عالم عیانی وہ کہ جو تحصیل علم ظاہری کرے اور موافق اوس کے ریاضت سے اوسکو تصفیہ دل کا اور تزکیہ نفس کا پیدا ہوا اور دقائق ونکات شرعی سمجھے اور معرفت وتوحید حاصل کرے اگرچہ علم توحید کا بے پایان ہے عالم علم لدنی وہ جس کو بلا واسطہ خدا کیطرف سے علم توحید اور معرفت حاصل ہوا اور کسی معلم کی اوسکو حاجت نہ پڑی ہے جب آیۂ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ[1] کہ سب انبیا علیہم السلام کو تعلیم علم باطن کی معلم نہ تھی اس سے یہ پوچھا گیا تھا کہ انبیا علیہم السلام غیب دان تھے یا کشف قلوب قبور رکھتے تھے استغفر اللہ حاشا وکلا یہہ علم مخصوص جناب باری کیواسطے ہے اور علم الٰہی سے مشاہدہ حق تعالیٰ کا حاصل وحقیقت اشیا کی معلوم ہوتی ہے قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا[2] سے یہی مراد ہے جناب پیغمبر علیہ السلام اکثر فرماتی ہے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ[3] اور اللہ تعالیٰ کی علم کی انتہا نہین اصل وصل یعنی خدا تک پہنچنے مین حجاب طرح طرح کی درمیان واقع ہین اور عارف خدا ترس کیواسطے اس کثرت سے حالات ہین کہ وہ حالات وصل کی حجاب ہوتی ہین

[1] سکھایا آدمی کو جو کچھ نہین جانتا تھا ۱۲
[2] یعنی اے رب میرے بڑھا مجھکو علم مین ۱۲
[3] یعنی اے اللہ دکھلا ہمکو چیزین جیسی واقع مین ہین ۱۲

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کا یہی مطلب ہے یہاں حجاب علم دین سے مراد نہیں اس واسطے کہ علم دین تو سب کے واسطے لازم ہے اگر علم دین حجاب ہو تو ایمان کہاں ہے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے یعنی ہر روز ستر مقام معرفت کے طے فرماتے تھے اور جب کسی مقام پر پہونچتے تھے تو پہلے مقام سے توبہ کرتے تھے کہ خدا کی معرفت کا نہایت نہیں ہے اسی واسطے اللہ تعالے نے ارشاد فرمایا قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور یہی علم الٰہی کے نہایت ہونیکے بیان میں فرمایا وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ جسکو علم الٰہی حاصل ہوا وہ ملہم حق اور عالم ربانی ہو وہ ہم ہو کہ عالم ربانی عالم عیانی سے بہتر ہے اور عالم عیانی عالم بیانی سے بہتر ہے اور جسکو یہ تینوں علم حاصل ہوں وہ سب سے بہتر اور افضل ہے عالم بیانی فضائل کی راہ چلتا ہے اور عالم عیانی دلائل سے راہ چلتا ہے اور عالم ربانی ترک وسائل کی راہ چلتا ہے عالم بیانی معاملہ سے وسیلہ ڈھونڈھتا ہے اور عالم عیانی مکاشفہ سے دیکھتا ہے اور عالم ربانی معاینہ سے نظر کرتا ہے عالم بیانی اس آیۃ کی فکر میں رہتا ہے کہ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ اور عالم عیانی اس آیہ میں غور کرتا ہے اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور عالم ربانی اس کلمہ میں مشغول رہتا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ فِیْ خَوْضِہِمْ یَلْعَبُوْنَ عالم بیانی کو حکم کرنا ہے اور یہیں کیو اسطے حلال ہے اور یہ پھر کیا حرام ہے فرض ہے عالم عیانی کو یہ سب اگرچہ لازم ہے لیکن روح کے اطوار اور احوال کی درستی اور اسکا تحلیہ اور نفس رذیلہ کا ترکیہ و تصفیہ فرض ہے عالم ربانی کو یہ چیزیں بھی لازم ہیں لیکن تو حید کو ماسوی اللہ کی طرح تعلیم کرے کہ وہ موحد ملہم حق اور الہام حق و دوسری

اور خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ میں خوب تمیز حاصل کرے اور حق کو باطل سے فرق کر سکے مرید کو یہ معلوم کرنا فرض ہے پس عالم ربانی طبیب حاذق ہے مگر مست دنیا کی طبابت نہ کرے اسواسطے کہ وہ کہتا ہے بزرگوں نے کہا ہے کہ جو شخص دنیا کی مستوں کا علاج کرے اوس سے زیادہ کوئی احمق نہیں ہے پیر کو چاہیے کہ مرید کو غفلت اور معصیت کے نشہ سے ہوشیار اور ماسوا اللہ کی طلب کی بیماری کا معالجہ کرے اور اذکار اور افکار کی طرف متوجہ کرے

نظم

دونو عالم سے تو نہ رکھ کام · اپنے مقصد کو مختصر کر
ایسی باتوں سے تو حذر کر · اپنے دل ہی میں تو سفر کر
سبکو اس بات سے خبر کر · ہے دین محمدی رہ راست
ہے یہ ہی رہ وصال جانان · اس راہ پہ چل نہ شور و شر کر

پوشیدہ نہو ہے کہ عالم اور طالب حق کو دنیا سے پرہیز کرنا چاہیے بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی عالم یا زاہد دنیا دار کے گھر نصیحت کیواسطے جائے تو جان لو کہ اوسکے دل میں دنیا کی رغبت بڑی اور حال یہ ہے کہ زہد اور علم کی بزرگی بہت زیادہ ہے دنیا دار کے گھر جانے سے زہد و علم کی بیحرمتی کی اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَاءُ الدِّیْنِ مَالَمْ یُخَالِطُوا الْمُلُوْکَ وَالسَّلَاطِیْنَ فَاِذَا خَالَطُوْهُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ اور فرمایا خَیْرُ الْاُمَرَاءِ مَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ وَشَرُّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ الْاُمَرَاءَ

نظم

اغنیاء دنیا کے ہیں مردے تمام · تو نہ ان مردوں سے رکھ زنہار کام

فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِیَّاکُمْ وَمُجَالَسَةَ الْمَوْتٰی قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمَوْتٰی قَالَ الْاَغْنِیَاءُ اور فرمایا مُحَبَّةُ الْاَغْنِیَاءِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ اور فرمایا صُحْبَةُ الْاَغْنِیَاءِ سُمٌّ قَاتِلٌ لَا دَوَاءَ لَهٗ

نظم

صحبت سے خلائق کی نہ رکھ کام دلا · ہو جا دل و جان سے متوجہ بخدا

واضح ہو کہ علم بیانی کا مطلب یہ ہے کہ حق و باطل اوس علم کا اوس سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس علم سے اخلاق ذمیمہ حرص و ہوا کبر و ریا حسد و بغض طمع

وتہر دور میں ہوتے ہیں اور تزکیہ نفس کا اور تجلیہ روح کا حاصل نہیں
ہوتا ہے اور عالم حیوانی کا معلم فرشتہ ہام اسکا الہام ملکی ہی اللہ فرشتہ اسکے
مددگار ہوتے ہیں کہ حق اور باطل اوسکو ظاہر ہو اور اسکو ساتھ دنیا و آخرت میں
بہتری ہیں اور فرمایا اللہ تعالے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ
ما احاہی کہ فرشتے اوسکے معلم ہوں گے جو اخلاق ذمیمہ سے پاک اور تزکیہ
اور تجلیہ روح کا اوس کو حاصل ہوا ہو اور نبی علیہ السلام کا ظاہر
اور باطن میں تابع ہو اور اوس سے دو توجہات اور اوس کے
معلومات کو ترک کیا ہو اور عالم ربانی کا معلم خود جناب باری ہی
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ
تَکُنْ تَعْلَمُ سے یہی مراد ہے اور علم توحید حقیقی کی اوسکو تعلیم ہوتی
ہی اور وہ چیزیں جانتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ کسی نے سنا اور نہ دیکھی اور نہ بشر
کا دل میں پہنچا ہی اور وہ چیزیں سلوک سی باہر ہیں اور دو توجہات
تربیت جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو علم شریعت ظاہری تعلیم حضرت
جبریل علیہ السلام سی تہی اور علم باطن کی جو حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی بخبری
موجب لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ
کی یہاں مصنف نے ایک غزل ربع حجات کے مضمون کی عجیب لکھی ہے جس کا
ترجمہ اردو میں کرنا مناسب نہیں آتا کہ اسکا مزہ رہجائیگا اور وہ ایسی مشکل نہیں
کہ اردو والے اوسکو سمجھ نہ سکیں تہوڑی توجہ میں سمجھ جائینگے وہ یہی غزل

ہر شبی وقت سحر در کوی جانان میروم	چون ز خود نا محرم از خویش پنہان میروم
چونکہ عقل و جان را آنجا حجاب باشود	لاجرم در کوی او بی عقل و بیجان میروم
شد انیس ہمدم عشق و عرفان رہنما بان و	چون شوم نزدیک او بی عشق و عرفان میروم
پردہ بر دارد ز خود از نیم شب تا وقت صبح	من بگلو تکاہ او وقت سحر زان میروم
زندہ دارم در شعاع آفتاب روی یار	ہمچو ذرہ بی سر و بی پا می رقصان میروم
چون حسین از خود فنا باقی بحق گردیدہ ام	گاہ گریان در رہ او گاہ خندان میروم

عالم ربانی اسرار قرآنی کہ باطن قرآن ہے جانتا ہے اور حق تعالی کا قرب خاص قرآن کے مشاہدہ سے حاصل کرتا ہی اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ[1] اور اسرار حدیث کے اوس پر واضح ہوتے ہین اور حکمت احکام شرعی کیفیت امر و نہی کی معائنہ کرتا ہے اور یہہ علم کسی بشیر اور ملک کی تعلیم سے حاصل نہین ہوتا ہے بغیر الہام اللہ تعالے کے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچہا کہ تم نے یہ سخن بلند اور اسرار عجیب کس سے سیکہے فرمایا تم نے علم سیکہا مردہ سے کہ بشر ہین اور ہمنے علم اوس زندہ سے سیکہا جو ہرگز نہین مرتا **نظم**

باغ کے پہولون کو ہے ہر دم قرار	پہول دل کے باغ کے ہین پایدار
بند کر دو تو جہان سے آنکہ کو	سربحق ہو وے حق سے آشکار
جبکہ سب جل جائے اسباب وجود	تیری خامی پختگی پائیگی یار

گیارہوان باب ۱۱ توکل کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ[2] اور یہہ فرمایا فَاِذَا عَزَمْتَ[3] فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

[1] یعنی قرآن پڑہنے والے اللہ والے ہین ۱۲
[2] یعنی جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہی تو اللہ تعالے اوسکو واسطے کافی ہی ۱۲
[3] یعنی جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو قصد پر پہروسہ کر بیشک اللہ توکل والون کو دوست رکہتا ہے ۱۲

اگے مراتب توکل میں تین گروہ ہیں عام اور خاص اور خاص الخاص ۱ عام
وہ لوگ ہیں کہ سب طرف سے منہ پھیر کر خدا کی طرف لائے اور اوسی سے چاہتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں ؏

خلق سے مانگنا نہیں اچھا | خود جو محتاج ہے وہ کیا دیگا
مانگنا ہو تو مانگ حق سے تو | وہی دیگا جو تجھے دیگا

۲ خاص وہ لوگ ہیں کہ آبرو اپنی خدا سے نہیں مانگتے ہیں
کہتے ہیں کہ خدا ہمارا حال خوب جانتا ہے جو اسکی خواہش ہو وہی ہماری خواہش ہے
جیسے حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود ملعون نے منجنیق میں
رکھ کر پھینکا تو حضرت میکائیل اور حضرت جبرئیل علیہما السلام نے فرمایا
یا ابراہیم کچھ حاجت ہے کہا ہاں لیکن تم سے نہیں کہا خدا تعالی سے ہے حاجت
اسی مانگو کہا جو وہ چاہتا ہے وہی ہم چاہتے ہیں اس واسطے
کہ محبوب کی خواہش پر راضی رہنا شان محبت کا ہے ؏

مصلحت اپنی ہے بس ہم نے اوٹھا یا ہاتھ | ہے وہی منظور جو دلدار جو چاہا کرے

۳ خاص الخاص وہ لوگ ہیں کہ اگر ان کو دنیا کی حساب اور بے عذاب
دیں قبول کریں اور دنیا سے ایسا بھاگیں جیسے کوئی درندے سے بھاگتا ہے اور اوسکے
طرف نظر کریں سو آنحضرت خدا تعالی کی جانب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل
علیہ السلام دنیا کی خزانوں کی کنجیاں لائے حضرت صلعم نے قبول نہ فرمائیں ؏

دولت سے اس جہان کی تیری رضا ہے بس | نعمت سے اوس جہان کی تیری لقا ہے بس

سالک کو چاہیے کہ حالات ظاہری و باطنی اور دین و دنیا سے منہ پھیر کر اور سلوک میں جو عشق و
محبت اور درد و ذوق اور شوق اور حالات اور کشف و کرامات و مقامات عالی اور احوال عالی
سے اوسکو مرتبہ حاصل ہو اوس پر نہ رہے۔ ٹھہرے یہاں تک کہ حق کو پہونچے جو کمال انتہی سلوک ہے

مرشد اکرم کی نظر ہے دکھائے مجھے میں کیسے کو چاہتا ہوں کہ اپنا | ہو تماشا ہی مطلوب اگر ہو تو کہا | ہو جو اس سے کہ تمہی ہیں | جانتے ہیں یہی ملک کرنا

اے عزیز اپنے سب کام خدا کے سپرد کر وہ تیری کام درست کر دیگا لو
اوسکا ہو وہ تیرا ہو جاۓ گا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ اسرار الاولیا میں لکھا ہے کہ بعضے
اہل توکل کو خرچ روزمرہ مصلے کے نیچے سے ملتا تھا اور بعضوں کو افطار کیوقت
غیب سے آتا تھا اگر کسیکو اس امر میں شک ہو تو ہم کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو
چالیس برس تک غیب سے دو روٹی اور کبوتر بریان پہنچتا تھا محمدیوں کو پہونچے
تو کیا عجب مگر یہہ کمال محمدی نہیں ہے کمال محمدی تو قرب حق ہے
چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَتِ الْفَاقَةُ مِعْرَاجُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کے رزق رسانی میں کچھہ
شک و شبہہ نہیں فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي
الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اگر
چہ مفسرین نے علی اللہ کے معنے بہت لکھے ہیں مگر خلاصہ یہہ ہے کہ روزی
دینا خدا ہی کا کام ہے اور اوسی پر سب کی روزی کہ خالق اور رازق اوسی
کی صفت ہے جناب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہیں اَلشَّكُّ فِي الرِّزْقِ كَالشَّكِّ فِي التَّوْحِيْدِ مگر
اپنے ہاتھہ سے کسب کر کے کہانا نہیں رضامندی خدا کی اور صفائی [illegible]
اور ذوق طاعت حاصل ہے محققین نے فرمایا ہے کہ عبادت کی دس جز
ہیں نو جز اکل حلال میں ہیں اور دسواں سب بندگیوں میں فرمایا اللہ تعالے
نے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا
حضرت مریم کو حکم ہوا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

طَلَبُ الدُّنْيَا خَبِيثٌ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی ہوئی اے موسیٰ
اسے کسب کرنے کہا اور اسی وجہ سے یہ کہا ہے جس نے عمل کو کہ
کرو اور امر وہی اوس سے بیان کرو اوس سے اسد ... کی یہ رکھو فرمایا نبی
علیہ السلام نے طَلَبُ الرِّبْحِ بِالْمَتْجَرِ أَمْيَزُ حَظٍّ مِنْ طَلَبِ
الرِّزْقِ بِالتَّسَلِّي وَالْأَذْكَارِ یعنی علم اور عمل کو وسیلہ روزی کا
کرنا آگ کھانے کے ... مروی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر
دعا فرماتے تھے اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ
الدُّنْيَا بِالدِّينِ اور فرماتے تھے لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ
أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ تمام انبیا علیہم السلام کسب کرتے تھے اور اپنی
قوم کو کسب کا حکم فرماتے تھے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے لِكُلِّ شَيْءٍ حِرْفَةٌ
وَلِي حِرْفَتَانِ الْفَقْرُ وَالْجِهَادُ اور فرمایا طَلَبُ الْكَسْبِ
فَرِيضَةٌ كَطَلَبِ الْعِلْمِ سو اسطرح کہ لقمہ حلال سے صفائی قلب و درب
جو حاصل ہوتا ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ أَطْيَبَ
مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ اور فرمایا مَا كَانَ نَبِيٌّ إِلَّا وَقَدْ
كَانَ مُكْتَسِبًا اگر بعض بزرگوں کا استغراق توحید اور معرفت کسب سے مانع تھا
تھا اور جنکا حوصلہ وسیع تھا اونکا مانع نہیں ہوا جیسا کہ خلفاء اربعہ اور اصحاب رضوان
اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسب کرتے تھے اور اصحاب صفہ نہیں کرتے تھے نقل ہے کہ
حضرت امیر کلال قدس سرہ العزیز ایک روز ... کا تماشا کرتے تھے ناگاہ
ایک عورت صاحب جمال وہاں وارد ہوئی اور کہا اے شیخ حسن و جمال کو کس
میں حکم کرتے کہ ایکبار ... ہو جائے شیخ نے فرمایا ... ظاہری صفت ...

کی ہی اوس عورت نے کہا اگر فرماؤ تو میں دیکہا خس و خاشاک کو دور کر دون شیخ نے فرمایا
اچہا اوس عورت نے حکم کیا سب خس و خاشاک غلہ سے دور ہو گیا شیخ نے فرمایا
یہہ خس خاشاک میرا شغل ظاہری تہا پہر کہو کہ اپنی جگہہ ہو جامئی اور وہین آجاوی
عورت نے کہا مجہکو یہہ طاقت نہین ہی شیخ نے حکم کیا پہر وہ خس خاشاک غلہ مین
آ گئی پہر حکم کیا جدا ہو گئی اسیطرح کئی بار کیا شیخ نے اوس عورت سی فرمایا کہ تیری ترکش مین ایک
ہی تیر تہا اور میرا ترکش تیروں سے بہرا ہی سو سبب سی گذرا اور سبب کو جانتے
کہ پایا ہی قوت اوس سے سارا جہان ÷ ای عزیز اللہ تعالی کو قدرت ہی کہ بغیر
اور غذا کے قوت بخشی جیسے نباتات اور جمادات اور فرشتوں کو بخشتا ہی جب
یہہ حال ہی تو پہر روزی کا غم کہانا توکل کے خلاف ہی ہمارا بہروسا زندگی پر
ہی نہ خوراک پر یعنی جبتک زندگی ہے روزی ملیگی نقل ہے کہ حضرت شقیق
بلخی کا ایک مرید حضرت بایزید کے پاس گیا حضرت بایزید نے پوچہا کہ پیر تمہارا
کس مقام مین ہی کہا مقام توکل مین پہر حضرت بایزید نے پوچہا کہ پیر تمہارا کیا کہتا
ہے کہا کہتا ہی کہ اگر آفتاب ایک نیزہ پر آجاوی اور زمین تانبے کی ہو جاوی اور
گہانس نہ ہی اور تمام خلق میرے ترکے بالی ہون تو بہی ہرگز مین غم نہ کہاؤن
حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد کفر ہے اوس مرید نے جا کے
شقیق سے سب قصہ بیان کیا شقیق نے کہا کہ تجہکو یہ پوچہنا تہا کہ یہہ کفر ہے
تو پہر اسلام کیا ہے جا پہر پوچہہ وہ مرید حضرت بایزید کے پاس آیا اور پوچہا
شیخ نے فرمایا کہ تو میری کہنے کو نہین سمجہیگا مرید نے کہا آپ لکہہ دیجیئے تو وہ
سمجہہ لین گے حضرت بایزید نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مرید
کو دوبارہ روانہ ہوا اور یہان شقیق بیمار رہے اور جواب کے منتظر ہو فت

مرید جواب لایا شیخ نے دیکھا اور پارہ پارہ کر ڈالا اور کہا میں اسباب کا ورثا اہل تسلیما
ہوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا اور شان تحقیق بسم
کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ معنی ہے کہ خالقی اور رازقی اور رحیمی اور رحمانی
کی صفت خدا تعالیٰ کے واسطے ہے لوگوں پر کہ اسکا داخل آسمان و سما ہے اور غم
خلائق کا کھانا ہے بندہ روزی خدا ہی کو سزاوار ہے فرید بندہ خدا کے ہیں
سری فرید نے غم نہ کھا + لوگوں ہے وہ آپ ہی بندوں کو پالتا + ای عزیز جس تحقیق
کا کوئی دوست یا عزیز مالدار صاحب عز و جاہ ہوتا ہے وہ شخص اوس پر مطمئن
رہتا ہے اور اوسکو غم روزی کا کچھ نہیں ہوتا ہے پس یہی انسان ہے کہ جسکا
خدا ایسا مالک ہو وہ روزی کا غم کہاں کھایا چاہیے نقل ہے ایک بزرگ سے
پوچھا کہ پیر تیرا کون ہے کہا ایک غلام پوچھا کس طرح کہا ایسے قحط میں کہ آدمی
گوشت آدمی کا کھاتا تھا ایک غلام کو میں نے دیکھا کہ خوش ہنستا ہوا چلا جاتا تھا
سے میں نے پوچھا اے عزیز تجھکو کچھ غم قحط کا نہیں ہے اوسنے کہا مجھکو کیا غم میرے
آقا کے گھر غلہ بہت ہے پس اوسکی وہ بات میری سر ہوئی اور دل کو میرے خدا
کی طرف متوجہ کیا اور غم روزی کا میری خاطر سے دور ہو گیا اسواسطے کہ جب
اعتقاد غلام کا مخلوق پر ایسا ہو تو خالق پر بھروسا بدرجہ اولیٰ چاہیے سے روزی
جو مقسوم ہے ملتا ہے اسی وقت پر + تو غم روزی نہ کھا دلمیں پس لا خوف و خطر
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے يَطْلُبُكُمُ الرِّزْقُ كَمَا تَطْلُبُونَهُ
سے بندہ کو چاہیے کہ حقتعالیٰ کو رزاق جانے اور اوسکی عبادت میں مصروف و مشغول
رہے بعضے لوگ عبادت و طاعت کو کہ بندوں پر لازم ہے خدا پر چھوڑتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا توفیق دے تو ہم بندگی کریں اور روزی کو خدا ہی سے

وذمہ کرلی ہی اور رزق رسانی کا وعدہ کیا ہے اپنے اوپر لازم کرلیا اور کہتے
ہیں کہ اگر ہم تلاش نکریں تو روزی کیسے پائیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے
مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ وَھُوَ یَقُوْلُ
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اَتَسْاَلُ مِنْ رِزْقِہِ
الَّذِیْ قَدَّرَ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الرِّزْقَ الَّذِیْ
قَدَّرَ لَہٗ فَقَدِ اتَّھَمَ رَبَّہٗ وَمَنِ اتَّھَمَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَفَرَ فَقَالَ سَلْ مِنْ اَعْطَائِہٖ
یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی پر گذرے کہ وہ روزی خدا سے مانگتا تھا
فرمایا اے اعرابی تو روزی مانگتا ہے خدا سے جو تیری تقدیر میں لکھدی گئی ہے
کہا ہاں فرمایا جو شخص خدا سے روزی چاہے جو اوسکی قسمت میں لکھی ہوئی
ہے تو اوس نے خدا تعالیٰ پر تہمت لگائی اور جس نے خدا پر تہمت لگائی وہ بیشک کافر
ہوا پھر فرمایا اے اعرابی اگر خدا سے مانگتا ہے تو دولت لقا اور ایمان مانگ الغرض
اگر کوئی کافر کسی سے کہے کہ آج ہمارا مہمان ہے تو کیسی اطمینان اور خاطر جمع ہوجاتی
ہے کہ بیشک یہ دروغ نہیں کہیگا افسوس ہے کہ خدا رزاق ہو اور اوسکی رزاقی
پر یقین نہو تو یہ کیسی مسلمانی ہے اے دل مسکین من سخت چو سعدان ہیچ
فکر میں دنیا کے تو مضطر و حیران نہو جو تیری قسمت میں ہے رزق ملی گا فقط
واسطے روزی کے تو سخت پریشان نہو حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا
اے احمد اگر میرا فضل و کرم بندوں کے شامل حال نہوتا تو ادن کو نابود کر دیتا اسواسطے
کہ وہ مجھکو گالیاں دیتے ہیں اور دروغ گو جانتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا
کو کیسے بندے ہیں کہ تجھکو دروغ گو جانتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں حکم
ہوا اے احمد ثالث ثلثہ کہتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں اور حضرت عیسیٰ

اوسکی بیٹی اور حضرت مریم اوسکی زوجہ ہیں اللہ تعالیٰ اون چیزوں سے منزہ
ہے اون بے دینوں نے بہت گالیاں دی ہیں اور ہم کچھ پروا اور سند بکواس کا نہیں
رکھتے اور اون بیہودی سوگند کا اعتبار نہیں کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے
فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ
سے رزق رازق کیطرف سے جان ہار لاحقہ امی روز رازق پیدا کرنے والا ہے
کہ آدمی جس لاوے اور گناہ اور غلبہ نفس اور شیطان میں پڑا ہے اور اوسی پڑا ہے اول نفس
شیطان اوسکو خلاف شرع کیطرف رجوع کرتا ہے جب دوسرا آتا ہے شبہہ کیطرف
رغبت دلاتا ہے جب شبہہ میں پڑا پھر حرام کیطرف مائل کرتا ہے جب حرام کیطرف متوجہ
ہوا تو دنیا و شریعت اور طریقت اور حقیقت کی ہاتھ سے گئی اور زوال ایمان کا ڈر ہوا
اسواسطے حدیث میں آیا ہے کہ آدمی نے گناہ پر اصرار کیا اور اوسکو خفیف جانا کافر ہو جاتا
اسواسطے کہ گناہ کو خفیف جاننا کفر ہے اور اوسکو خبر نہیں ہوتی ہے اگرچہ نماز پڑھتا
روزہ رکھتا ہو زکوٰۃ دیتا ہو حج ادا کرتا ہو کلمہ پڑھتا ہو چنانچہ یہی مضمون حدیث کا
سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي يَفِرُّونَ عَنِ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ كَأَنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنَ الْعُلَمَاءِ
اور فرمایا سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ يُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَمَا فِيهِمْ مُؤْمِنٌ
وَإِذَا قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ كَذَبْتُمْ وَلَسْتُمْ بِصَادِقِينَ
مراد حدیث کے مضمون خوب ظاہر ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے والے پر
دل ایک سنت ہی ہر وقت ٹوٹ جاتا ہے اون کے وکہے ہیں کلمہ کہنے کی
جس ہو امام المسلمین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا سر وقت
ایمان نہیں لیتے ہیں بلکہ وہ انعام و اکرام کا وقت ہے بلکہ زندگی ہی میں اوس کو
ایمان لیتے ہیں ہر وقت اوسکو معلوم ہوتا ہے جیسے اگر آدمی نے حلال کو حرام

اور حرام کو حلال اور بدعت کو سنت سنت کو بدعت اعتقاد کیا اور گناہ صغیرہ
و کبیرہ کو خفیف جانا کافر ہوجاتا ہی گو نماز و روزہ حج و زکوٰۃ پر قائم اور کلمہ پڑھتا ہو
چنانچہ حدیث میں آیا ہی سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلَی النَّاسِ یُصَلُّوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ اَلْفَ
رَجُلٍ وَزِیَادَۃً لَا یَکُوْنُ فِیْھِمْ مُؤْمِنٌ اگرچہ کلمہ پڑھے اور اوسپر اعتقاد نرکھتا ہو کا ذب
اگر کوئی خیر و شر نفع اور ضرر ہدایت اور ضلالت زندگی موت غیر خدا سے جانے
کافر ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ
فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ بحکم حق سب زمان و زمین
تمام اہل بہی تو نہ سکتی نہیں اگر کوئی نفع اور ضرر سبب سے دیکھی مسبب سے نجانے
تو اوسکی کلمہ پڑہنی پر لعنت برستی ہی اسواسطے کہ اوسکی نظر غیر حق کیطرف ہے
چنانچہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات فرماتی ہیں مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَفِیْ
قَلْبِہٖ غَیْرُ اللّٰہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ دشمن دوست کی خلاف
کو تو بس خدا ہی سے جان ای مرد ای عزیز جان کہ اپنی آپ کو خدا کو
سپرد کر دینا اور نفع اور ضرر خیر و شر اوسکی طرف سے جاننا ایک قلعہ ہی اور جو
کوئی قلعہ میں ہوتا ہی وہ تمام فسادیوں کو شر سے محفوظ رہتا ہی سو تو اس حصار
میں اگر شیطان اور جن و انسان کی بدی اور عذاب الٰہی سے بچا رہیگا چنانچہ حدیث
قدسی اسپر ناطق ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ فِیْ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ
عَذَابِیْ خدا تعالیٰ فرماتا ہی لا الٰہ الا اللہ میرا حصار ہی جو کوئی میری
میں آیا وہ میرے عذاب سے بیخوف ہوا واضح ہو کہ علمای شریعت نے معنی
کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے بہت کہی ہیں اون میں سے اصح یہ ہی کہ لا الٰہ الا اللہ یعنی
لَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُعِزَّ وَلَا مُذِلَّ وَلَا مُحْیِیَ وَلَا مُمِیْتَ اِلَّا اللّٰہُ

اسی مسئلہ پر نفع اور ضرر اور خیر و شر عزت و دولت مردود کر کے مقبول کرنا تھا
متعلق ہے اسی تعالیٰ کی طرف سے جان لے مسلمان ہو **سوال** جو نفع اور ضرر
خدا تعالیٰ سے ہے بندہ ناحق کیوں واسطے ہے **جواب** بندہ فاعل مجازی
ہے اور خدا تعالیٰ اوسکو عقل و شعور دی ہے خیر و شر کو خوب جانتا ہے نادان تو
نہیں کہ خیر کو شر اور شر کو خیر جانے جو کچھ کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا ہے اس
سبب سے ناحق ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ خیر و شر دونوں خدا کی مخلوق ہیں مگر خیر
واسطے امر ہے اور شر کے واسطے نہی ہے اور واسطے توحید کی مخلوق ہیں مگر
کی واسطے امر ہے اور شر کے واسطے نہی اگر کوئی کہے کہ خیر خدا کیطرف سے ہے اور شر
بندے کی طرف سے کافر ہو جاوے موجب وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى کے
سوال اگر کوئی کہے کہ حرکات و سکنات عالم کے سب خدا تعالیٰ کیطرف سے ہیں پس یہ جو کیوں
جواب حق تعالیٰ نے بندہ کو پیدا کر کے حق و باطل سمجھا دیا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوَاهَا سے سبب سے پہلے آدمی کے دل میں بات پیدا ہوتی ہے پھر اوس
ایسا ارادہ مستحکم کر کے کوشش کرتا ہے اگر خواہش اس کی ہے اوسکی موافق ہوئی
تو وہ کام ہو جاتا ہے نہیں تو نہیں ہوتا ہے پس بندہ اسواسطے ناحق ہے کہ اوسکی
نیت اور عزم مقدم ہے اور خدا تعالیٰ سے اوس کام کو چاہتا ہے کہ آخر یہ کام
ہو جاتا ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ سے
غرض ہے اور جس وقت آدمی کے دل میں نیک بات پیدا ہوتی ہے اوس کام کو ظہور
ہوتی اور اسکا ثواب اوسکے نام لکھتے ہیں اس سبب سے آدمی ثواب اور عذاب میں
داخل ہے اور یہ کہنا کہ نیک و بد سب خدا ہی کراتا ہے کفر ہے **سوال**
خیر و شر نفع و ضرر روز ازل میں جو لکھا گیا اوسکے موافق دنیا میں ہوتا ہے

بندہ کیون ہوتے ہیں جواب حقتعالی نے روحون کو پیدا کر کے عقل و گویائی
اونمین پیدا کی کفر و ایمان شک اور ایقان طاعت و عصیان سب اونکی سامنے
کیا جسنے جو قبول کیا وہی اونکی قسمت مین لکہا گیا اور وہی دنیا مین اوسکے
وقوع مین آتا ہے بموجب حدیث اَلسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ
فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ
ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی
یعنی یاد کر ای محمد جس وقت نکالی تیرے رب نے بنی آدم کو پیٹہون سے اونکی اولاد او اقرار
کروایا اونسے اونکی جانپر کیا مین نہین ہون رب تمہارا بولے ہان البتہ تو ہمارا پروردگار ہے بسبب جاننے
ایک گروہ نے بسبب رنگ و تامل کہدیا بلی اور ایک گروہ نے حجت طلب کی اور
بعضون نے اول اقرار کیا پہر انکار اور بعض نے اول انکار کیا پہر اقرار جمہور
مفسرین اور علما کا اسپر اتفاق ہے کہ حقتعالی نے دخول جنت سے پہلے بہشت کے
احاطہ مین کہ بیس ہزار سال کی راہ اوسکا عرض ہے آدم علیہ السلام کی
اولاد کو اونکی پشت سے چیونٹیون کیطرح باہر نکالا اور عقل و فہم و گویائی کو
اونمین پیدا کیا سو جو کچہہ کفر و ایمان شک و ایقان زہد و عصیان اونہون
نے بروز میثاق قبول کیا اوسیکا ظہور دنیا مین ہوتا ہے سوال ارواح کے
پیدا کرنیکے وقت کیسے معلوم ہوا کہ خیر و شر نفع و ضرر اونکو معلوم تہا
جواب روح کے ساتہہ ہی عقل و تمیز پیدا ہوئی کچہہ روحین جمادات اور
نباتات کیطرح نہ تہین سوال کیسے معلوم ہوا کہ ارواح کو عقل و تمیز تہی
جواب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا خطاب بے عقل و تمیز کی طرف نہین ہو سکتا ہے
حدیث مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الہی جس ذات کی تیری تعریف و توصیف توریت

میں یہ بھی ہے وہ کس پیغمبر کی امت ہے حکم ہوا کہ وہ امت میرے حبیب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے حضرت موسیٰ کو آرزو دیکھنے کی ہوئی حکم ہوا کہ ابھی انکو
تمکو دیکھنے کا وقت نہیں ہے اگر چاہو تو آواز اونکی سنواؤں پھر جناب باری نے خطا
ب کیا اے امت محمد سبھوں نے اپنے ماؤں کی پشت سے جواب دیا لبیک اللھم لبیک
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آواز سنی تو روحوں نے جانا کہ تحمید پیغمبر
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انعام دیا میں نے تمکو تمہارے مانگنے سے پہلے اور بخشا میں نے تمکو تمہاری
بخشش طلب کرنے سے پہلے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اور یہی حدیث میں ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے پوچھا اے محمد کس وجہ سے تم نے کہا ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْل
یعنی میری امت کے عالم تمام بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت
امام محمد غزالی کی روح کو حاضر کیا روح نے کہا یا موسیٰ تمہارے سوال سے کہ
انکو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى تمنے جواب فرمایا هِیَ عَصَایَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا
وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَلِیَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى اس عصا کے کہنے سے
معلوم ہوتا ہے زیادہ گوئی بادشاہوں کے سامنے روا نہیں ہے یہاں سے معلوم ہوتا
کہ روح کے ساتھ عقل بھی ہے اور یہی خدا تعالیٰ کے حساب میں روحوں کی پیدائش
سے پہلے معلوم نہیں جیسے کہ شتکار کو نباتات اور درختوں کے ظہور سے اول انکے
رنگ و بو اور میووں اور شگوفوں کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اسیطرح اصل اللہ تعالیٰ
کا علم سب پر محیط ہے اوس سے کچھ پوشیدہ نہیں ہے جو کوئی اسکے سوا اعتقاد رکھتا
اور اوسکو ایمان کی پوچھیں اور جس طرح کاتب کو تحریر سے پہلے نقوش حروف کی

اور باوسکی معنی معلوم ہو سکتے ہین اور اوسکا علم اوسپر محیط ہی اسیطرح قیامت سی پہلی بندونکا ثواب اور عذاب حساب کتاب اور اونکا احوال جناب باری کی تعالی پر روشن اوسی کچھ پنہان نہین **بارہوان باب وجد و سماع اور اوسکی حقیقت کی بیان مین** ایعزیز آمین صوفیون کو اختلاف ہی لیکن مین جو اصل ہی بیان کرتا ہون کہ دو وجہ سی وجد و سماع منع ہی ایک از روی طریقت اور حقیقت کی اور دوسری از روی شریعت کی جو وجہ ممانعت کی از روی طریقت اور حقیقت کی ہے وہ یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ یعنی دنیا کی زندگی یونہی ایک کہیل اور بازی ہی اب کہو اون دیوانون کو ہی اس آیت شریف مین جو زندگی کہ بخوبی مطابق حکم خدا و رسول کی گذری ہو اوسکو تو کہیل اور بازی فرمایا پس جو عمر کہ خلاف شرع اور گناہ مین گذری قیاس کرنا چاہئے کہ وہ کیا ہوگی ظاہر ہی کہ بلا شک بد اور مذموم ہوگی چنانچہ امام المسلمین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جنکا اجتہاد کی چراغ سی جہان روشن ہی فرماتی ہین ؎ عُمْرٌ تَنْقَضِيْ لَهْوٌ وَلَعِبٌ فَاهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا مِنِّيْ حَيْرَتْ اِنَّ الشَّمْسَ اَنْتِ مِنْ عَيْنِيْ عَشْقِيْ مِنْ كَرَاهَا اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا یعنی خرچ کیا مینی عمر کو کہیل اور بازی مین سو افسوس ہی پہر افسوس ہی پہر افسوس ہی جب خبر دی گئی مجھکو کہ آفتاب مونث ہی تو میری حیا نی مجھکو روکا اوسکو دیکھون دوست رکہتا ہون مین نیکون کو اور نہین ہون مین اون مین سی ہی کہ امید رکہی کہ روزی کرے مجھکو نیکی لازم ہی کہ آدمی اپنی زندگانی متابعت مین پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقوال اور احوال اور خلفای راشدین اور صحابہ

اتباع سنت کی پیروی میں بسر کرے اور جو قول اور فعل کہ خلاف ہو اوسکو
شیطانی جانے نہ رحمانی وجد و سماع تو صریح مخالف اونکی ہے اسواسطے کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفا رضی اور صحابہ اور تابعین نے وجد و سماع
نہیں کیا اور سماع کے اونکی طرف نسبت کرنا کفر ہے فرمایا پیغمبر علیہ السلام
الرقص لہو کبائر کناس الیہود یعنی ناچ رقص کرنا ایسا گناہ ہے کہ اسکے برابر کوئی
گناہ نہیں انتہی غرض وجد اوسکو کہتے ہیں کہ سالک کیواسطے ایک نیا حال
پیدا ہو برقی حالات کی ساتھ اور سماع اوسکو کہتے ہیں کہ اسرار الٰہی
کے سننے سے ایک حال اور الہام ربانی پیدا ہو وجد و سماع
جہال نے ناچنے گانے کا نام رکھ لیا ہے شعر بعض میں ہوتا اگر وصل
خدا + تو سب رقاص ہوتے اولیا + راہ کالی ہے تیری شیطان کی
جاتا ہے فقیر بن فضل خدا + واضح ہو کہ جس شخص کو سیر الی اللہ اور
سیر اللہ اور فی اللہ اور باللہ حاصل ہے اوس کا جسم جنبش نہیں کرتا
استغراق اور توحید اور معرفت اور مشاہدہ اور تجلیات میں جسم کی حرکت
حرام ہے سالک کو چاہیے کہ استغراق کے وقت شرع کی قید میں
مقید رہے کہ استغراق اوسکا خوب مستحکم ہو جائے چنانچہ جناب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم حالت استغراق اور مشاہدہ اور تجلیات
میں نماز میں مشغول ہوتے تھے اور صحابہ کی نسبت میں اور ازواج مطہرات کی صحبت
اسواسطے کہ استغراق میں حدود اللہ کے خلاف کوئی بات ہو جائے شعر جو کسا
میں آیا صاحب فرمائی راز + عقدہ حالی تھے مشغول نماز + گاہ فرمائی اَرِحنا
بلال + تا کرد تنگی بہ دل برحال + گاہ فرمائے وہ عالمقام + یا حمیرا کلمی کرد

مجھسے کلام ٭ دل تھا اوسکا ایک دریای شگرف ٭ جوش کرتا ہے بہت دریای ژرف ٭
اس سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ہے
دنیا میں مشاہدہ اور استغراق اور تجلیات کی حالت میں کب مائل طرف خلاف حدود
اللہ کے ہوئے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام رات
جبکہ استغراق میں رہتے تھے آدھی رات کے وقت ایک آہ کرتے جسم کو مطلق حرکت
نہ ہوتی اسواسطے کہ اسرار محبت دل میں سما رکہنا کمال محبت ہے اور حوصلہ اوس سے
وسیع ہوتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا فَضَلَ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَلَا بِكَثْرَةِ الصَّوْمِ
اِلَّا بِسِرٍّ وُقِرَ فِيْ قَلْبِهٖ یعنی ابوبکر کی بزرگی کثرت صوم و صلوٰۃ سے نہیں ہے بلکہ جو اسرار
الٰہی کہ اونکے دل میں بہرا ہوا ہے اور وہ اسرار غلبہ خدا کی محبت کا باعث ہوا اوسکے
سبب سے افضل ہیں کہ جو سیلاب غلبہ محبت خدا تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے سینہ
مبارک میں ڈالا تہا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے سینہ
میں ڈالا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مَا صَبَّ اللّٰهُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُهٗ
فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ چنانچہ حضرت شیخ فرید الدین عطار نے یہ مضمون فرمایا
اشعار ٭ جناب کبریا سے ہے عطا ٭ سینۂ پاک پیمبر کو ہوا ٭ سینۂ صدیق
میں وہ بہر دیا ٭ ہو گئے وہ گنج اسرار خدا ٭ صاحب تحقیق وہ صدیق تھے ٭ جل
اونہیں سے نکتۂ تحقیق تھے ٭ دو جہان کے صاحب انوار تھے ٭ منکشف اونپر
سبھی اسرار تھے ٭ خامشی کیونکہ اون کو کام تہا ٭ اپنے لب کو بند رکھتے تھے سدا
بحر استغراق میں شب تا بروز ٭ غرق رہتے تھے بصد اندوہ و سوز ٭ نیمشب کو
سوئے کرتے تھے جگر گداز ٭ اور نہ کرتے لب سے کچھ افشائے راز ٭ جبکہ تک وہ ہوئے
ہوا مشکبار ٭ مشک کرتے خون آہوئے تتار ٭ شیخ فرید الدین عطار فرماتی

میں کہا امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسرار الٰہی سے اسی واسطے لال ہیں
اکہ ایک وہ ایک کنواں جنگل میں تہا اوس کنوئیں سے ایک اسرار الٰہی میں سے
بیان کیا پانی اوسکا سب خون ہوگیا اور بیتر آہی کے سنتے کی بات لالا
ابیات ایکدن لشکر جناب پاک کا + تھی عسکر صاحب لولاک کا + راہ میں
اوپر العرا حرام + چاہ کو لب پر کیا جا کر مقام + کی ملاقات آپ حضرت نے دوماں
خون ہوا اوسکا سراپا یا کنواں + یوں ہوا ارشاد اوس درگاہ سے +
مرتضیٰ سے کہہ کچھ چاہ سے + بعد اسکے اور وہ دل ظاہر کیا + راز دل سے جا
کر ماہر کیا + اس لئے خون ہوگیا دل چاہ کا + یہ اثر ہے مرتضیٰ کی آہ کا +
اس بیان سے غرض یہ ہے اگر رقص و وجد سے اسرار الٰہی منکشف ہوتی تو یہہ حضرات
ضرور رقص و وجد فرماتے سکوت و ضبط نفرماتے شیخ نجم الدین رازی نے
مرصاد العباد میں یہہ مضمون فرمایا ہے نظم تیرہ سال ہے رقص ہم دم پاؤں
مثل پیا + مثل دریا جوش میں ہے سو مار اوشا مشہا + رقص وہ ہی کہتے ہیں جو دو جہاں
سے دل وشی + یوں نہ ہو اس جسم کا بیکار اوہتا مشہا + اگر کسی بزرگ سے جسم
کی حرکت ظاہر ہی ہوئی تو ابتدائے حال میں ہوئی ہے اسمیں جیسے آدمی کے بچپن
حال ہوتا ہے طفلی جوانی ہے ایسے ہی سالک کی ہوتی ہیں ابتدا اور وسط میں
اگر کسی سے ابتدا اور وسط میں حرکت جسم کی خلاف شرع ظاہر ہوتی ہے اور اسکا
کیا اعتبار ہے واسطے کہ وہ حکم طفل کا رکھتا ہے کسی تابع طریقت اور منتہی سے
حرکت مخالف احوال حضرت رسالت پناہ اور خلفائے راشدین کی نہیں ہوئی
منتہی اور متوسط تو مانند آب دریا کے جوش و خروش کرتی ہیں نوٹ
من عرف اللہ طال لسانہ اور منتہی سالک خموش رہتے ہیں موافق من عرف اللہ

ہیں لیا ہے اونکو جسم کی حرکت نہیں تی تہی اپنے آپ مین مستغرق تہے کی گونا گون اسرار ہوتی ہین قطعہ اپنی تن کو مختصر کر + اپنی آپہی مین تو سفر کر + سب شام و صبا اپنی نیم دو دہر کچہہ دلمین ہی سب بیکر + مطلوب بہت ہین دو جہان مین + دل کو ماسوی تی تو اوسپر کر + اندر باہر کے سب بتون کو + تو توڑ کر سینہ پاک پر کر + جاؤ ان کو پہنچ کی ہی یہ راہ + اس راہ سے سب کو تو خبر کر + نقل ہی کہ حضرت شیخ ابو الحسن نوری کہ ایسی اپنے آپ مین مستغرق ہو جاتی تہے کہ بال تک جنبش نکرتا تہا کسی نے پوچہا کہ یہ کس سے سیکہا فرمایا بلی سے کہا کسطرح فرمایا کہ بلی جو ہے کے واسطے ایسی بیٹہتی ہے کہ اپنے ظاہر و باطن کو اوس طرف بالکل رجوع کرتی ہی اور حرکت جسم کی نہیں رہتی ہے اور اپنے آپ کو فراموش کرتی ہی ای صوفیان ناقص الحال بلی سے تو کم ہونا نہ چاہیے اپنے آپ مین ایسی فرو ہو جاؤ کہ ظاہر باطن کو فراموش کرو اور مجرہ دل کے پاسبانی مین رہو اور جو اسرار الٰہی ہو اوسکو مخفی رکہو کہ افشا راز کفر ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اِفْشَاءُ الرُّبُوبِيَّةِ كُفْرٌ + چشم و گوش و لب کو کر بند ای فتا + سر حق پہر تو نہ دیکہے کر گلا نقل ہی کہ ایکروز حضرت رابعہ بصری کے پاس ایک صوفی بیٹہا تہا اور رابعہ توحید کا اور عجائب کا بیان فرماتی تہین صوفی رو نے لگا حضرت رابعہ نے منع کیا کہا ای صوفی اگر یہ قطرہ اشک کے تیری دل مین رہتی تو دریا ہو جاتی اب ضائع ہو گئی اور کچہہ مفید نہ ہوئی ایک شخص نے حضرت رابعہ سے کہا کہ مجہے کچہہ نصیحت کرو کہا کہ جو تیری دل مین ہی حالات اور واقعات ہی اوسکو باہر نہ لا اور جو کچہہ تیری باہر ہی معاش کی تنگی وغیرہ کا غم وہ اوسکو دخل نہ دی نقل ہی ایکروز بشر حافی سے وصیت چاہی فرمایا کہ محبت خدا تعالیٰ کی حاصل کر اسواسطے کہ آدمی کی بزرگی محبت سے ہے اوس آدمی

ہے جو کہ اس سے اور کچھ زیادہ و بادرج ہے فرمایا کہ جب محبت خدا تعالیٰ کی
حاصل کی تو پھر تو اوسکو ایسا پوشیدہ رکھے کہ کسی مخلوق کو خبر نہ ہو اور کسی کہا اور
کبھی وہ [illegible] فرمایا کہ عشق کی محبت کو چھپا رکھے کہ گویا حقیقتاً کوئی ظاہر ہو
[illegible] کہا کہ خدا نے کہا کہ محبت کرنا عاشق کو بہت چاہیے کہا جو کسی کا قول ہے
مصرع یاں جان کر لو تماشا - کوئی جان بچائے عشق ایں جان کسی کو کوئی بچانے بچائے
نقل ہے کہ ایک روز حضرت جنید بغدادی قدس سرہ خدا تعالیٰ کی واحدا
او معرفت میں کلام فرماتے تھے ایک مرید نے آہ اور آہ کھینچی تو اوسکو منع کیا
اور فرمایا کہ اگر اب تو نے آہ کی تو اپنی صحبت سے جدا کردونگا پھر سے شروع
کلام شروع کیا مرید نے ضبط کیا اور خاموش رہا آخر بعد ایک مدت کے اسی حال پر
سو آہ کی ساتھ مصرا آخرت کر گیا کہ علم الٰہی کا کمال اور ضبط اوسکو حاصل ہے یہاں تک
جاننا چاہیے کہ علم اسرار او مشاہدہ او تجلیات عشق کا ہو [illegible] اسرار الٰہی
پس اسے کو چھپا رکھنا چاہیے کہ جو حاصل ہو اگر پوشیدہ رکھیگا تو زیادہ مزا
ہوگا اور اوسکا دل اوسکی گردن پر رہیگا اور اگر پوشیدہ کیا اور [illegible] آیا اور
اوسمیں سعی [illegible] اور مر گیا تو آخرت میں اس [illegible] کا بدلہ پائیگا سو [illegible] الٰہی کا
حاصل ہوگا فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَشِقَ وَكَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ یہ آیت شریف اگرچہ مہاجرین کے حق میں ہے لیکن
یہاں صوفیوں کی اصطلاح میں مہاجر سے وہ شخص مراد ہے کہ دنیا اور طلب
کو [illegible] سے جدا کر کے واسطے الگ ہو گیا تو آیت اوسکو شامل ہو گئی پس اگر عشق کا تخم
سینے اور کسی کی [illegible] پوشیدہ رکھیگا تو [illegible] اوسکے انوار طلوب

اور احوال بہی ان مین ظاہر ہونگی اور اگر صوفیا ذکار و افکار سے معمور کر یگا تو اوسکا شگوفہ کہ علم ہے ... کا تو ظاہر ہوگا اور اگر عقائد ناپسندیدہ اور اوہام فاسدہ کو باد مخالف سے نگاہ کہیگا تو میوہ اوس کا کہ تجلیات ارشادات اور معرفت حق ہی ظاہر ہوگا الحاصل اول سے آخر تک عشق کا تخم بہشتی کی زمین مین بو اور اوسکو بیج کو قواعد شریعت مین محکم رکہنا سالک کیواسطی فرض ہے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ سے یہی مراد ہے

کبہی اے ہستا جنبش مین رہیگا مثل خس	دل مین کر بیخ شریعت کو تو محکم بر نفس
کبہی جلتا رہیگا مثل ابر نو بہار	شرع مین محکم رہا کر گو رہا مستانہ وار
کبہی بہ نالہ و فریاد چون زاغ در عرش	ضبط کر تو اپنے دلمین جوش ابر کہن

العزیز اگر صوفیہ کا احوال ابتدا اور اوسط اور انتہا کا مشرح بیان کیا جاوے تو کتاب دراز ہوتی ہی عارف کامل خود معلوم کر لیگا مجمل اور مختصر یہہ ہی کہ صاحبان حال کے دو طائفہ ہین ایک صاحب تکوین اور ایک صاحب تلوین صاحب تکوین کو جسقدر استغراق اور توحید اور معرفت اور عشق اور حالت زیادہ ہوا وسیقدر ہوش اور عقل زیادہ ہوتی ہی اور کوئی قول اور فعل خلاف شرع نہین ہوتا ہی انبیا علیہم السلام اور خلفائی راشدین اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا یہہ ہی حال تہا خواجہ محمد پارسا نی رسالہ قدسیہ مین فرمایا ہی کہ اس مرتبہ بی صفتی کا کمال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور جملہ انبیا علیہم السلام علی قدر مراتبہا اس خرمن کی خوشہ چین ہین اور آپ ہی کے مدد سے اونکو درجات کی ترقی ہی اور مقام محمود کہ آپکے واسطے مخصوص ہی اسی مرتبہ کا کمال ہی اور اسی مرتبہ بی صفتی کی خاصیتون مین ایک یہہ ہی کہ اس مرتبہ والی کو تمکین وقرار ہوتا ہی اضطراب و اضطرار نہین

ہوتا اصحاب تلوین کی کہ مقام تکوین سے نیچے کا درجہ ہے یہی دو طائفہ ہیں
ایک اصحاب صحو ایک اصحاب سکر اصحاب صحو کو احیانا معرفت اور تکلم الٰہی میں کبھی خطا بھی
پیش امر مجملی ہے اور وہ خطا بعد تعبیر کے حق تعالیٰ معاف فرماتا ہے اور معرفت الٰہی
سے سرفراز ہوتے ہیں اور خطا کو خطا اور ثواب کو ثواب جانتے ہیں اور اسرار کی رنگون
کیطرف مائل ہوتے ہیں اور نور نار میں تمیز بہاں کر سکتے ہیں کہ الہام حق تعالیٰ
کہ نور تجلیات رحمانی ہے اور نار تجلیات شیطانی جیسے الہام اور وسوسہ قریب قریب
ہیں سالکوں کو فرماتا ہے کہ اصحاب تکوین کو واسطے مشاہدہ ذات کا ہوتا ہے اسواسطے
وہ آرام و سکون میں ہیں اور اصحاب تلوین کیواسطے مشاہدہ صفات کا ہوتا ہے
اور صفات حق تعالیٰ کی مختلف ہیں اسواسطے اونکے احوال بھی مختلف ہوتے ہیں اور ہر
حال میں مضطر ہوتے ہیں اسواسطے کہ متوسط ہیں ابھی منتہی نہیں ہوئے ہیں اور
اگر اونسے کوئی بات خلاف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین
کے ظہور میں آئی اوسکا اعتبار نہیں اور اونکے مشاہدہ کا حال مفتاح العلوم میں
ذکر کر فصل میں مرقوم ہے اصحاب سکر کے بھی دو حال ہیں ایک حالت رحمانی اور
ایک حالت شیطانی حالت رحمانی وہ ہے کہ اس دوران کے حال میں اس سے کبھی ایسا
فعل ظاہر ہوتا ہے کہ عوام الناس کے نزدیک کفر ہوتا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے سبحانی ما اعظم شانی ظاہر ہوا کیفیت اوسکی اسطرح مرقوم ہے کہ حضرت
بایزید کو واسطے ایک بیتی ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ اوس وقت میں بحر حق کی بحر میں کے
ہو جاتی تھی اور آپ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ فرماتے جب ہوش میں آتے تو غسل
اصلی ہو جاتے تھے مریدوں نے سبحانی کا اظہار کیا شیخ نے فرمایا کہ جس وقت
میری زبان سے ایسا کلام نکلے تو مجھکو قتل کرنا وہ میرا گناہ تمہاری گردن پر نہ ہوگا

جسوقت شیخ کا بھی وہی حال ہوا مریدون نے تلوارین چہرہ پر مارنا شروع کیا
شیخ پر کچھ اثر نہ ہوا جب شیخ ہوش مین آئے مریدون نے حقیقت حال بیان کیا
شیخ نے فرمایا اگر اسوقت مجھکو مارو تو البتہ مجھہ پر اثر کریگا کہ اس وقت مین نہ
ہون اور اوسوقت مین تھا اور ہی کوئی کہنے والا تھا چنانچہ حضرت موسی علیہ
السلام کو وسطے ابتدائے نبوتمین درخت سے إِنِّي أَنَا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ظاہر ہوا اگر بایزید
سے سُبْحَانِي مَا أَعْظَمَ شَانِي ظاہر ہوا کیا عجب ور یہ حال ابتدا مین تہا اوسکا کیا عجب
کہ مبتدی مانند طفل کے ہے طفل سے ایسی چیزین ظاہر ہوتی ہین اگر مبتدی اور متوسط
سے ایسا حال ظاہر ہو کہ تلوار کی ضرب اوس پر اثر نہ کرے تو معذور ہے لیکن ناقص ہے
ہے منتہی نہین پہلا سوال یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ حال ابتدا کا تہا جواب حضرت
موسی علیہ السلام ابتدائے نبوت مین درخت سے انوار دیکھتے تہے اور آخر عمر مین جب
رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ یا تو حکم ہوا لَنْ تَرَانِي اس سے معلوم ابتدا اور اوسط مین ایسے حالات
ہوتی ہین اور انتہا کا حال بیان سے باہر ہے کوئی فعل خلاف شرع نہین ہوتا ہاں
حالت استغراق شیطانی مین کوئی قول و فعل اوس سے مخالف شرع یا لہو یا لغو و تبذیر
مین آتا ہے اور ان دونون حالتون کے نشان بہت ہین یہان کچھ بیان کئے جاتے
ہین کہ حالت شیطانی مین ایسی باتین ظاہر ہوتی ہین کہ وہ دال ہوتی ہین کمی بے
اور حالت رحمانی مین عذر تقصیر اور ندامت گناہ ہوکے انکسار اور حلم اور تواضع پیدا ہوتی ہے اور
حالت شیطانی مین عجب اور غرور اور ریا اور حسد پیدا ہوتی ہے اور نفس کی خواہشون
مین مبتلا اور مقید رہتا ہے حالت رحمانی مین حقتعالی اوس کا نگاہبان اور محافظ
ہوتا ہے اوس سے کوئی بات خلاف شرع استغراق اور بے استغراق مین ظاہر نہین
ہوتی بموجب إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ

جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ
الغرض کہ استغراق سے چارہ نہیں ہے اور وہ دو حال سے خالی نہیں یا علم شرع ہوگا
یا نہ ہوگا [illegible] کی وجہ سے ہو تو وہ مبتدی کا حال ہے جیسا کہ کسی سے کہا کہ
شریعت [illegible] نہیں [illegible] اور بشارت میں [illegible] سکر وصل [illegible]
شریعت جانتا ہے اور سالک کو بواسطہ معرفت اور علم الٰہی کے عشق اور شوق [illegible]
میں وہم و خیال باطل [illegible] جانتا ہے کہ مخالف شرع ہو کہ علم الٰہی حاصل ہو
اگر استغراق ایسا ہے کہ [illegible] وجہ سے ہے تو سالک کو استغنیٰ حکم الٰہی کے حرکات [illegible]
حرام ہو اور خلاف امر کرے [illegible] ہیں جس [illegible] کی بندگی [illegible]
جیسا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام ہمیشہ استغراق اور نسیان میں رہتے ہیں اور ذرہ برابر
خلاف امر حق نہیں کرتے ہیں اور ظاہر و باطن من اللہ کے [illegible] اور محاسبہ
میں اور مراقبہ میں [illegible] ہے تحقیق نہیں کہ مراقبہ دو طرح پر ہے ایک مراقبہ
موقت اور ایک مراقبہ دائمی مراقبہ موقت وہ ہے کہ سالک اپنے [illegible]
اور انوار الٰہی حاصل کرے اور مراقبہ دائمی وہ ہے کہ تمام حرکات و سکنات
خدا تعالیٰ کی جانب سے ملحوظ رکھے جس کام میں رضائے حق ہو وہ کرے اور جس
میں نہ ہو نہ کرے جیسا کہ حدیث قدسی [illegible] باطل [illegible]
الا عراض عنی [illegible] سوی [illegible] الحق الا [illegible] حق تعالیٰ کی طرف سے
جو مراقبہ ہے وہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو نگاہ رکھتا
ہے کہ [illegible] موافق مضمون اس آیۃ کریمہ کے وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا
دوسری یہ کہ حق تعالیٰ [illegible] اور فعل کو جس کا امر [illegible]

اوسکو چہوتی نہ پاوی اور ہی کیونکر نپاوی پہر مراقبہ بندہ کی طرف سی تین طرح پر ہی
اول یہہ کہ آدمی ہر وقت اس بات کا ملاحظہ رکہی کہ اللہ تعالی ہمیشہ میری اعمال کا
حاضر و ناظر ہی اوس کا ثمرہ صفت حیا ہی کہ بندہ کو حاصل ہوتی ہی اور اس
مراقبہ کا نام مراقبۃ المراقبہ ہی دوسری یہہ کہ آدمی اپنی قوای ظاہری و باطنی حسی
او عقلی کی محافظت کری اور جس چیز کیواسطی وہ پیدا کیا گیا ہی اوسکی طرف
مصروف ہووی تیسری دل کو اس طرح غیر سی نگاہ رکہی کہ سوای حقتعالی کی اوسکی دل مین
ہرگز کوئی راہ نپاوی اصل غرض مراقبہ سی یہہ ہی حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
قدس سرہ العزیز فرماتی ہین اگر کوئی بندگی کا مزہ پاوی اور وہ مزہ اوسکا مطلوب
ہو جاوی تو وہ اوسکا عابد ہی حق کا عابد نہین ہی اگر کسیکو ذوق اور حالت
او یقین اور معرفت او کشف و کرامت حاصل ہو اور وہ اوسکا مطلوب ہو تو
وہ بہی اوسکا عابد ہی نہ عابد حق کا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس
اللہ سرہ العزیز فرماتی ہین اگر کوئی شخص واسطی حصول کشف و کرامت اور خوارق
عادات کی بندگی کری اور اوسکو حاصل کرلے تو اوسنی دنیا مین مزدوری پائی اور آخرت
مین بی نصیب رہیگا ای عزیز اگر دونو جہان کی قدرت اور معلومات اور مفہومات
اور جمیع انبیا اور اولیا کی عرفان خدا تعالی تجکو دی ہرگز راضی نہو جبتو اسکی واسطی سلوک
کام اسکی سوا ہی چنانچہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتی ہین اگر قرب و صفا
قدس جبریل اور صفوۃ آدم اور خلت ابراہیم اور شوق موسی اور طہارت
عیسی اور محبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیا کی
صلواۃ اللہ علیہم اجمعین تجکو دین ہرگز راضی نہو اور ہمت اور حوصلہ بڑا کر
رکہیو اسواسطی کہ کار اس سی برتر ہی اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہو کہ وہی چیز

سلب یہ لفظ زائد ہی اور تاکہ معنی بانیکی راہ سی کی ہی ورنہ انبیا کرام اسکیکو ال سکتی ہیں ۱۲

سر احجاب نہوگا اسپر اسطرح کہ یہ مقام وسیلہ مطلوب کا ہے نہ عین مطلوب اور یہ ظاہر ہے
کہ وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جاننا خود مجہولی ہے انصاف کرنا چاہئے کہ جب
ان چیزوں کی طرف متوجہ ہوا اور انکا حاصل کرنا کہ یہ چیزیں مقام انبیا اور اولیا
کی ہیں اور حالات وجدانی اور ربانی ہیں محجوبیت ٹہری تو حالات نفسانی کے حاصل
کرنے اور انکے دام میں متوجہ ہو سکا کیا حال ہوگا پس سالک کو چاہئے کہ تمام انبیا اور علمائے
راسخین اور صحابہ اور تابعین کی متابعت میں طریقت کی راہ چلنا چاہئے کہ سلوک
راہ کی نہایت ناکامی اور حیرانی اور عجز اور تقصیر اور پشیمانی ہے چنانچہ امیر کبیر حضرت
سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ سالک کی ہمت کو ایسا بلند کرنا چاہئے
کہ سوا حق کے کسی کو اپنا مطلوب اور محبوب نہ سمجھے اور کسی طرف کو نظر بھی
نہ دیکھے اگر وہ تمام جمیع انبیا کے مقام اوسکو دیے جاویں تو اس طرف نگاہ نہ کرے اور [illegible]
تو چھوڑ کر اور دیہ مشغول نہ ہو کہ یہ حجاب ہوجاتا ہے جیسا فرماتے ہیں [illegible] حضرت
شیخ فرید الدین عطار نظم جب اپنا خاص کوئی عزوجاہ دنیا محجوب تحت کلاہ

اور کہا میرا دوست جل حشم
اسا تابع سکو ما ہی کر سو
[illegible] آتش میں اپنا [illegible] غلام
دور [illegible] ایسی اور پیدا [illegible]
[illegible] ہی تو [illegible] العلام
[illegible] میرے سبب ہر گز کہا
ہوکر میں سو [illegible] سپاہ
میں ہونگا دور سے [illegible]

کہ بلند ایسی حکومت کا علم
دیکہہ کر حیران ہیں سبہی سپاہ
میرے تیری عرب سے میرا احترام
بیت کہتی ہے کہ تو دیوانہ
[illegible] کس لئے ہوشیار کام
در مجکو آلسا ہو بادشاہ
دور پر جاؤں [illegible] ہو
حکم کا تابع رہونگا روز و شب

چاہتا ہوں میں کہ تو شاہی کرے
آنکہہ میں سب کے ہوا عالم سیاہ
لیکن اوس صاحب ایاز ہوشیار
کہوں [illegible] عقل سے بیگانہ
[illegible] لوں تو لا [illegible]
[illegible] سبہ ونکہ عزو جاہ
حکم میں میری اگر ہو دو جہاں
لیکن [illegible] کرمیں [illegible]

مجھکو کب یہ گروہ فرد کا رہی
بندگی کر جیسے کرتا تھا ایاز

مجھکو کافی شاہ کا دیدار ہی
اے وریغا تو نہیں ہے مرد راہ

ہی اگر تو طالب حق با نیاز
کسکو سمجھائیں بتائیں کسکو راہ

دوسری وجہ منع ہونی وجد و سماع کی ازروی شریعت کی یہ ہی کہ شرح مقاصد
مین مذکور ہی کہ حلال اور خفیف جاننا اوس گناہ کا کہ جو دلیل قطعی سی ثابت ہو کفر
ہی صلوٰۃ مسعودی مین مذکور ہی کہ مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہی کہ بندہ گناہ
سی کافر نہین ہوتا ہی لیکن گناہ کو ہلکا اور سبک جاننے سے کافر ہو جاتا ہی
اور گناہ کی حلال جاننی کا کیا حال ہوگا القصہ جو لوگ کہ فقیر کہلاتی ہین اور
خدای تعالی کی محبت کا دم بھرتی ہین اور راگ اور باجی سنتی ہین یہ توجیہ لاتی ہین
کہ کس سی سنا ہی کہ درویشان اہل صفہ کا یہہ حال تھا اور یہ افعال تھی شاید پیغمبر
علیہ السلام کی وقت مین عشق و محبت نہ تھا ہان یہہ بات ہی کہ جسکی شیطان
راہ مارتا ہی اوسکا یہ حال ہوتا ہی فرمایا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نی کہ جس
نی راگ کو حلال جانا وہ منافق اور ملعون ہی اسواسطی کہ راگ کھیل ہی اور
کھیل حلال نہین اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جس نی راگ
کو حلال کہا وہ چارون مذہب سے الگ ہو گیا فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہ جس
نی راگ کو حلال کہا وہ منافق ہی سب امت کی نزدیک اسواسطی کہ راگ کھیل
ہی اور سب کھیل حرام ہی فرمایا امام احمد حنبل رح نی جو شخص راگ کو حلال کہی وہ
کافر ہی اسواسطی کہ اوسنی سبک کیا حکم شریعت کو اور جو سبک کری حکم شریعت کو
وہ مومن نہین ہوا سب مجتہدون کی نزدیک اور نہ قبول ہوگی بندگی اوسکی
اور ٹوٹ جائینگی سب بھلائیان اوسکی اور طلاق ہو جائیگی عورت اوسکی اور فرمایا
ابو یوسف رح نی جسنے کہا راگ حلال ہی تو وہ کافر ہی اسواسطی کہ راگ شیطان کا

کام ہے اللہ تعالیٰ کے فرمانے کے سبب قالوا اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین
یہ سب اقوال تفسیر جلالین سے منقول ہیں اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کل امر فیہ رد ذلہا
الشریعۃ فھو رد فی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل

اگر تو دیکھو کسی آدمی کو کہ پانی پر جاتا ہے اور ہوا میں اڑتا ہے اور آگ میں جاتا ہے اور سنت
رسول کی سنت کو ترک کرتا ہے وہ مردود کیا گیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یعص اللہ ورسولہ
فان لہ نار جہنم خالدین فیہا ابدا نقل ہے کہ شمس الائمہ حلوانی سے پوچھا کہ جو
لوگ راگ سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا راگ سننا حق تعالیٰ کے پاس مرتبہ اور حدیث ہے کہا یہ لوگ
جھوٹ بولتے ہیں یہ آیت پڑھی افتریٰ علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ منقول ہے کہ
حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اکثر صوفیان وجد و معرفت کی
حال میں کیوں نہیں حرکت وجدی ظہور میں آتی ہے آپ نے یہ آیت پڑھی وتری الجبال
تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب یعنی تو دیکھیگا قیامت کے دن پہاڑوں کو جانیگا کہ
یہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ تو مانند بادل کے بہت تیزی اور سرعت سے
چلتے ہیں کہ انکی چال اور حرکت معلوم نہیں ہوتی ہے یعنی انکے باطن میں ایسی حرکت
ہے کہ دوسرے پر ظاہر محسوس نہیں ہوتی ہے اور حرکت جسمانی حرکت مذموم ہے
مترجم کہتا ہے کہ اس باب اور اس سے اگلے باب میں اور جہاں کہیں اس کتاب
میں لوگوں کی طرف کفر کی نسبت کی ہے اس کو دیکھ کے کسی خاص مسلمان
کو جس سے یہ کام سرزد ہوا ہے اور ہوں بہت سے کافر کہنا اچھا نہیں جب تک اوس
کی زبان سے کسی قطعی حرام کا حلال جاننا یا قطعی حلال کا حرام جاننا ثابت نہ

چیز ہمارا موقوف نیت پر ہی اور دل کا فعل ہو اس کا عالم علام الغیوب ہی جسکو
چاروں اماموں نی حرام یا حلال کہا اوسکو خلاف عقیدہ رکہنی سے آدمی کافر
ہو جاتا ہی اور جو امر اختلافی حرام ہی اگر اوسکو حلال جانی سے گنہگار ہوتا ہی کافر نہیں ہوتا
کفر کی نسبت بڑی سخت چیز ہی اگر وہ شخص کافر نہو تو یہ کہنی والا کافر ہو جاتا ہی اور یہ جو
وسماع کا مسئلہ ایسا ہی کہ اسکی بعض قسم البتہ حرام ہی اور بعضی اختلافی حرام اور بعضی
مباح اسکو نہ مطلق حرام سمجہنا چاہئی نہ مطلق حلال سو وجد کا حال یہہ ہی کہ
بناوٹ اور تکلف سی وجد کرنا دنیا کی واسطی ریا کی راہ سی حرام ہی اور جو بی اختیاری اللہ
کی شوق میں ہو تو آپ معذور ہیں عوارف المعارف میں حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی کی اور احیاء العلوم حضرت امام محمد غزالی میں اسکی تفصیل موجود ہی یہاں
تہوڑی سی بیان پر لکہی جاتی ہی سو جاننا چاہئی کہ یہاں چار چیزیں ہیں باجا
راگ اور راگ گانی والا اور سننی والا سو خالی باجا تار کا ہوتا ہی یا پہونک یا منہ کا ہو یا
جیسی نقارہ بغیر راگ کی سب حرام ہی مگر دف اور تالی بجانا کہ امام شافعی کی یہاں
رخصت ہی سو عوارف میں ہی کہ اس کا ترک بہی اولی ہی اور احیا میں ثابت ہی کہ حلال
میں پڑہو اور لڑائی میں نقارہ بجانا مباح ہی اور راگ جس میں کوئی باجا ہو اون
باجوں میں سی جنکا بجانا حرام ہی اور گانی والا عورت جوان یا امرد ہو اور ایسی
شعروں اور غزلیں ٹہمری ٹپہ خیال وغیرہ ہو جسمیں زلف و خال و خط کا ذکر ہو سب
کی نزدیک حرام ہی اسیکو فقہ میں کہا کہ حرام ہی اور اوسکی لذت لینا کہ حرمت سے
نکلی دل سی جاتی ہی کفر ہی اور جس میں باجا حرام ہو اور کوئی چیز ممنوعات شرعی
سی ہو وہ بہی حرام ہی اسواسطی کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہی کہ جب چیزیں حرام
حلال جمع ہوں تو حرام کو ترجیح دیکر اوس چیز کو حرام ٹہراتی ہیں اور جسمیں کوئی

ناجائز ہوا اور اللہ جل شانہ کی حمد یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا صحابہ
اور دین کی باتوں کی ترغیب ہو اوسکو عید یا شادی وغیرہ یا اور وقت کبھی
کبھی سنے تو مباح ہے اوسکو بھی احیا میں لکھا ہے کہ عادت نہ کرے اور ایسی
ادعات اگر ایسی صرف نہ کرے ہیں تو صغیرہ اور مردود شہادت ہو جاتا جسکو
بعضے میں لکھا ہے کہ جو راگ کی عادت کرے اوسکی گواہی درست نہیں اسواسطے
کہ لہو کا کام بار بار کرنا گناہ ہے اور جیسے صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے ایسے
ہی بعضے مباح کام اصرار سے صغیرہ ہو جاتے ہیں اور جس راگ میں ہجر و وصل کے
مضمون ہوں اور سننے والا خام آدمی ہو کہ اوسکو دنیا کی معشوقوں کیطرف لیجائے
وہ بھی حرام ہے عوارف میں لکھا ہے کہ جو راگ شہوت نفس کی راہ سے سنا جائے
وہ حرام ہے اور جو مباح طور پر سنا جائے ایسی عورت یا لڑکی باندی سے وہ
ہے کہ لہو میں داخل ہو گیا اور جو مشاہدہ حقائق کی راہ سے سنا جائے کہ اوس کو
اللہ کیطرف لیجائے وہ مباح ہے یہ حکم شریعت کی رو سے راگ کا ہے اور صوفیہ کرام
نے کہا ہے بعض کی بیماری کے حکم میں ہے اسے احتیاط کرے اور شرطیں مقرر کی ہیں
کہ سننے والا ایسا ہو کہ اوسکو سوا خدا کے اور طرف خیال نہ جاتا ہو اور بہتو کا ہو
لوگنا نہ کہا ہو اور راگ سنے اور نا اہلوں سے مجلس خالی ہو اور خلوت
ہو کہ غیر کو اوس میں دخل ہو اور سوا اسکے شرطیں ہیں کہ اسی جگہ یہ مذکور ہیں اکثر
میں سید محمد حسینی صاحب سے کہ حضرت مودود چشتی رح کی اولاد سے
تھے اور دہلی کے رہنے والے ہیں پوچھا کہ آپ چشتی ہیں اور راگ نہیں سنتے ہیں
فرمایا اگر میں چشتی ہوتا اور تصوف میں قدم نہ رکھتا ہوتا تو مباح راگ کی
اشتیاق میں صوفی کہلاتا لیکن اب صوفیوں کی جو راگ سنتے ہیں تشدید لگا

دلمین سو مچهدین پائی نهین جاتی هین کیونکر سنون جو آرف هین هی که راگ کوئی چیز
نئی دلمین نهین پیدا کرتا هی بلکه جو بات دلمین هوتی هی اوسکو بڑها دیتا هی سو اهل الله
کو محبت رحمانی اور اهل هوا کو شهوت شیطانی زیاده کرتا هی اسواسطی فقها که حکیم هین نا
اهلون کی کثرت اور اهلون کی قلت اور دعوی والی بهت اور حقیقت والی کم بلکه معدوم
دیکهکر مطلقاً راگ کی حرمت کا حکم دیا اور منع کی دلیلون کو مستحکم کیا اس صورت مین
هر قسم کی راگ سی هر قسم کی آدمی کو احتیاط هی مناسب هی اور جو اسکا اهل هو اور شوق
الهی بڑهانا اور قبض کهولنا منظور هو تو سب شرطون کی ساته تنهائی مین اخوان
و مکان و زمان کا لحاظ کرکی ایسا سنی که کسیکو خبر نهو اور جهوٹی لوگون کو سچون کی
تقلید اور دعوی کی سند نه ملی اور اپنی آپ مین اپنی اهل و نا اهل هونیکو خوب سمجهکی
اور شیطان کی دهوکهی مین نه آئی اور بطور دوا کی کبهی کبهی سنی عادت اور پیشه نه کری
اور جو کوئی راگ کی منع مین گفتگو کری تو مناسب وقت یهی هی که ساکت هو جاوی
اسکی رد کی فکر مین نه پڑی که اهل شهوت کو سند ملی اور تابعین کو بهی چاهیئی که جهان
ایسا راگ سننا معلوم کرین تو سننی والی کو نسبت کفر اور ارتکاب حرام قطعی کی نه کرین
اسواسطی که جیسا حرام قطعی کو حلال جاننا کفر هی ویسا هی حلال کو حرام جاننا
غرض دونون طرف للهیت چاهیی اور احتیاط نفسانیت سی الله تعالی بچاوی کیا اچهی
بات فرمائی خواجه بهاء الدین نقشبند رح نی که نه انکار میکنیم نه اینکار میکنیم یعنی
جو راگ مباح هی اوسکا مین انکار بهی نهین کرتا اور مین سنتا بهی نهین اسواسطی که
مجهکو حاجت نهین سبب یه که نقشبندیون کی بیان اور علاج قبض کهولنی اور شوق
بڑهانی کی هین راگ کی ضرورت نهین والله اعلم اور بعض علما کا قول هی
که ناچنی والی کی مقعد مین شیطان اونگلی کرتا هی اور نچاتا هی اور شرم اوسکی جاتی رهتی

ہی ملتقط میں کہا ہی کہ لا کہو بعض نے جائز ہی ناچنا صوفی کا جس وقت ناچنا ان کو
ہو ناچنے لگتا ہی اوسکے سامنے سلطان واسطے اور بائیں طرف اور کر دیا اونگلی اپنی
اوسکی ورمیں اور سماج ہی جیسے نقصان کرتا ایمان اور عرفان کا پہر فعل جاہ
لانا پہلے سامری کو ناچنے کو کہا تہا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی
مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ یعنی بنا لیا قوم موسی نے پیچہے اوسکے
اپنے زیوروں سے ایک بچہڑا کہ وہ ایک دہڑ تہا جسمیں چلانا گانا تہا سو اوسکے سامنے
سب کہڑے ہو کر ناچے اور وجد کرتے ہی تو یہ کافر کا طریقہ ہی جیسا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الرقص نقص ... فرمایا کہ راگ اور گانا حرام ہی
بالاتفاق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی خَلْفَ مُبْتَدِعٍ فَقَدْ هَدَمَ
الْاِسْلَامَ ... معلوم کیا اسی شخص کے حال میں کہ وہ اوسی قوم میں کا ہی جو مشہور
ہی ناچنے اور تالیاں بجانے میں تو نہیں جائز ہی اوسکے پیچہے نماز پڑہنا اور اوسکو امام بنانا
اور اگر نادانستہ ایسے شخص کے پیچہے نماز پڑہ لی تو نماز کا اعادہ کرے ...
میں لکہا ہی کہ نماز ہر نیک کار اور بدکار کے پیچہے روا ہے صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ
بشرطیکہ گناہ کو گناہ جانے اور جو شخص گناہ کو حلال جانے وہ کافر ہو جاتا ہی
اوسکے پیچہے روا نہیں ہی اگر سہو سے پڑہ لی تو اوس کا پہیر لینا ضرور ہی چنانچہ شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز نے عوارف المعارف میں لکہا ہی
کہ ایک قوم کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بشارت لائے کہ تمہاری امت کے فقرا غنیوں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں
داخل ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس مجمع میں
کوئی ہی کہ شعر عربی ہمیں پڑہے ایک اعرابی نے یہ دو شعر پڑہے قطعہ

قَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوىٰ كَبِدِيْ فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِيْ ۔ إِلَّا الْحَبِيْبُ الَّذِيْ شُغِفْتُ بِهٖ

فَعِنْدَهٗ رُقْيَتِيْ وَتِرْيَاقِيْ ۔ اس کا ترجمہ نظم اردو مین یہہ ہی قطعہ وساطہ

مار محبت نی یہہ جگر میرا	طبیب بیگی سی خالی ہی جسکی سب آفاق	اگر وہ دوست کہ جسکا ہیں
فریفتہ ہون مین	اوسیکی پاس ہی افسون ہر اوسی تریاق	یہہ سنکر حضرت صلی الله

علیہ وسلم اور صحابہ رضوان الله علیہم اجمعین وجد مین آئی یہانتک کہ چادر مبارک
پیغمبر علیہ السلام کی دوش مبارک سی جدا ہوگئی رسول الله صلی الله علیہ وسلم
نی اوس چادر مبارک کی چارسو ٹکڑی کرکی صحابہ کو تقسیم کردئی پہر حضرت معاویہ
نی عرض کیا یا رسول الله یہہ کیا خوب بازی ہی یہہ حدیث راویان حدیث کی
نزدیک صحیح نہین موضوع ہی اور یہہ سب افترا ہی اور ایسی حدیث کی نسبت
سرور کائنات اور صحابہ کی طرف کرنا کفر ہی اور اگر بالفرض صحیح بہی ہو تو ہم کہتی ہین کہ ابتدای نبوت
مین شراب کا پینا بہی مباح تہا بعد اسکی حرام ہوا شراب بہی پیا جاتا تہی حضرت
صلی الله علیہ وسلم نی ایک روز منادی فرمائی کہ جو شخص کلا اله الا الله
محمد رسول الله کہیگا اوسکی واسطی بہشت واجب ہو جائیگی امیر المومنین حضرت
عمر رضی الله عنہ نی منع فرمایا اور موافق منع کردی آئی اور جنگ صفین مین عصر
کی نماز خدا تعالی کی حکم سی معاف ہوگئی تہی ہم بہی عصر کی نماز نہ پڑہین ایسی ہی
ابتدای نبوت مین بعضی چیزین مشروع تہین آخر نبوت مین شغل ونکاح منسوخ
ہوگیا حالانکہ تمام قران حق ہی ہمنی پایا کہ ہر عمر اوس قوم کی حضرت سب انبیا
علیہ السلام نی تمام عمر مین اکثر شب وجد کیا اور وجدی ہمیشہ کرتی ہین تو مسلم ہوا
کہ انکی حالات رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی حالات سی زیادہ ہین واضح ہو کہ اگر
یہ احوال غلبہ استغراق محبت وعشق سی ہی تو چونکہ عشق ومحبت کہ بہ معرفت اور علم الله

تعالیٰ کو سب اوس میں خیال باطل اور اوہام فاسد پیدا ہوتے ہیں اور تجلیہ حسن و
محبت میں استتاری نشان طریقت ہے اس واسطے کہ یہ اللہ کا حال ہے اگرچہ
عشق رحمانی ہو اور اگر عشق شیطانی ہے تو اوس میں اظہاری اور استتاری دونوں برابر ہیں
اسواسطے کہ عشق رحمانی میں عشق کا پوشیدہ رکھنا فرض ہے حدیث میں من عشق فکتم
وعف فمات فھو شھید یہاں رکھنے سے معرفت اور علم الٰہی
اور مشاہدہ اور تجلیات حاصل ہوتی ہے اور اگر یہ احوال غلبہ مشاہدہ ہے
ہے تو مشاہدہ میں جسم کی حرکت حرام ہے اور صاحب تکوین کو جسم کی حرکت نہیں
ہوتی وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ سے یہ ہی مراد ہے
اور صاحب تکوین کو کہ یہ مقام تکوین سے تجرد رکھتا ہے یہی تحمل کرنا فرض ہے کیونکہ
اوسکی برکت سے مقام تکوین کو ہو کر یہ مقام سب انبیا علیہم السلام کا ہے اگر کوئی کہے
کہ مقام انبیا علیہم السلام سے پست کر دیا تو ہم کہیں گے کہ جب آدمی ظاہر و باطن
میں تابع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حق تعالیٰ جیسے اونچی جناب پاک کا ہے
کہ یہ بھی مجرد ہی کا ہے تو متبوع سے تابع کو حصہ ہوتا ہے الغرض اور اسی دو
وجد و سماع کی بات میں مجھکو ایک بڑا تجربہ حاصل ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک
میں خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھکو کہتے ہیں کہ تو کس واسطے وجد و سماع نہیں کرتا ہے
تو میں نے دیکھا ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف وجد و سماع ہے اور یہ طواف کچھ پتھروں
اور دیواروں کا نہیں ہے بلکہ کعبہ حقیقی کا ہے اور کعبہ حقیقی سب جگہ ہے پس اوسکو
کبھی سے سالک اور جاموش نا آگاہ باشد آپ ہی ہے ایک الہام ہوا کہ یہ جماعت جہلا
ہیں ان سے کہو کہ طواف باہر کعبہ کے ہوتا ہے اور یہ ہوتا ہے داخل کعبہ کے طواف
حرام ہے یعنی اندر تو نماز ہی ہے حدیث الصلوٰة معراج المؤمنین اور المصلی یناجی ربہ

سے یہہ ہی اشارہ ہی پس پروردگار کی پاس کی معراج اور اوس سے راز کہنا بہتر ہی جب
کانون سے سنی نہین دیکھا ہی کہ جبتک پانی دریا کی باہر ہی کس جوش و خروش
مین ہوتا ہی اور جب داخل ہوا کیسا ساکت اور خاموش ہو جاتا ہی میری اس گفتگو سے
جماعت خاموش ہوئی اور کہا کہ تمہارا قول صحیح ہی امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ
رسالہ درویشیہ مین فرماتی ہین کہ مبتدعکی بیدولتی کا نشان یہہ ہی کہ گمراہی کا راہ
اوسکی راہ بند کر دیتا ہی یہان تک کہ وہ تقیدات رسمی کا مقید ہوتا ہی اور اوسکو کام
خیر و سعادت کیطرف سے بند اور تسویلات باطلہ یعنی بات بنانا اور آراستہ کرنا
اور زخرفات یعنی طمع کی اقوال فاسدہ سے راہ حق کی اوسپر مسدود ہو جاتی ہی اور اوسکو
راہ بدعت اور گمراہی کی کانون سے بہر جاتی ہی اور دنائت ہمت اور خساست
کا تخم اوسکی دل مین بوتے ہین اور اوسکا باطن حرص و ہوا اور حسد کی نجاست کی
پلید ہو جاتا ہی لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ یعنی کور باطن اہل باطن کی کب برابر ہین ع
شنیدہ کی بود مانند دیدہ + اس زمانیکی پیرون اور مریدون کی حال کو دیکہہ لو کہ کس
طرح مکر اور تلبیس کی دوکان آراستہ کرکے اوس کا نام فقیری رکہا ہی اشقیا نے لباس اچہا
کا پہنا ہی مردود و مقبول بنکر اور دین کی راہ کی غولون نے ارباب یقین کی صورت
پکڑی ہی زندیقی اور الحاد ان کا شعار ہی ضد شریعت اور بنا انکا ذثار وجد و حالت
انکی سماع اور رقص و بازی اور آداب صحبت انکا بدعت اور ضلالت اور تحضوری نماز ہی اور
مجلس کی زینت دف و نے اور رباب اور خوش آوازی دولت دنیا کا حصول اور ریاست
نفس ان کی سرفرازی رابطہ قلب کا تعلق کی ساتہہ حرامی کا رسازی مذہب انکا منافقت
اور جنگ اسرار خلوت انکا خیانت اور ننگ فخر انکا تحصیل حرام اور گدائی عزت انکی
ہنسی اور بیحیائی انکی جماعت عوام جاہل کالانعام ضال و مضل کی فریفتہ اور انکی تلبیس اور

عبودہ کی سنت ہیں اٹھ گئی اور منکر کا نام طریقہ اور بدعت رکھا ہی اور معانی واحکام دین
واسلام سی مٹ گیا ہی تو گویا ہیں حضرت صلعم نے جو فرمایا ہے صحیح میں ایسا [illegible]
اور زمانہ اہل اسلام پر ایسا آئیگا کہ مثل ان لوگوں کو رنج اور درد حال میں بعیر اور دشتی
لوگوں کی حالت مثل [illegible] علیہ السلام زاد المعاد البدیع وسلک العالم [illegible]
تعبدہ الله اسی واسطے کہ احکام قواعد اسلام اور ایمان کا علم وعمل [illegible]
کا اور عجائب اور غرائب قرآن وشریع کی ان دنوں راحت کم ہوا ہی [illegible] لوگ
اور ساد کہلاتی ہیں کہ علم قرآن سی غفلت اور حب لہو ولعب کی طرف مصروف ہیں
و مجبور ہیں کتاب علم وسیرت جنکی مصاحبت سی نفس کو تسکین ہووے اور ہوش [illegible]
فاجروں کی صحبت سی ناقوس وساغر والی کو دوست اپنی جانتی ہیں فرمان خدا اور رسول کی
کم لیتے ہیں مقالات [illegible] ومجادلات کلامیہ کا نام علم رکھا ہی [illegible] منطقی اور
فلسفی کو رسالہ [illegible] اور دین کی علم کی حقائق سی کہ وہ معرفت کتاب وسنت ہی
[illegible] مشہور ہوئی اسی واسطے اہل بدعت وضلالت جہاں میں کثرت سی ہو گئی اور مذہب
واطراف عالم میں بہت نکری دین اسلام کو ردی سمجھ گئی اور طریق شریعت محمدی
صلی الله علیه وسلم مندرس اور گم ہو چلا اہل بدعت ورقصا خدا کی ان مردود [illegible]
سلاطین کی [illegible] اور ان درویش صوفیوں کا فقیروں کی دوستی سی [illegible]
[illegible] ہو گئی ہیں اور حیرت کا مونہہ [illegible] عزلت کی طرف لائی ہیں اور راستہ
[illegible] سنت کی [illegible] پس لگی ہیں فرد کہاں وہ دل کہ جسمیں کچہہ صفا ہو وہ کہاں وہ
آنکھیں جو [illegible] ہو مفتاح النجاة من [illegible] الاسلام بعد وفاة الرجال [illegible]
الا مثال [illegible] ابی الحسن [illegible]

أعشارًا لا يهوي عن ذلك الزمان إلا كل مؤمن وكل مؤمنة امتحن الله قلبه للإيمان أيام الصبر فالمتمسك منهم يومئذ بمثل ما أنتم عليه له أجر خمسين قالوا منهم يا رسول الله قال بل منكم يقولها ثلاث مرات

یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئیگا آدمیوں پر ایک وقت کہ انکار کیا جائیگا حق اوس وقت میں دس ناٸیوں میں سے سب ہی و ناٸیاں یعنی حصہ سے نونک حق بات کا انکار کیا جائیگا باقی مان لیا جائیگا تو نہ بچیگا اوسوقت کرفساد سے مگر ہر مومن کامل مرد ہو یا کامل عورت بیشک آئیگا روبرو تمہارے زمانہ کہ بعد صبر کرد ن ہونگی یعنی اوس وقت صبر اور استقلال درکار ہوگا تب ایمان ثابت رہیگا سو جو شخص نیک عقیدہ اور نیک راہ ہوگا اونمیں سے جیسے تم ہو تو اوس کو پچاس شخصوں کی سی عبادت کا ثواب ملیگا یاروں نے پوچھا یا رسول اللہ اون میں سے پچاس جیسے فرمایا بلکہ تم میں سے یعنی صحابہ کو جتنی بار پوچھا آپ نے یہی تین بار جواب دیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاتی علی الناس زمان المعرفة بالحق ناج قالوا یا رسول اللہ فأین العمل یومئذ قال لا عمل یومئذ یعنی لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا کہ جو حق بات کا مقر ہوگا وہ نجات پائیگا عرض کیا یا رسول اللہ پھر اوسوقت میں کام اور عمل کا کیا حال ہوگا فرمایا اوسوقت میں کوئی عمل نہوگا جو شخص حق بات یعنی شریعت کا مقر اور تابع ہوگا وہی نجات پائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اوس زمانہ میں بدعت اور ضلالت کو لوگ حق جانینگے اور حق اور حقیقت کے منکر ہونگے لاکھوں کنندہ ناتراش دعوی کمال کا کرکے خلق کو نماز روزہ بالاصل بےفائدہ کیطرف مائل کرینگے راہ حق سے پھیرینگے اور حال وسکایہ ہوگا جیسا حقتعالی نے فرمایا ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم

له اور بعض ... ایمان لاکے ... اور نہیں ... ایمان لاوینگے ۱۲۱

الاخیر وما هم بمؤمنین ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی آخر
الزمان قوم یتزیّنون بالعبادة وبیاضهم وهم یمین لنا المنافقون کلما نطق
الله الیهم مقتلهم قیل من هم یا رسول الله قال [illegible]
لا یعرفون الا بما هموا لا یکون لهم حقیقة فیا عمالهم قلوبهم خربة
کخراب البیت من ساکنیه بنعت الالبس یعنی رسالے میں
[illegible] سے آخر زمانی میں ایک قوم ہوگی کہ
وہ لوگ زہد وعبادت مشہور اور صلاح کا لباس پہنے ہونگے اور حقیقت میں منافق ہونگے اور
خدا تعالی کی نظر اونکی طرف غضب کی ہوگی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ لوگ کون
ہونگے فرمایا کہ اوس قوم کی خوشی اور نمائش اونکی لباس ہی میں ہے یعنی وہ لوگ فقط
ہی رنگوں کا پہنے ہونگے اور پہچانے جاتے ہیں مگر وہ سب کسی طرح کے مرتبت
وہ صحیح اونکو معلوم کیا ہے اور حقیقت ایمان سے اون کو کچھ نصیب نہ ہوگا اور دل
اونکے خراب اوس ویرانہ کی مانند ہونگے کہ جس کو کوئی قیام نہ کر سکے اور شیطان کو آگے
مالعیار ہونگے کہ وہ اسی محبت میں ہوگا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہے وما یؤمن اکثرهم
بالله الا وهم مشرکون قال علیه السلام یکون قوم فی هذه الامة
عبادهم تولهم بانما الهوا عما الکلما [illegible] الناس الی الشیء
وهم اترک الناس له وینهون الناس عن شیء وهم افعل الناس به
لیس من اولیاء الله ولا اولیاء الله منهم اذا نظرت الیهم تشبه
حالهم حال الانبیاء من حسن ما تری من حالهم اولئک لا یقبل منهم عمل
ولا صدقة یحشرهم الله کاحشر الکلاب وکل امرء عمل بما عمل [illegible]
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی کہ اونکی عبادت

منظور انکی باتین ہونگی اور رضا دشمنون کی ہوگا کہ شیخی اور ادعی کو تولا کی اونکی
کی طرف جسکو آپ تمام آدمی سے زیادہ جہتوے ہو اور بہتر جانتے ہو لوگون کو او
جبر ہو کہ یہ آپ اونکو سب سے زیادہ کرنیوالی ہونگی اور یہ لوگ بہتر ہونگے اولیا اللہ
مین سے اور رندوں اولیاء اللہ دشمنین سے اور سبب تو اونکو دیکہیگا تو اونکا اعمال نہایت
تضا یا اچہا گرحال ہو یا نگا اونکی ظاہر خوبی اور آراستگی کے سبب یہ وہ لوگ
ہین کہ اللہ تعالی انکی کلام ہرگز قبول نہین فرمائیگا اور نہ عذر انکا پذیر ہوگا اور او
اونکو اللہ تعالی قیامت کے روز ان سے جیسے کافرون کو اوٹہائیگا خرابی اوسکی بزرگی
اونکی ہی کام کی کہ اللہ تعالی کے سب حقوق کو قبول کرنیکو ایمان
کہتے ہین آمنت باللہ کما ہو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ
سے یہی مطلب ہے خدا ناخواستہ اگر انمین سے کسی حکم کا انکار نہ کرے تو ایمان نہ رہے
اور اگر قبلت جمیع احکامہ ہوا تو بڑی مشکل ہوئی قبلت جمیع احکامہ
سے بہت آسانی ہو گئی یعنی سمعنا واطعنا اوس سے مراد ہے اگر آدمی کی عمل
خلل واقع ہو تو ایمان مین ضعف ہو جاتا ہے لیکن ایمان باقی رہتا ہے اور اگر قبولیت احکام مین
خلل ہے تو ایمان نہین رہتا ہے اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ آدمی جو کچہہ مراد رکہے اوسکی اصل سے کہ وہ جو کچہہ اوس کے
ارکان سے تلاش کرے اور وہ معدن اور ارکان قرآن وحدیث ہے مفتاح النجاۃ
مین شیخ الاسلام قطب الاقطاب غوث الحق ابو نصر احمد بن نامقی فرماتے ہین
ای میری عزیزو اور دوستو تمکو اس راہ مین بہت تجربہ پیدا ہوگا مجکو تو ۵۹ او
برس سے ایک کام مین ڈالا ہے اور اسقدر اس راہ کی بہلائی اور برائی مجہہ پہ
ظاہر ہے کہ اگر مین ظاہر کرون تو کسیکو یقین نہو مشائخان طریقت اور پیشوایان
کا حال لکہی کیا کہون اور اپنی پردہ دریکے کرون میری نصیحت مانو اور میری بات

سو کہ یہ کام اسطرح سے درست نہیں ہو سکتا الا جو لوگ دعوی کرنے والے سلوک کے
ہیں اور سر ہلاتے ہیں اور تالی بجاتے ہیں اور چلاتے اور چیختے ہیں اور ناچتے اور گاتے
ہیں یہ ناقص اور جو کوئی ہرگز نہ کہے رسول مقبول نے کیے اور یہ نادان ہیں تمام اولیا
کے حالات کو شکر نہیں ہیں لیکن یہ احوال اولیا کے نہیں ہیں بلکہ شیطان کے ہیں
کبھی کہیں منع سا ہے کہ درویشان اہل صفہ اور تابعین کا یہ شیوہ تھا اور رسول
پر تماشے دور اسطور پر گذرا اور فرمایا علیہ السلام استماع الملاہی
معصیۃ والجلوس فیہا فسق والتلذذ بہا کفر اور لذت لینا حواس خمسہ
سے مذکور ہے یہ ہے کہ نعرہ مارنا اور تالی بجانا اور سر ہلانا اور ناچنا اور
اسطرح پر جو کوئی کرے ایسی باتیں کفر ہیں فرمایا اللہ تعالی نے
الشیطان ما کانوا یعملون روایت ہے علی قال ان سماع الغناء ینبت
النفاق فی القلوب من العذاب کفر اگر سکر ناچنا گانا
کا ناچنا ناچنے والی کا ناچ دیکھ کر کہا گیا حضرت سبحان اللہ لوگ کا ہو گیا
سالمی میں لکھتے ہیں کہ جو شخص لہو اور لعب اور رقص اور شعر مکروہ کو حلال جانے
کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ حرام ہونا ان چیزوں کا آیت و حدیث و اجماع امت سے ثابت
اور ثبت کو مخالف ہے اگر کوئی کہے کہ انبیا علیہم السلام کے وقت
مشاہدہ تھا اور استغراق کے وقت میں بیہوش اور بھی کبھی ہو
جاتی ہے ہو جاتی ہے اسواسطے کہ مسلمان کا ایمان
سے نہیں امیر کبیر علی ہمدانی ذخیرۃ الملوک میں لکھتے ہیں کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ یقول اللہ تعالی
من ربک الا کل

توشعون من مدينه ذلك يشيب الصغار وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس
سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد يعني قيامت كو اسقدر شدت ہو
گا كه اے آدم اپني اولاد مين سے جو دوزخ كے لائق ہون اونكو عليحده كر تو عرض
كرينگي يا الہي كتني الگ كرون حكم ہوگا كه ہزار مين سے نوسے ننانوے دوزخي الگ كرو
يہه لوگ بحساب دوزخ مين ڈالے جائنگے اسواسطے كه ان لوگون نے محاسبہ نفسانی نہين
كيا ہے اوسيلئے بدعت اور گمراہي كو اختيار كيا ہے اوسي شومي اور ہوا ے نفسانی
سے اون بيدولتون كو اونكا نفس خبيث دوزخ مين ليجائگا بحساب جسوقت
يہه حكم ہوگا تو اوسكي سختي سے لڑكے بوڑھے ہو جائنگے اور حامله عورتون كو حمل گر
جائنگے اور آدمي مستون كي طرح نظر آئنگے حالانكه مست نہونگے ليكن جو عذاب
خداتعالےٰ كا سخت ہے اس سبب سے مست معلوم ہونگے احياء العلوم مين لكہا ہے
كه بدعتي كافرون سے بدتر ہين كافرون كو تو دين اسلام چہوڑ دينا مضائقہ
نہين كه وہ جزيه ديتے ہين اور اوسمين مسلمانونكا نفع ہے اور ان بدعتيونكو تو دين
اسلام مين ہرگز رہنے نديوے كه انكے رہنے مين خلق گمراہ ہوتي ہے اور دين كا نقصان ہے
حكام اسلام كو واجب اور لازم ہے كه ان لوگون كو نيست و نابود كردين اگر كسي
بدعتي كي بدعت كفر كو پہنچي ہو تو بہي وہ كافر سے بدتر ہے اسواسطے كه اوسكي بدي اورون
كو پہنچيگي اور كافر كي بدي سے اتنا نقصان نہين ہے اسواسطے كه كوئي مسلمان كافرون
كو كفر كا معتقد نہين ہے اور نه كافر كو دعوي قرب و منزلت كا ہے اور يہه بدعتي تو لوگون
كو بدعت كيطرف دعوت كرتا ہے اور قرب و منزلت كا دعوي كرتا ہے اور اپنے گمان
مين جانتا ہے كه يہه ميرا طريقه حق ہے اور مين حق كيطرف خلق كو دعوت كرتا ہون
پس بدعتي گمراہي خلق كا سبب ہے مشكوة شريف مين حضرت ابي ہريرہ رضي الله

سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہو گی آخر زمانہ میں دجال اور کذاب لاویں گے تمکو ایسی حدیثیں کہ نہ سنی ہوں گی تم نے اور نہ تمہارے باپوں نے پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو اپنے سے تاکہ نہ گمراہ کریں تمکو اور نہ فتنہ میں ڈالیں تمکو

اور مشکوٰۃ میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ میری امت میں سے کوئی سنت پیدا کریگا تو اسپر اوسکا گناہ اور گناہ اوس شخص کا بھی ہو گا جو اوس پر عمل کریگا

مگر کسی کی یہی عادت ہو گئی ہے کہ دیکھنے والوں کو کراہت آتی ہے اور عوام لوگ بھی اسکے دیکھنے کی عادت میں مبتلا ہیں اور جہلا کی رسم ہو گئی ہے کہ کسی کی ایذا کا خیال نہ کریں اور اسوا سطے

ستر تیس برس ہو جاتے ہیں کہ ایسا ہو گا کہ سو رسول کی سنت کے خلاف کیا ہے سو ایسے امر کو بدعت فرمایا امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ایسی کہ اوسکی مخالفت ظاہر ہے ایسا

اطلاق فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے کل ذلک مردود شریعت المشرعیہ فتنہ میں ڈالو

فرمایا عمل اور علماء میں اور جو لوگ راگ میں ہیں ایسی بدعت کرتے ہیں دین اسلام میں

مکروہ ہیں گمراہ حکم حق من اللہ تعالیٰ کے فرمایا ولا تتبعوا اھواء قوم قد

ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل اور فرمایا وان کثیرا لیضلون

باھوائھم بغیر علم ان ربک ھو اعلم بالمعتدین ذرو ظاھر الاثم وباطنہ اور فرمایا

ان ہدی اللہ ھو الہدی وھو یھدی السبیل سو اللہ کریم ہمکو اور تمکو سب مسلمانوں کو

بدعت کی راہ اور دین کی بدعت سے بچاوے اور سیدھی راہ دکھاوے آمین یا رب العالمین

تیرھواں باب راگ اور باجوں اور آواز خوش سننے کی برائی کے بیان میں

اور وہ دو قسم پر ہے ایک قسم وہ ہے جس کا ارادہ کرنا یا اوسکا سننا حرام ہے اور الیسا

اور طریقت اور شریعت کے سب اور دوسری قسم مباح ہے اور اس

کا ارادہ آیات الٰہی اور ذکر اور روایات کو سننا جو آیات اور احادیث کی یاد دلانے

میں وارد ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور فرمایا رسول خدا علیہ السلام

ما منکم من احد الا وکل اللہ بہ قرینا من الجن وقرینا من الملائکۃ ذالک ذالک
نور وکن شیطانی اسکو یہ ہے کہ اللہ نے ہر شخص کے دل میں دو چیزیں رکھی ہیں ایک
ایک انس روح کا موکل ایک فرشتہ ہے جسکو ملک کہتے ہیں نفس کا موکل شیطان ہے اسکو
اور شیطانی کہتے ہیں اگر طاعت اور عبادت اور ریاضت اور اذکار اور افکار سے تزکیہ
حاصل ہوا تو اس کا شیطان بھی جو اس پر موکل ہے تزکیہ پاتا ہے چنانچہ عالم کا شیطان
بھی عالم ہو جاتا ہے اسلئے فریب دیتا اس عالم کو اور جب کو علم باطن حاصل ہوتا ہے اوسکا
شیطان بھی حاصل کرتا ہے ایسے ہی اگر کوئی تصفیہ دل حاصل کرے تو نفس اور شیطان
بھی تصفیہ پاتا ہے اسلئے کہ موحد ہی سے ملحد ہی پیدا کرے ایسے ہی اگر کسیکو تجلیہ روح حاصل
ہوا اوسکا شیطان بھی تجلیہ روح پاتا ہے اس واسطے کہ تجلیات روحانی اور رحمانی کے ساتھ
تجلیات شیطانی ملا کر عجب وغرور پیدا کرے اور تجلیات روحانی اور رحمانی سے عذر تقصیر
اور عیبی اور ندامت اور عجز وزاری پیدا ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے انما یخشی اللہ
من عبادہ العلماء فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اذا تجلی اللہ لشیء خضع لہ الغرض ابتدای
سلوک سے انتہا تک نفس و شیطان ساتھ رہتے ہیں یہانتک کہ الہام اور وسوسے میں فرق
مشکل سے ہوتا ہے اس واسطے کہ الہام حقیقتا ایک طرف سے ہوتا ہے اور وسوسہ شیطان کی جانب
سے اگر موافق کتاب اور سنت کے ہو وہ الہام ہے ورنہ وسوسہ جانے مصنف نے کتاب
مفتاح القلوب میں اسکو شرح اور بسط سے لکھا ہے حضرت موسی علیہ السلام کو اللہ
تعالی نے وحی کی کہ جبتک شیطان کو مردہ نہ دیکھو اوسکے مکر سے بے اندیشہ نہو جیو اور جب
تک اپنے دونوں پاؤں بہشت میں نہ دیکھو میرے قہر سے بیخوف نہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے بیٹے کی قربانی کیواسطے خواب میں دیکھا تو قربانی کرنے میں توقف کیا اس واسطے کہ شک
وسوسہ ہو اس واسطے اوس دن کو ترویہ کہتے ہیں دوسرے روز پھر ویسے ہی دیکھا اوس دن
یعنی فکر کرنیکا دن ہے

کو عزیمہ کہتے ہیں سو اون پر دعا ماکہ الہام الٰہی ہے الحاصل نصابیت اور استقامت
ظاہری کو ظاہر سو جانی ہے لیکن باطن کی نصابیت اور استقامت بغیر عرفان
سالک یا دراک باطن مرنا کی معلوم نہیں ہوتی اسواسطے اللہ تعالیٰ نے مرید کو
شروع میں تعوذ باللہ اور بسم اللہ اور اتباع ظاہری و باطنی نبی علیہ السلام کو فرمایا
امر فرمایا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اسی ہی ابتدائی سلوک سے انتہا تک
شیطانی حرف نکلی جاتی ہیں اور انکی لذت مخفی جاتی ہے اور دولت اوسکی اوسکا حجاب ہو جاتی
ہے آتی جاتا ہے کہ جاتی ہے اسواسطے اللہ تعالیٰ حوصرکہ تابع ظاہر و باطن قرآن مجید میں فرمایا
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ اور حضرت رسالت مآب اور خلفاء
راشدین کی او سرمو خلاف ربانی اور اہل سنت وجماعت کے اماموں اور مجتہدوں
ورع دین ہے سالک کو چاہیے کہ ابتدا سے انتہا تک شرع کی مخالفت نہ کرے اسواسطے
کہ اول سلوک سے آخر تک تجلیات شیطانی اور رحمانی کا فرق اور وسوسہ اور حقیقت
ذات وصفات اور عین ذات وصفات اور غیر ذات اور غیر ذات کہ شریعت
اور طریقت اور حقیقت کے فروع واصول میں خدا اور رسول نے معمولی فرمایا ہے اور
مجتہدوں نے تحقیق کیا ہے پس جو شخص خلاف شرع کو امر اور نرکا رم سمجھا اور
سمجھے کہ اس امر میں خدا کو سو بحکم لگاوے وہ دور ہی ہے اور شیطانی موجب ارشاد اللہ تعالیٰ
کے ہیں وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ سبب صحیح ہے کہ آیت شریف اسی بات کی جس میں ہے جو حرام
کو حرام جانے اور حلال کو حلال ہی کیا جانے ہے اور جسکا جو حرام کو حلال سمجھے اور پڑا
نے سید اصلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا لیس بشیء بالھوی الکتاب الحکام ما
ترکت فیکم القرآن وسنته من ترک سنة رسول اللہ فهو ملعون حسب حکم یہ معلوم ہوا

کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح سے شیطان آدمی کا کہ آدمی پہ موکل ہے
اوسکو ایک تجلیہ اور تصفیہ حاصل ہوتا ہے تو بالیقین جاننا چاہئے کہ جو کچھہ خلاف
شرع ہے خواہ با ذوق ہو یا بیذوق وہ سب شیطانی ہے رحمانی نہین حصہ صفا
راگ اور باجی کہ باتفاق و اجماع امت حرام ہین فرمایا اللہ تعالی نے وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے يُصْبِحُ قَوْمٌ فِي
آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ أُمَّتِي قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ قِيلَ وَهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَيَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيُزَكُّونَ
وَيَحُجُّونَ قِيلَ فَمَا بَالُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اتَّخَذُوا الْمُغَنِّيَاتِ وَالدُّفُوفَ
وَالْمَعَازِفَ یعنی آخر زمانہ مین میری امت سے ایک قوم کو بندر اور سور کی
صورت پر کر دینگے اصحابون نے عرض کیا وہ خدا تعالی کی وحدانیت اور اوسکی
رسالت کے قائل ہونگے فرمایا ہان روزہ بھی رکھتے ہونگے اور نماز بھی پڑھتی ہونگے اور
زکوۃ بھی دیتے ہونگے اور حج بھی کرتے ہونگے اصحاب نے عرض کیا کہ پہر کس سبب سے اونکا یہہ حال
ہوگا ارشاد ہوا یہہ لوگ راگ گانیوالون اور راگ سے محبت اور الفت رکھتے ہونگے اور
باجے اور دستک بجاتے ہونگے غور کرنا چاہئے کہ یہہ حال ون لوگونکا ہے کہ حلال کو حلال اور
حرام کو حرام جانتے ہونگے اور جو لوگ کہ حرام کو حلال جانین اونکا کیا حال ہوگا
چنانچہ ذخیرہ اور حمادیہ کتب فقہ مین مسطور ہے کہ جو مرد و عورت کہ راگ گاتے ہین
اون کی گواہی شرع مین درست نہین اسواسطے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اون پر لعنت
کی ہے لَعَنَ اللَّهُ الْمُغَنِّيَ وَالْمُغَنِّيَاتِ وَسَامِعَهَا فرمایا اللہ تعالی نے وَإِذَا سَمِعُوا
اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہین راگ سنتے تھے تو انگشت

مبارک کانوں میں کر لیتی ہے وغیرہ فتن مذکور ہی کہ اگر کوئی کہے کہ کاش میسر کر
ساتھ نکاح ماں بہن کے حلال ہوتی تو کافر نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ
السلام کے وقت میں ہمشیر کے ساتھ نکاح حلال تھا اور شمار ہی حضرت کے امت کے
میں شراب بھی حلال ہی اگر کوئی کہے کاش کہ زنا کاری اور راگ اور باجے حلال ہوتے
تو کافر ہو جاوے اسواسطے کہ کسی پیغمبر کے وقت میں یہ چیزیں روا نہیں فرمایا
تعالے نے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً
مَوْفُورًا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ
وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ لغایت یعنی اللہ تعالے نے فرمایا شیطان
سے کہ تو میرے دائرہ رحمت سے باہر نکل جا جو شخص تیری تابعداری کریگا اوس کا
اور تیرا ٹھکانا دوزخ ہی ہیگا آدمیوں کو بہکا جہانتک ہوسکے اپنی آواز سے یعنی راگ
باجوں کی آوازوں سے کہ اپنے سواروں اور پیادوں سے اونکے مال اور اولاد میں شریک
ہو کہ حرام مال جمع کریں اور اولاد بھی حرام سے ہو نقل ہے کہ ایکروز حضرت
عبد اللہ تستری کی سلطان سے ملاقات ہوئی شیخ نے پوچھا اے سلطان تو
آدمیوں کو کس چیز سے فریفتہ کرتا ہے کہا دنیا سے لیکن اہل تصوف نے خود دنیا
کو ترک کیا ہے اونکو ایک لطیفہ سے فریفتہ کرتا ہوں شیخ نے کہا وہ کیا لطیفہ
کہا آواز خوش کہ میں آواز خوش کے ساتھ اونکے دلوں میں دخل کر کے وہم و خیال
ذات باری کیطرف سے اونکے دلوں میں پیدا کرتا ہوں اور وہ اوس وہم کو
باعث قرب خدا تعالے کا جانتے ہیں تنبیہ میں مذکور ہے کہ ایک بڑے صحابی رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ میں مولی میں مبتلا ہوں کہ جب آواز خوف سے بھاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی عجب نہیں احتیاط رکھی اوسوں

عرض کیا یا رسول اللہ مین تو کوئی بدعت نہین اختیار کی ہی لیکن آج کل مرغ کی
آواز خوش سننا پسند آتا ہی ارشاد ہوا کہ دل خدا کا گہر ہی اور محل ہی معرفت اور
شاہدی اور تجلیات اور علم خدا کا اوسمین نجاست بدعت نامشروع لانا حرام
ہی اور اونکو آواز خوش سننی سے منع فرمایا وہ صحابی پشیمان ہوئی اور توبہ کی حدیث
مین آیا ہی کہ ایکروز جناب رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ایکمرد
آہ کہینچی حضرت نی فرمایا کہ یہہ آہ کہینچنا تیرا دو وجہ سی خالی نہین یا تو از روی
ریاکی ہی کہ لوگ جانین کہ محبت حقتعالی کی اوسکو بہت ہی یا خدا کو دور جانتا ہی کہ
آہ کہینچی وہ نہین سنیگا اگر یہہ آہ کہینچیگا تو میری دین سے باہر ہوگا پس انصاف کرنا
چاہیئی کہ جہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو واعظ ہون اور اصحاب
رضی اللہ عنہم سی نرم دل سننی والی تو وہان چاہیئی کہ وہ ادب بہت ہو باوجود
اسکی ممانعت فرمائی چنانچہ خاندان نقشبندیہ مین یہہ دستور ہی کہ جو کوئی حالت
استغراق مین آہ کہینچی اوسکو حسب طریقت مارنا چاہیئی حدیث مین آیا ہی کہ ایک
بڑی صحابی رضی اللہ عنہ اپنی باغ مین بیٹھی حق تعالی کی یاد کرتی تھی اوس کی
ایک درخت پر ایکمرغ آبیٹھا اور خوش آوازی سی بولنی لگا اون صحابی کا دل اوسکی
آواز کیطرف مائل ہوا اور ایک مزہ پایا یہہ حال یک زمانہ رہا کہ دفعتہ وہ مرغ
اوڑ گیا اور اون صحابی کا حضور جو خدا کی یاد مین تہا باقی نرہا ہرچند سعی
کی کچہہ فائدہ نہوا اونہون نی حضرت کیخدمت مین حاضر ہوکر کیفیت عرض
کی ارشاد ہوا کہ تمنی بڑا گناہ کیا اس کا کفارہ کیا دو گی عرض کیا جو حکم ہو فرمایا
وہی باغ خیرات کردو جب کفارہ ادا ہوا غور کرنا چاہیئی کہ جب مرغ کی آواز
سننا باعث حجاب حضور خدا کا ہوتا ہی پس جو لوگ قصداً آواز رنگارنگ کہ

خلاف شرع ہوں تمثیل اور اوسکو سبب قرب خدا جانیں اوسکا کیا حال ہوگا
واضح ہو کہ جب خدا تعالی کی محبت کمال کو پہونچتی ہے تو حضور اور انس پیدا
دائمی حاصل ہوتا ہے اور ایک دم بھی اوس سے فارغ نہیں ہوتا ہے اور جسکو ایسی
محبت حاصل ہوئی ہے اور کوئی چیز اوسکو ملفوظات کو میں سے خوش نہیں آتی
گو وہ چیز مباح ہو اور اگر خوش آتی ہے تو محبت میں نقصان ہے اگرچہ وہ شخص مستعمل اوسکا
ہو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو صبح کو مینہ برسنے کی خوشی ہوئی اور دعا مانگی
اونکی دعا سے مینہ برسا حق تعالی کی طرف سے آواز آئی اے موسی تجھ میں ایک عیب ہے کہ تم صبح کو
دوست رکھتا ہے اور دوسری محبت میں غیر کی دوستی حرام ہے نقل ہے کہ ایک زاہد سالوں میں
ایک جنگل میں بہت سی عبادت کرتا تھا اتفاقا وہاں کسی درخت پر ایک مرغ کا گھونسلا تھا
اور وہ اوس میں آواز خوش سے بولا کرتا تھا اور یہ زاہد اوس درخت کے نیچے بسا کرتا تھا اوس وقت
میں جو پیغمبر تھے اونکو وحی آئی کہ فلانے زاہد کو کہہ دو کہ تو آواز خوش سے دوستی کی ہے
ہماری درگاہ سے دور ہو گیا چھپا نہیں ہے کہ عشق دو طرح پر ہے عشق شیطانی اور عشق رحمانی
رحمانی کی علامت جمالی سے پیدا ہوتا ہے اور ہوائے شرع کی عبادت اور حلال کیا ہے
عشق یاد ہوا ہے اور عشق شیطانی کی علامت شیطانی ظاہر ہوتا ہے اور حلالت سے
نہ آوے اور شبہ اور حرام کا میں زیادہ عشق زیادہ ہوتا ہے نقل ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم
سے ایک شخص نے کہا کہ ایک جوان نام سیف ادر پر آرام کرتے ہوئے زاری کرتا ہے اور سوا
حضرت ابراہیم نے کہا کہ مجھے وہاں لے چلو لوگ لیگئے تو بے سر زار دیکھا آپ تین روز وہاں رہے
اور پھر سوا لای کو اور کچھ نہ کہا اوس جوان کی خدمت کی جسکو کی تو معلوم ہوا کہ اسکا
سلام کہا ہے اور اوس جوان کی اس مکان پر لگتو اور فرزند کی
کہ کر آپ سے کہا ہے اور اوسکو جوان کہلا کر جالس ہو کر بعد اوس جوان کا عشق جاتا رہا

اور وہ بیقراری اور گریہ و زاری باقی نرہی اوس جوان نے کہا کہ سنو کیا کیا اسکی
وہ حالت اور عشق و محبت نرہی حضرت ابراہیم نے کہا وہ حالت شیطانی تہی شیطان
شبہہ کے لقمہ کے ساتہہ تمہارے دل مین دخل کرتا تہا اور حقتعالی کی ذات عالی کی محبت تیرے
دل مین اوہام باطل اور فاسد لاتا تہا اب جو لقمہ حلال تیرے باطن مین پہنچا شیطان کی
راہ مسدود ہوگئی اور جو بات اصل تہی ظاہر ہوئی جاننا چاہئے انصاف یہ ہے کہ جس طرح
شبہہ اور حرام کے لقمہ سے عشق شیطانی پیدا ہوتا ہے ایسے ہی راگ اور باجے اور آواز خوش سے
بہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص آواز خوش کی طرف متوجہ ہو یقین جانو کہ وہ شیطانی
ہے اور عالم روحانیت سے اوسکو کچہہ حصہ نہین ہے حدیث مین آیا ہے مَنْ عَلَا صَوْتُہٗ
بِالْمَعَازِفِ الْمَغَانِی حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ صَوْتَ الرَّحْمٰنِ اور بہی حدیث مین آیا ہے
مَنْ اَعْطٰی دِرْہَمًا لِلْمُغَنِّیْ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَیَّۃً مِنَ النِّیْرَانِ خَمْسُوْنَ ذِرَاعًا
وَلَہَا اَلْفُ حَجَرٍ فِیْ کُلِّ حَجَرٍ اَلْفُ اَسْنَانٍ تَاکُلُ لَحْمَہٗ وَعِظَامَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
محیط مین ہے کہ راگ اور تالیان بجانا اور اونکا سننا سب حرام ہے اور اونکا حلال
جاننے والا کافر ہے اور وہ جو چہوکریونکا گانا حضرت عائشہ کے گہر مین اور جشنون
کہیلنے کا قصہ مروی ہے سو وہ چہوکریان تو شعر پڑہتی تہین بغیر راگ کے اور حبشی
ہتیارون کے ساتہہ کہیلتے تہے اور یہہ جائز ہے اور حضرت عائشہ سے نقل صحیح ہے کہ وہ
دونون چہوکریان گانے والیان نہ تہین اگلی کہ اون شعرون کا مضمون
انصار کی مدح تہی جہاد کی مقدمہ مین فتاوی جامع مین مذکور ہے کہ راگ اور سنا
ملاہی کا اور باجے بجانا اور رقص سب حرام ہے اور اوسکا حلال جاننیوالا کافر ہے اللہ تعالی
نہ نصیب کرے جو اوسمین مبتلا ہے اور منتا ہے اور نہایہ مین مسطور ہے کہ جمیع ملاہی حرام
ہے یہانتک کہ قصب اور مزامیر اور تالیان بجانا اور طنبورہ اور رباب اور بربط اور چنگ اور دف

اور ایسی چیزیں اور ساتھ انکا حرام ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَمِنَ النَّاسِ مَن
يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ
اور نہایہ و رقائق میں مروی ہے کہ کہیں کی آواز کا سننا حضور رسول خدا کو کبھی نہایت ناگوار
ہوا اور کہا فرمایا علیہ السلام اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ
الکفر اور اسی طرح کہیں میں بھی ہے اور زمانوں کے سوا اور اب انکے حکم کہ اسکو سبب حرام کی
مفتاح النجاۃ من شیخ الاسلام عمدۃ الابدال زبدۃ الرجال قطب الاقطاب غوث
ابو نصر احمد بن ابو الحسن نامقی فرماتے ہیں جس اسعار دامات میں ذکر زلف اور رخسار
اور دام جسم اور لال وغیرہ کا ہو اور اوسکو سنکر کوئی رد کرے اور جلال جمالی اور جمال
الٰہی کا وہ ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اوسکی نسبت حقتعالیٰ کیطرف کرے کیف وجوہر
وصل ماسد ہو کرتا ہے اور ذات حقتعالیٰ کی علم وفہم سے باہر ہے وَكَيْفَ يَكُونُ ہے جیسا کہ
حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز ذخیرۃ الملوک کے چوتھے باب میں
لائے ہیں کہ لڑکوں کو منع کرتا ان غزلوں سے جن کے ترسیلی سے محض ذکر عشق اور
معاملات اور جمال کا ہو اسواسطے کہ اسکے سننے سے ان کے دلمیں جاذبہ لگا اور ہو
کروہ وہ سنا ور ہادہ ہو جاتا ہے فرمایا ہے علیہ السلام مَرَّ بِي لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَىٰ قَوْمٍ يَقْرَءُونَ
قِرَاءَةَ الشِّعْرِ يُنْصَرُونَ ... وَيَتَّخِذُونَ الْمُغْتَابَ وَاللَّهُ يَوْقِفُ أُولَٰئِكَ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ شیخ الاسلام حضرت ابو نصر احمد
بن ابو الحسن نامقی فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان موکل ہے مومن ہو
یا کافر اور ہو یا فاسق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنكُمْ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ قَرِينَهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّ
شَيْطَانِي أَسْلَمَ مجھ پر شیطان کو ساتھ اللہ تعالیٰ اسکے ایک ساتھی انسان کا سلطان

مین ہی اور ایک ساہی ہر شخص مین سی تو لوگون عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ
کے ساتھہ بہی ہی فرمایا ہان لیکن میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہی آدمی جسوقت
آواز خوش سنتا ہی اوسکا شیطان جو اوسپر موکل ہی جوش مین آتا ہی اور اوسکی جوش کو بہ آواز بین
کہ آدمی سر ہلاتا ہی ہاتہہ اوٹہاتا ہی کودتا ہی نعرہ کرتا ہی آہ آہ اف اف کرتا ہی اور یہ
سب حرام ہی خواہ دل کی صفا سی ہو کہ اوسکا رد اذکار اور مجاہدہ سی ہوتا ہی حاصل
ہوتا ہی خواہ دل کی کدورت سی ہو کہ غفلت اور نسیان اور عصیان سی حاصل ہوتا ہی اسواسطی
کہ یہہ بالتحقیق اوسی آواز کی تاثیر سی ہوتی ہین نہ مضمون اشعار سی دیکہو اگر وہی اشعار
خوش الحانی سی نہ پڑہی جاتین تو کچہہ اثر نکرین اور اوسکی اثر سی خیالات طلب اور اوہام فاسدہ نفسانیہ
سماع لیئے حقتعالی مین پیدا ہوتی ہین اور اگر اوس آواز کا اثر نہو تو وہ آہ و فغان بھی کسواسطی
اس لیئے کہ اللہ تعالی تو محیط ہی کچہہ دور نہین اگر وہ جوش و خروش وجد رحمانی سی ہی
تو اوسی ضبط کرنا اور پنہان رکہنا اولی تر ہی اسلئے کہ نور تجلیات رحمانی سی ہی اور نار تجلیات شیطانی
سی نار سی جسم کی حرکت پیدا ہوتی اور نور سی سکوت دل حاصل ہوتا ہی پوشیدہ نہ رہی
کہ آدمی مین ایک جوہر ہی کہ جسطرف توجہ کرتا ہی اپنی استعداد اور حال کی موافق
اوسکا مزہ چکہتا ہی تو چاہیئے کہ آدمی رغبت آیات و حدیث کیطرف کری کہ اوسکا مزہ
بیشک رحمانی ہی اشعار اور ابیات کیطرف توجہ کسواسطی کرتا ہی کہ بدوں شک البتہ اوسکا
شیطانی ہی اور یہ سبب صحبت کا اثر ہی دیکہو ماتم زدہ کے پاس بیٹہنی سی غم حاصل ہوتا ہی
اور شادمان کی صحبت سی خوشی ایسی ہی بدعتیون اور ملحدون کے ساتہہ بیٹہنی سی بدعت
اور الحاد اثر کرتا ہی اور اہل اللہ اور صاحب شریعت کی صحبت سی عجز اور تزاری اور
توحید حقیقی اور سلوک حقانی پیدا ہوتا ہی اور آیات و حدیث اور عقائد شریعت کا مزہ ملتا ہی
سے جو برے لیلین ہمارا دہ بیشک برا ہو جاتا ہی + پاس نیکون کے جو بیٹہی نیکیان وہ پاتا ہی

گھونٹ ہی گویا جو طوطہ میں جو گا ذخیرہ کرم + گھونٹ ہے کے اوصاف تشبیہات [illegible]
ہر کوں اور فرمایا ہے جناب آدمی کی صحبت سے دل بیمار ہو جاتا ہے عالم سہیل ر آنحضرت علی
علی شکر صوفی جاہل فرمایا سید علیہ السلام الصحبۃ تاثیر اسی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ
علیہ السلام ارشاد فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ
[illegible] مَنْ مَشَى [illegible] صَاحِبِ بِدْعَةٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ یعنی جو شخص بدعتی
کی تعظیم مصاحبت کی رو سے کرتا تو وہی گویا اسلام کو ویران کرنے کی مدد کرتا
أَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ آمَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ یعنی صاحب بدعت
کی توہین اور تذلیل کی تو اوسکو اللہ تعالیٰ بچائے گا بیابان کو بڑے غم والم سے
قیامت میں اوسکو رسالہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

کی ہیں ... شریعت نہ قائم رہ جاتا ہے	مخالف نہ اوسکو ہوا جاتا ہے الخ
بہری کی گرائی [illegible] اگر مجھکو جب جدا جاتا ہے	سوال آواز خوش سے جو

اور کیفیت پیدا ہوتی ہے پھر جائز کیوں ہے جواب ہر چند آواز خوش سے بھی
ذوق اور کیفیت حاصل ہوتی ہے لیکن احتمال ہے کہ وہ آواز شیطان ہو آیت جو
میں عبادت کیواسطے حکم ہوا کہ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ
وَاتَّقُوا [illegible] اور ما سوا اوسکے کہیں نہ امر نہیں ہوا کہ آواز خوش سنو تو حسب
زیادہ ہوا جواب دوسرا جو ذوق اور حالت کہ بالشرع وجہ سے پیدا ہو وہ متعلق
ہے اور جو بے شرع وجہ سے حاصل ہو وہ رحمانی ہے مع فرض کیا کہ اوس قوم کو گمان
کہ سوائے وہ حالت رحمانی ہے پھر بھی سمجھا را اور عارض ہے اسو اسکے کہ جبتک وہ
آواز ہے تبھی وہ حالت بھی ہے اور جب وہ آواز بند ہوئی وہ حال بھی جاتا رہا
کامل مرشد حال جو منکشف ہے کچھ کبھی کی حاجت نہیں جو فاسق صادق عشق

رحمانی رکھتا ہی اوس کا یہ مقام ہوتا ہی کہ اوسکو واسطے ذوق اور حضور اور مشاہدہ دائمی
ہر وقت موجود رہتا ہی تو سالک کو چاہیے کہ وہی طلب کرے جو دائمی ہی نہ وہ جو عارضی
ہو محققین کاملین و عارفان واصلین نے فرمایا ہی کہ اگر کسیکو ذوق اور حالت اور عشق اور معرفت
حاصل ہوا اور وہ اوسکا مطلوب ہوجاوے تو وہ اوسی حالت کا عابد ہی عابد حق نہین
اسواسطے کہ وسیلہ مطلوب کا عین مطلوب جاننا کفر ہی **سوال** اولیا اسرار الٰہی کا خزانہ ہی
آواز خوش سننے سی وہ اسرار ظاہر ہوتی ہین جس طرح پتھر اور لوہے سے آگ ظاہر ہوتی ہی
جواب اگرچہ اوس قوم کی گمان کے موافق اسرار نہانی ظاہر ہوتی ہین لیکن اسرار
نہانی کا ظاہر کرنا کفر ہے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اِفْشَاءُ اَسْرَارِ الرُّبُوبِيَّةِ
كُفْرٌ یعنی اسرار ربوبیت کا ظاہر کرنا کفر ہی اور جس کو عشق رحمانی ہی وہ عشق خود ظاہر
کرنیوالا اسرار نہانی کا ہی اور پوشیدہ رکھنا اوسیکا لازم ہی آواز خوش سننے
کی کیا حاجت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ عَشِقَ وَكَتَمَ وَعَفَّ وَمَاتَ
فَهُوَ شَهِيدٌ **سوال** راگ اور باجے حقیقت مین حرام ہین مگر جو عشق کا بیمار ہی اوس
کا علاج ہی اوسکے واسطے راگ اور آواز خوش سننا درست ہی **جواب** یہہ بیماری
کیا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور تابعین
اور علماء مجتہدین کے وقت مین نہ تھی یا اونہون نے اس بیماری کا یہہ علاج نہ جانا
تھا اس عقیدے سے انکار خدا اور رسول اور خلفائے راشدین اور مجتہدین
کا لازم آتا ہی اور انکار انکا کفر ہی اللہ تعالیٰ نے دلون کی بیماری کی شفا اور رحمت
اور قرب حق کا سبب قرآن کو فرمایا ہی کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ايضًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ايضًا قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ

نسی آپ دعوت میں ہم یہی آیا ہے کہ ہماری دل کی شفا اور جو بھی کچھ سبب
بیان اور گمراہی اور بد اعتمادی ہے وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی
آذانہم وقرا انہیں کے حصے ہی نقل ہے کہ ایک گروہ عباد و مست درویشی کے
ایک ملک کے پاس الہام دینے کو آیا اس سبب کہ معنی کو کچھ سے سوار کی جوں حکایات
سکندر و درجہ انہا سکات مسکند + نصر کہا کہ کیا خوب راست گو ہے کہ
سکایات اہل مطلوب کو جدائی کی کرتی ہے کہتا ہے وجس کا اور ان کا بیان کرتی ہے
میں سب ہیں کبھی کہ میں راجہ ... ہر شخص ایک وجہ سے اپنے مطلوب سے جدا رہا ہے
اور وہ ہزار وجہ سے اسی مطلوب جدائی کی شکایت کرتی ہے ایسے ہی ہر شخص ایک طرح سے
درگاہ ہے اور بیان ہر طرح سے درس کی احوال اور سکا بیان کرتی ہے لیکن

حاشیہ گیا		نیل کی کیک کر یگا نالہ و زاری عام	سا احوال ورنہ وصال کا اشعار

کر استفسار اس سے وہ میں ای عالم عام — سل رو یہ کیسا ہے کہ ہجر سوز و معلا [1]
سر کی امید جاموشی جارہ میر بیان — مثل طفلان کی طرح روئیگا کوئی زار زار
تابع راہ طریقت ہو ویں تو سر جوار — بلبلوں کی طرح کیک نالہ و فریاد و سوز
شوق سے وارہ شکستہ رہ ہوا تا معمور — مثل برگ کاہ کیک سمس اپنا بی معام
رکھو شریعت کو شجر کی بیخ مستحکم مدام — مثل ابر بہاری حسیں گریاں ہے کیسا
گروہ کی مانند محکم رہ شریعت میں دلا — سر بسر وہ آیا ہا کی امید ہان ای ہو سیاہ
اے سنگ سن رہوں کا ہوگیا ہی جیو و شکار — ہو گا کان لعل و عرفان و محبت اہر حال
ہی راہی جان ہر دم ہو یں کہ اہل ال — کچھ تو سر بار حدا او مصطفے وابل حال
حال ہر اسطرح کیا اسر امید وصال — العرض سلطان سب کا راہ دل کی لیکن

دو ہوم کی راہ وہ پر گمراہ کرتا ہے ایک شاہ گر وہ جو کہتے ہیں کہ سوا اللہ تعالی کے عشق و

محبت مین مستغرق ہین شہر اہین جنسے ہماری کیفیت اور عشق ومحبت زیادہ ہوتی
اور ایک وہ گروہ جو کہتے ہین کہ ہم اللہ تعالی کے عشق ومحبت مین مستغرق ہین اور آواز
خوش سننے سے ہمارا عشق ومحبت زیادہ ہوتا ہی اور اپنے آپ کو نیست ونابود جانتے ہین کہ
وہ آپ ہی کہنے والا ہی اور آپ ہی سننے والا آپ ہی شاہد ہی اور آپ ہی مشہود یہان دونون
گروہ غلطی مین پڑی ہین کہ اپنے ذوق کی حالت کو انبیا علیہم السلام اور اصحاب اور خلفای
راشدین اور علمای مجتہدین پر غلبہ دیتی ہین مفہوم انکا یہہ ہوا کہ یہہ حضرات یہہ حال نہین
رکہتے تے ہم رکہتے ہین جو ہم سمجہتے ہین اور کوئی نہ سمجہا تہا اور کہتے ہین کہ جس کو یہہ حال نصیب
نہین ہی وہ حیوان مطلق ہی واضح ہو کہ ان باتون اور اعتقادون سے یہہ دونون
قوم کافر ہو جاتی ہین نعوذ باللہ پس ان دونون قومون کی راہ شیطان اسطرح بیہ
مارتا ہی کہ جیسی شراب اور بہنگ وغیرہ کہانیسی خیالات اور اوہام فاسد پیدا ہوتی ہین
ایسی ہی آواز خوش سننی ہو اور حسن کی دیکہنی سے خیالات باطل اور اوہام فاسد پیدا
ہوتی ہین کہ کسی نے دیکہی اور نہ سنی آدمی جانتا ہی کہ یہی عرفان اور محبت اور عشق اور
جذبہ اور حالت ہی اور اوسمین ایک بیہوشی طاری ہوتی ہی اور اوس مستی اور بیہوشی کی عالم
مین شیطان طرح طرح کی رنگ اور چیزین دکہاتا ہی یہہ جانتا ہی کہ یہی مشاہدہ حقتعالی کا ہی
افسوس یہہ نہین جانتی ہین کہ معرفت الہی کا کماحقہ حاصل ہونا ز عبادت سے بہی بہت
مشکل ہی بدعت اور نامشروع سے کیسی حاصل ہوگی عشق اور محبت اور ذوق
اور حالت یقین اور معرفت کہ یہہ حالت روحانی اور رحمانی ہین ایک عنایت الہی اور حقیقت
ربانی ہی یہ باتین کسب اور سبب سے نہین حاصل ہوتی ہین یہہ تو موہبی اور بندہ کی
ایک سیر ہی تجلیات اور انوار الہی سے کہ سوا آدم کی مقرب فرشتی بہی اوس سی محروم
ہین بڑی شرم کی بات ہی کہ بدعت اور گمراہی سے ان باتونکا حصول سمجہے ابیات

اوسکو ہی فقط عشق الٰہی	درد کو اونکو نہیں ہے دلمیں راہ	آدمی کے درد دل سے مطلب
الکمال للانسان ایک سر ہے	آدمی پایا کہ دیوار ہے	دوسرے کو کہا لب
آدمی ہے سطر ذات و صفات	حلوہ ہی اوسمیں ہے ایک بات	دوسری وجہ نہ تھا

راگ اور باجے اور آواز خوش سبب ہے کی اور دردمندوں اور حال اور اوقات
اور تصوف اور طریقت اور جمعیت کی ہے کہ آواز خوش میں سب لذتیں ہیں اور یہ
سو لذت نفس اور لذت روح ہے نفس کی یہ لذت ہو کہ جس شخص کو دنیا کی محبت غلبہ
اور اوسمیں اخلاق ذمیمہ جیسے غرور اور ریا اور حرص و ہوا حسد و کینہ طمع و بخل وغیرہ ہوں
ہوں اور اوس کا دل وابستہ مطلوبات کونین سے ہو اوسکو آواز خوش سے مطلوبات کا خطرہ
کھینچتا ہے اور لذت اوسکی نفس کو ہوتی ہے مگر آواز خوش سننا حرام ہے اسواسطے کہ اوس
سے تکبر اور لعب اور عجب اور رغبت دنیا کی اوپر ہوتی ہے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلغِنَاءُ یُنبِتُ النِّفَاقَ
فِی القَلبِ کَمَا یُنبِتُ المَاءُ البَقلَ اور جن لوگوں کو لذت روح ہے وہ دو طرح کے
ہیں مبتدی اور منتہی اور انکی مثال ہے پس مقلدوں کی کیفیت کا حال یہ ہے
کہ اونہوں نے اطوار قلوب اور احوال روح کو تو منور طے نہیں کیا اور تزکیہ نفس
اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح بھی اونکو حاصل نہیں صرف اونکو آواز خوش سے
ایک رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ رقت سے اونکو رونا آتا ہے پس وہ چاہتے ہیں کہ ہمیشہ
اور ورد قرآن کی تلاوت اور نماز روزے اور تسبیح و ذکر میں بھی ہم پاویں پالی
ہیں سب آواز خوش ہی کی تاثیر ہے تو آواز خوش کو قرآن اور نماز روزے اور تسبیح و
وغیرہ سے بہتر سمجھتے ہیں اور یہ بہر حال کفر ہی کیطرف کھینچتا ہے اور دریں طعنت کرد ساہ
دنیا پیچھے جدا آ... خَسِرَ الدُّنیَا وَالآخِرَةَ وَهُوَ المُرمِ...

عند نغمة ومهوت الويل عند مصيبة مقصد کا تو یہہ حال سنا ہے یہی کہ مبتدی تو ہمیشہ آتش ہو رہا ہی اندر باہر سے عشق کی آگ تیزی کر رہی ہے آواز خوش سے وہ آگ زیادہ تر جوش میں آکر اوسکو وجود کی ہیزم کو جلا دیگی اور جان بحق تسلیم کریگا تو جس طرح زہر قاتل حرام ہے ایسی ہی یہہ بھی حرام ہے اکثر لوگ اس طرح سے مرگئے اور مقصد اصلی اور مقام عشق اور قرب حقتعالے سے کہ نتیجہ عشق کا ہے دور رہگئے

قطعہ مردانہ وار عشق کی نہ ہی سکے ہوش کہو	خون جگر سے بادہ کر اور لب خموش رکہو
ہستی کی قید میں نہ ہے پہنسا رہ جو مرد ہے	قید خودی سے چہوٹ ہی دل میں جوش رکہو
ایضا ارباب عشق آپس میں بیخبر مست ہم	آواز خوش سے حسن سے اور گلوشین سے کام
ڈولی ہوئی ہیں بحر حقیقت میں اسطرح	ہستی سے آپکی کام نہیں اونکو والسلام

تذکرۃ الاولیاء میں مسطور ہے کہ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے کچہ قرآن آیت کلام مجید سنتے ہی زمین پر گر پڑے تو شیخ نے اونکو منع فرمایا کہ الصعقة من الشیطان حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے ایکبار نعرہ مارا شیخ نے منع کیا کہ نعرہ مارنا گدہوں کا کام ہے کہ سخت مکروہ ہے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر آپ جاننا چاہئے کہ منتہی تو غریق بحر رحمت ہے اور قریب بارگاہ عزت مقیم حرم وصلت اور مخمور دار تجلی وصلت اسرار الہی سے مالامال و مست شراب وصل لایزال اوسکو آواز خوش کے سننے اور حسن کے دیکہنے سے کیا کام چنانچہ سلطان ابو سعید ابو الخیر فرماتے ہیں رباعی ایضا

چون چند باشد رگ جان نگشود تند	مثنا مکس آن رگ خون آلود است
منی ال چنان پشنوند آواز است	[illegible]

اگر کوئی شخص عشق و محبت کی استغراق میں بیہوش ہو جائے تو اوسکی طریقت میں نقصان ہے اوسکو جذبہ دار لقیت مارنا چاہئے مخفی نہ رہے کہ اگر سیلاب شوق کی غلبہ سے

اسکی ہوش وحواس زائل ہو جاویں تو اوسکی طرح کی دیوانہ گرسنہ کلوخ مسدود اور آزاد
ہوجاتی ہیں اور اوسکا باغ روحانی کہ عرفان والقان کی رنگا رنگ میووں سے آبادی
ویران ہوجاتا ہے اور حال یہ ہے کہ اس حالت کا اعتبار نہیں اور وہ استغراق اور محبت
ماندار نہیں اکثر تھوڑی آتی اور رایکطرفہ گی لیکن سالک کی حالات میں اوسکی ترقی سے
انکی کمی ہوجاتی ہے اور اداسی تحتی ہے جو حالات کہ ذکر والٰہی اور حضور دائمی اور مسابقہ وغیرہ
سے حاصل ہوتی ہے وہ بات اصل ہے اور اس عشق ومحبت و وجود کو تمام اور ہلا
سے سوا ویرانگی کی اور کیا حاصل ہے الغرض عقل وہوش اللہ تعالیٰ کے عرفان
کی دروازے ہیں اس عقل وہوش کی قدر جاننا چاہیے اور بیہوشی جو اکثر فعل
اور حامی کا انسان ہے جبتک یہ ہوش و حواس جاتی نہیں وصال جانان کی
امید ہی ہو سکی سے راہ نہیں چلی جاتی ہے اور انسان کی آنکھ کی اوسکو امید کہاں
اسی سبب سے حملہ نشے حرام ہے کہ عقل کو زائل کرتی ہیں اور جو عقل کو کہو دیوے
حرام ہے اسی عقل سے اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور قرب حق اکا میسر ہوتا ہے عقلی
انبیا علیہم السلام ہی ہر ایسا ہے وحقیقتاً لامیں مستغرق ہیں لیکن جس قدر اونکا استغراق
زیادہ ہوتا تھا اوسیقدر عقل وہوش میں ہی زیادتی ہوتی جاتی ہے عقل ہوش آنا
تحلیات شیطانی اور جنون اور آسیب راجح کا نشان ہے گو اوس شخص سے خوارق
وعادات ظاہر ہوں اسواسطے کہ شیطان کو بہت قدرت ہے وہ تماشے دکہاکی
اپنی طرف کہینچتا ہے مسلسل رجعوں وصال کی اسبات ایک نکتہ ہے یہاں الہام ربانی

گوش ولب و ہوش اوسی کو ہیں بحال	انکے نگہت کہتی ہیں بازو رگیں	توڑ دی واعس کو پہیشں انکا لیں
ہے جس مرد خدا کی جوش سیر	منشی ہیں اور دست شاہ بیم	سادہ ہی کا کس لیے [illegible]
جو تجھی عقل وہوش لے میر بحال	مار کرتے ہیں باذن وہ رسالے	دیکر کہیں [illegible] کا آنا

ہر شریعت کی زمین مین سند باز
سنع سب کہہ آرہین بس اور عشق گر فراز
اور کشیشین اونین ہین جیع جلوہ گر
جان کر اپنی شریعت پر نثار
عشق کی ہی راہ مین گر شل باز
لیسکی بیگا شریعت کی رسن
راحت و آرام اور چین و ہوا
زندگانی ملت مین برباد ہے
تو اگر ہی بار کر جان بازیان
اور راہون سی ہی یہی راہ صاف
غیر شتہ سی آنکہہ اپنی بند کر
جسطرح جیسی خار و گل اہی شگفتال
سنت و بدعت اسی صورت بجا
آدمی کی جسم مین پاکر د فر
نفس کا شیطان ہی کل عزیز
نفس السی خو لمصقوس دو ہی
معجزہ موسی کی ایسی جان
اور فرعون مقتدا کی گرمان
وصل حق ہین جناب مصطفی
ایک ہین شک ایک ہین خس سیاہ

شاہ سی لیتا ہی وہ نار و نیاز
صید کر کر آتا ہی نزدیک شاہ
کسکو ہی اونکو سوا اونکی جنس
شرع کی رسی کر تو یا لیقین
و شریعت کی رسن تا صید ساز
طعمہ زاغ و زغن مردار ہی
لب خوش آتا ہی خدا کو ابی خطا
لیسی ہوگا اسطرح جیسی زندہ دل
دم بدم مارا اس راہ مین ہر گز نیاز
جو تجھہ منظور ہی سیر مقام
تب تبع السد پر تر اہو دی گذر
خار سی نقصان ہی اور گل سی فیض
شرع نامی اور بدعت مین ہی جان
موسی و فرعون این تو کو جان
ہی فرشتہ روح کا ای تیز فہم
محمد وسکا اور اہل شرع کا
اور مہاراج فرعونی عیان
ہین محمد مصطفی اور بولہب
بولہب تو ہی اصل شیطان ہی ہوا
گاو عنبر سی ہوا عنبر پدید

طبل بجتا ہی جبھی وقت شکار
گر زمین سی نہین وہ نگاہ
تو اگر ہی شاہباز عشق یار
اور اسکو جان لا حبل المتین
اور اگر ہی یار تو مثل زغن
لیون بخس کہ لی بید تو طبار ہی
اسکا حاصل بدعت و الحاد ہی
کچہہ نوا ہی زلیس ہو تو منفعل
شرع کی رہ سی نکر تو انحراف
اور راہین چھوڑ کر رکھہ اسمین گام
سنت و بدعت کی ایسی ہی مثال
صاف ہی سید اہین کیا گفت و شنید
نفس و روح ایسی ہی جی بیچ آدمی
ایک سر دل سمجھہ ایہی مال
روح کو قرب خدا منظور ہے
ایسی ہی تو جان حال اہل بدعا
رہ نما موسی ہوئی سو ہی جنان
ایک ہی نکتہ یہ العالی نسب
دو جہان کہا تو ہین ایک ہی گیاہ
اور سیلونسی ہوا گوبر پلید

شکر کہ گل سے ہو کر بالطبع	ایک حالی الکمں ہو پیکر	ایسی ہی رموز دو ایک شکل میں ثابت
الکن شہد الکمں ہے ابجوائی	اسطرح کی ہیں مثالیں مستر	کا ہو وصا دہیں دل سے عقد کہو

مخفی نرہی کہ انسان کو سوا اسکو عقل کامل عنایت نہیں ہوئی جو شخص عقل سے بہرہ
انسان نہیں ہے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اثنا معراج
حضور حقتعالی سے معاودت فرمائی تو اللہ تعالی نے جو ہر اپکو سامنے کیے جو ہر ایمان جو ہر
حیا جوہر عقل کہ انمیں سے ایک اختیار فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ کہ ہو
جوہر میں کسکو قبول کیا چاہئے جبرئیل علیہ السلام نے تعلیم فرمائی کہ جوہر عقل کو آپ اختیار فرما
کیونکہ یہ دونوں جوہر عقل سے متعلق ہیں اگر عقل ہو تو ایمان اور حیا دونوں خوب ہوں حاصل الغرض عقل
گوہر گرانمایہ ہے کہ جسکے سبب سے شریعت کے قواعد اور حیا اور جملہ عبادت کمال کو پہنچتے ہیں اسی ہانا ہے
لاشریعت کے حرام کی رو سے بھی طریقت کی راہ کو جانا بسبب ضلالت اور گمراہی ہے دیکھو جو عقل او
ہوش کے شعاع سے حقیقت کو میداء کی سیر سیار کو دیکھ سالک کو چاہیے کہ عشق سے اور
حسن کے کمال سے حروف کے عشق اور معرفت ذوق وحالت کی شراب سے بیہوش ہو اٹھانا
کی مجلس کو سوز و محبت سے آرائش دے اور توجہ جانب اوسیں ہمہ ہمرا ہو سرمیں اپنے کی ہم کر
ادسکو روشن کریا اور حضرت رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے عطر اور خوشبو سے معطر اور
ستارہ ہو کہ [illegible] العلمی مور کرے اور ہر حرکات [illegible] دقیق کی رکھے نقل ہے کہ ایک مسافر کسی شہر
گاؤں گاؤں پھرتا تھا اکروز گاؤں میں پہونچکر ایک گھر میں گیا صاحب خانہ کی لڑکی صاحب جمال
اوسکو دیکھکر کھانا لائی مسافر اوسکو دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور اوسکا ہاتھ اوس کے منہ
کہا میں کہ آتش [illegible] اسکو ہوش آیا تو ایسی اوسکو حسرت ہوئی
گرد دیوانہ وار پھرتا تھا ماں باپ نے رحم کیا کہ لڑکی کو والدین سے کہا کہ ہم اوسکی شادی
کرکے گرا اس نامراد کو بہتر کر لیں نہیں ملنگا اوسنوں نے قبول کیا مگر جب اوس لڑکی سے [illegible]

اوسنے مشکور نہ کیا سبب پوچھا کہا کہ یہ راز قابل اظہار کے نہین ہے جب بہت اصرار کیا تب
لڑکی نے کہا کہ یہ شخص میری طلب اور عشق مین ناقص اور خام ہی پوچھا کس طرح کہا مجھکو دیکھتی
ہی بیہوش ہوگیا اور ہو جاتا ہی میرے حسن کا تماشا کیسے کریگا اور میری کلام کی قدر اور عشوہ
میرے ناز و کرشمہ کا کیا جانیگا اور میری وصل کی تاب اوسکو کیسے ہوگی **نظم**

تو نہ اپنے آپ کو بیہوش کر | سات دریا ایک دم مین نوش کر | درد کی اپنے نہ تو کرنا دوا
راہ چل مت ڈھونڈہ اوسکا انتہا | پختہ کارون کو نہین آتا ہی جوش | ناقصونکا کام ہی جوش و خروش
نعرہ و فریاد کرتی ہین شغال | شیر مین خاموش انفر خندہ فال | زاغ کا ہی کام فریاد و فغان
ہی خموشی باز کا کام ای جوان | خاک راہ عشق ہو با سوز و ساز | میری جان بیٹھ کر اپنا تو بیان
جان دی تو عشق مین پروانہ وار | دم نمار اس درد مین پروانہ وار | الغرض یہ بہت لوگونکا مرغ جان

اوس آزخوش کو سنتے اور حسن کے دیکھنے سے نفس تن سے پرواز کر گیا اور آتش عشق نے اوسکے تن
کی خاشاک وجود کو صاف جلا دیا اور مقصود اصلی کو کہ وصال دوست ہی نہ پہونچا اسکی مثال
یون سمجھنا چاہیے کہ عشق تو بجای تخم کے ہی اور توحید اور معرفت اوسکی شاخ
برگ اور علم الٰہی اور تجلیات اور مجاہدہ اوس کا گل اور میوہ **نظم**

عشق مثل تخم ہی ای میری جان | تو زمین ہستی مین کر نہان | نفی و اثبات ہی درخت اوسکا تخم کا
معرفت ہی شاخ و برگ اسکی اگر | ہیگا مشہود خداوند اوسکا پہول | وصل جانان ہی ثمر اسکا پہول

اگر تخم زمین مین پوشیدہ نہ کیا جاویگا تو کیسے اوگیگا اور شاخ و برگ اوسمین کیسے آوینگا اور
میوہ اور پہول کس طرح لگینگے اس سے ثابت ہوا کہ تخم عشق کا پوشیدہ رکہنا اور اوسکی
پرورش قواعد شریعت اور طریقت اور حقیقت سے کرنا فرض ہی جب یہ حال ہی تو اہل
سنت و جماعت کے سب مجتہدون کے نزدیک از روی اتفاق کے راگ اور باجے مثل
دف اور طنبورا اور بربط اور رباب وغیرہ کے حرام ہین یہانتک کہ قرآن پڑہنا حالانکہ عبادت

ہے لیکن وہ بھی اوس میں پڑھنا حرام ہے مگر اگر کیا جوب کہ کافر ہو جاتا ہے اگر کرلی ادا
ہوں میں قرآن پڑھے اور کچھ کم زیادہ الحان میں کرے اور کوئی مقام اوس سے چھوٹ
جاتا کر دیں کہ وہ بھی روا ہے سمجھو علیہ السلام نے زینوا القرآن باصواتکم یعنی قاعدہ مخرج
کا اور مخارج حروف کا لحاظ رکھ کے راگ کی آواز سے اگر وہ برابر آواز حروف میں تبع
ہو تا کہ مجتہدوں کے اجتہاد میں [illegible] اختلاف ہوتا جب اسکی حرمت بالاتفاق نا
ہے تو جو شخص خدا اور رسول اور مجتہدوں کے حرام کئے ہوئے کو کہ وہ جانے سے کافر ہو جاتا
ہو حلال جاننے والا کا کیا حال ہوگا مقصد اوسکو یہ ہے سطور ہے کہ لہو و لعب باجا اور راگ
[illegible] جانے والا کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ اسکی حرمت دلائل نص و اجماع امت [illegible]
اور ہر [illegible] کسی وقت میں اوسکی بھی تحقیق ہے [illegible] آپکا مقام عالی اور حال لاابالی
[illegible] حاصل ہو تو اوسکو پوشیدہ رکھنا چاہئے بموجب حدیث کے من عشق وکتم وعف
ثم مات مات شہیدا اور بالکل [illegible] پوشیدہ رہے حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی
لا یعرفہم غیری اگر وہ احوال پوشیدہ ظاہر کریگا تو وہ عتاب میں گرفتار ہوگا ایک
یہ کہ جو شخص [illegible] کو ظاہر کرتا ہے وہ لائق بزرگی [illegible] کے نہیں رہتا
[illegible] ہوگا [illegible] کہ اسرار ربانی کا اظہار کفر ہے فرمایا ہے صلی اللہ
علیہ وسلم نے افشاء سر الربوبیۃ کفر [illegible] کامل [illegible] واصل فرمایا ہے
کہ اگر عشق و محبت ذوق و حالت کسکو حاصل ہو اور وہ اوس کا مغلوب ہو جاوے
اور وہ [illegible] ذوق کا [illegible] اسواسطے کہ وصل مطلوب ہے [illegible]
الیہ ہے فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے من احب لقاء اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

مازاغ البصر وما طغے پس سالک کا احوال باطنی کی طرف متوجہ ہونا طغیان ہی سبحان اللہ کیا خوب فرمایا ہی رباعی آنرا کہ فنا شیوہ فقر آئین است

کشف ویقین بمعرفت نہ دین است		رفت او زمیان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم ہو اللہ این است
رباعی دنیا جم را وقیصر وخاقان را		تسبیح فرشتہ را صفا رضوان را	دوزخ بد را بہشت
مر پاکان را		جانان ما را و جان من جانان را	

چودہوان باب خوبصورت آدمی کو دیکھنے اور اوسکے احوال کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ یعنی اے محمد کہدو لوگون سے کہ چھپائین اپنی آنکھین نامحرم کو دیکھنے سے اور محفوظ رکھین اپنی شرمگاہین حرام سے یہہ اونکے واسطے بہتر اور پاکیزہ ہی اللہ تعالی اونکے کامون کو خوب جانتا ہی اور عورتون سے کہدے کہ اپنی آنکھین نامحرم کو دیکھنے سے چھپائین اور اپنی شرمگاہون کو زنا سے بچائین اور اپنی آرائش اور زینت کو ظاہر نکرین مگر محرمون کے سامنے انتغزیہ حسن دیکھنے والے دو قسم مین ایک اہل اللہ اور ایک اہل ہوا اہل ہوا کو واسطے حسین دیکھنا خود منع ہی از روے آیت اور حدیث کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظَرُ اِلَى الْعَجَائِبِ اور اَلنَّظَرُ اَنَّى الذَّنُوْبِ امیر کبیر سید علی ہمدانی ذخیرۃ الملوک مین فرماتے ہین کہ آدمی کے جسم مین یہہ آنکھہ شیطان کا قاصد ہی اسواسطے کہ اور حواس تو بغیر دیکھے اپنی جگہ پر ساکن رہتی ہین جبتک اونکے پاس کوئی خبر نہ پہونچی یہہ اوسکی طرف مشغول نہین ہوتی بخلاف چشم کے کہ یہہ دور سے گناہ ہونیکا تماشا کرلیتی ہے اور اہل فنا کہ حقیقت عرفان کی نہین جانتے ہین اپنی جہالت سے جانتے ہین کہ ہم اور حسن اور خدا سب خدا ہین خدا نے حسن کا



آپ تنہا پیدا کرتا ہے اور ہمہ اوست جانتے ہیں اونکا یہ گمان مقصود اصلی سے نا آگہی
سرنگوں کر دیتا ہے توحید میں طرح سے ہے توحید وہمی توحید علمی توحید عینی
میں سب عقیدے باطل اور نا پسندیدہ پیدا ہوتے ہیں کہ وہ عقیدے اگر مخالف شرع ہیں تو
آدمی ملحد ہو جاتا ہے اور اگر موافق شرع ہیں تو موحد ہو جاتا ہے اور اصل شرع اوسکو حاصل
ہوتی ہے پس اگر مخالف شرع ہو تو حس میں کبھی سے لذت اور صفا روح کو البتہ حاصل ہوتی ہے
لیکن وہ لذت و صفا اوس کا حجاب ہے اوسکو حجاب نور کہتے ہیں سالک سے یہیں جاتا ہے
کہ عارف کو نامہ رہتا ہر طرح طرح کی تجلیات آلہی اور جلوہ لا یزالی اور انوار جمالی اور جلالی
ظہور کرتے ہیں اوسکو حس دیکھنے کی کیا حاجت جسکے سامنے ہر وقت معشوق روحانی
جلوہ گر ہو اوسکو حمص حس کا دیکھنا رہتا ہے بلکہ جو ہی کہ درجہ اعلیٰ تو حس کا دیکھنا سم قاتل ہے اور
منتہی کو باعث زوال حال خاص خاصان وہ ہے کہ اپنے ہی آپ میں خدا کی صنعتیں دیکھکر
خدا کی معرفت حاصل کرے جیسا کہ امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

ہیں فرو دار کیا جو نفس سے ناحم و ہادم نور کا یار	زاں ہمی گرم بیہدم جو نفس یاد کیا
ارزو واماہوں میں آپ ہی میں نور یار	اسلئے ہوں آپ ہی سے تکیا

او حضرت شمس سبزواری قدس سرہ العزیز کا قول ہے نظم مولانا لیلی زید اوس کی ادائی

جب لیلی جو ہوئی سرپوشانی سی
مجھ میں کچھ اور نہیں یار کرسن جھکی ہیں

واضح ہو کہ جبتک صفائی دل زیادہ اوسی کی
توحید اور معرفت اور قرب حق تعالی زیادہ ابیات ہاتھ میں دل لا کمال یار دیکھ

صاف کر دل کو جمال یار دیکھ	گا نوں کی ہے نظر دل پر مدام	دیکھا گلس کا ہے جانکا
مرد ظاہر میں کو ہی صورت سے کام	مرد باطن میں کو کچھ صورت سے کام	انقل ہے صحیح عطا سے کم

الکیا کا کاک ساگر و ماحب دانا الفافا اوس شاگرد کی نگاہ اوستاد کی لوندی پر پڑی

دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور وہ سبب ہم دادرک اوسکا جو تہا اوستاد کو یہہ حال معلوم ہوا
لونڈی کو آراستہ کیکر اوس جوان کے سامنے لایا اور کہا کہ اسکو خوب دیکھ لے دوسری روز
اوس لونڈی کو مسہل دیا اور فصد لی اور اوس کا اسہال اور خون طشت میں رکھا لونڈی
کو کہ ضعیف ونحیف وبدرنگ اور زرد ہوگئی تہی پہر اوس جوان کے روبرو کیا اوسنے کہا اے
اوستاد اسکا حسن وجمال کیا ہوا وہ طشت شاگرد کے سامنے کیا کہ کل تو اس چیز کا ہی عاشق
ہوا تہا اور لونڈی تو وہی ہے اوس جوان نے توبہ کی اور پشیمان ہوا الحاصل جب حسن ظاہر کا
یہہ حال ہے تو روح کا حسن فرشتے اور پری کے جمال سے بہتر ہے اسواسطے کہ روح منظور آیات
وصفات ہے اور خلیفہ خدا فرمایا اللہ تعالی نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اس صورت
میں آدمی کو چاہیے کہ اپنے اوپر عاشق ہو اور ایسی کوشش کرے کہ خودی نہ رہے **نظم**

عاشقوں کو عشق حوران جنت سے ملال	کب پسند آئینگی اون کو یہہ زنان باجمال
دونوں عالم کے عجائب میں تجہے ہیں غور کر	اپنے دل کو دیکھ فارغ بیٹھ تو از زلف وخال
شاہد روحانیان جس کو دکہائیں اپنا رخ	اوسکو کب ہو زلف وخط وخال وعارض کا خیال
عشق جانان سے جسے ذرہ برابر ہے خبر	ہے وہ فارغ زلف وخط وخال سے اے خوش خصال
عاشقوں کا سوختن اور ساختن سے کام ہے	از سر انصاف سن لے یہہ سخن اے مرد حال
جو کہ نامشروع کو مشروع جانے اے عزیز	خون اوس کا ہے شریعت اور حقیقت میں حلال

ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار میں ننگی تلوار ہاتہہ میں لیوے
وہ سب قتل کرتا پہرے اوس عورت سے اچہا ہے کہ جو بازار میں اپنا منہہ دکہاتی پہرے اور
لوگ اوس کو دیکہیں اسواسطے کہ وہ مقتول تو شہید ہوتے ہیں اور بہشتی اور یہہ گنہگار
اور دوزخی فرمایا نبی علیہ السلام نے اَلزِّنَاءُ خَرَابَۃُ الْبِنَاءِ یعنی جس گہر میں زنا ہوا اوس میں
برکت ظاہری او باطنی نہیں رہتی ہے اے عزیز فرج کا زنا تو حرام ہے لیکن آنکہہ اور کان

اور بہتان اور دل سے بھی رہا ہو ہر بات کہ اس کا مواخذہ ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا پوشیدہ نہ رہے کہ آنکھ اور
کان اور زبان اور دل کا زنا ہے کو زنا سے بچائے اسواسطے کہ زنا ہی مرج کو تو آدمی
حرام اور واسطے اللہ تعالیٰ کا عذاب اور ساتھ سلطانی بھی جاتا ہے اور اون زنا
میں کوئی وسیلہ نہ ملا رہتا ہے اور اصرار کرتا ہے اخبار میں آتا ہے کہ ایک اصحاب کہ ان
سے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیارت کو آئے تھے راہ میں کسی عورت پر
نظر پڑ گئی جب حضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تمہاری آنکھوں سے کوئی زنا آتی ہے جو عیاناً
کرتا ہے کہ وہ جسد دیکھی میں کوئی زنا آتی ہے پس جو شخص بیشتر دیکھے اور سمجھے کہ اس دیکھنے ہی
میں خدا کو نہ پہچانے گا اوس کا کیا حال ہوگا سوائے کفر کے اسواسطے کہ اوسے حرام کو حلال
جانا شیطان نے اوسکو عشق حرف صورتوں میں دکھایا ہے اور وہ نفس کرتا ہے کہ یہ راہ خدا کی
ہے لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کا خوب حال جانتا ہے يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ
اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہاری آنکھوں کی خیانت کو کہ تم عورتوں اور مردوں کو دیکھتے ہو اور
جانتا ہے خدا تمہارے دلوں کا حال جو کچھ شیطان لذت اور مزے تمہارے دلوں میں ڈالتا ہے

ابیات دل سے مرد آب نرگ دلا	آنکھ کے باعث ستی ہیں بتلائے
سد کر آنکھوں کو مثال جسد	مارے سے تیر بلا کا ہدف اگر آنکھ کو نہ سو

جو عورتیں مردوں کی طرح بیٹھا رہا ہے علیہ السلام لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ عَلَيْهَا
یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اوس مرد پر جو نامحرم عورت کو دیکھے اور لعنت کی اوس
عورت پر جو اپنے آپ کو نامحرم مرد کو دکھاتی ہے احیاء میں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے
شاگرد کو بیس برس تک سبق پڑھاتے رہے حدیث میں آتا ہے کہ ایک روز امیر المومنین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ السلام کے پاس تھے تو معلوم

سوال کان اور آنکھ اور دل سے ایک اسی کا سوال پوچھا جائیگا ۱۲

ہوا کہ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی دولت سرا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی
تھیں رونق افزا تھیں وہاں آئی تو آنحضرت کو نہ پایا جلد سے گھبرائی ہوئی باہر آئی ناگاہ راہ
میں آنحضرت سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا یا عمر کیوں ایسے مضطرب ہو عرض کیا یا رسول
اللہ مینے زبان مبارک سے سنا ہے کہ جسجگہ مرد اور عورت دونو تنہا ہوں تو تیسرا اونکا
شیطان ہوتا ہے وسوسہ ڈالنے کے واسطے انصاف کرنا چاہیے کہ جب خلیفہ ثانی نے اسقدر
لحاظ کیا تو ہم لوگوں کو کہ اوس جناب پاک کے خوشہ چین ہیں ان باتوں کا لحاظ کرنا
فرض عین ہے تذکرۃ الاولیا میں مذکور ہے کہ بی بی فاطمہ ابو تراب نخشبی کی بی بی حضرت
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واسطے استفادہ کے جایا کرتی تھیں ایکروز شیخ نے فرمایا کہ تمہارے
ہاتھوں میں کیا خوب رنگ حنا ہے فاطمہ نے کہا کہ ہماری تمہاری صحبت تبتک تھی جب تمہاری
نگاہ رنگ حنا پر پڑی تو ہماری تمہاری صحبت اب حرام ہو گئی حضرت بایزید تب شرمندہ ہوکے
اور جناب باری میں مناجات کی کہ خداوندا نظر میری عورت اور دیوار پر یکساں کر دے
دل سے غور کرنا چاہیے کہ سلطان العارفین حضرت بایزید جب حنا کے حسن دیکھنے سے شرمندہ ہوے
اور مناجات کی تو ہمکو صدہا شرمندگیاں راہ حق میں ہیں اسواسطے کہ جو چیز خدا و رسول
نے منع فرمائی ہے وہ سب مسلمانوں پر حرام ہے مبتدی ہو یا منتہی یا متوسط اگر کوئی کہے کہ بعضوں کو
مباح ہے اور بعضوں کو حرام یہ کہنا کفر ہے حدیث میں آیا ہے کہ جسکی نظر عورتوں پر
پڑجائے اور وہ خدا کے خوف سے اپنی آنکھ چھپالے تو اللہ تعالی اوسکے دل میں ایک نور پیدا کرتا ہے
کہ وہ نور وسیلہ ہدایت حقتعالی کا ہوتا ہے اور وسعت دل اوس سے پیدا ہوتی ہے اور
اور اگر عورتوں کو دیکھتا ہے تو حقتعالی اوسکے دلمیں ایک آگ پیدا کرتا ہے کہ وہ اوسکی
گمراہی کا اور اوسکی دل کی تنگی اور گور کی تنگی کا وسیلہ ہوتی ہے اے عزیز اس حسن کے دیکھنے
میں تجکو بڑے بڑے تجربے پڑے ہیں کہ قیاس سے باہر ہیں ایک میرا یار تھا ملا احمد ظفر نامی

کہ وہ حسن دیکہنے کیطرف بہت مائل تہا اور کبہی اس فعل سے شرمندہ بہی ہوتا تہا ایک روز
مجہسے کہا کہ ہمارہ لوکرو کہ حسن دیکہنے میں بری ہے تاشرل جو میری آنکھ آرہ کیا تو جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکہا فرمایا کہ اے حسن اگر مرد ایسا ہو کہ جسنے مقام امامت
کا طے کیا ہو یعنی سوا خدا کے اور کچہہ اندیشہ اوسکے دل میں نہ گذرتا ہو اور پہر خدا کے کسیکو دیکہتا
ہو اور عورت بہی ایسی ہو اور یہ دونوں تنہا ہوں مسر اشتغال ہوگا کہ اوسکے دل میں وسوسہ
ڈالے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت جویرت کہ ما بہ دو شیطان ہیں اور حضرت مرد کے ساتہ تشویش کیا
کرے دیکہنے والے کی نظر دہ میں اوس صورت کو آراستہ کرکے بات اصلی ہے اور یہی شکل ہے کہ نکالے
ہیں اور راہ حق سے باہر رکہتے ہیں چہپانے سے کہ جو کچہہ ظاہر ہے سب ہے باطن میں بہی سب ہے
اور جسکی خوبی باطن میں بس ہے اوسکی ظاہر میں بہی بس ہے مثلا اگر کپڑا ظاہر میں پلید ہو
نجس ہوجا تو اوسکی بدبو باطن کو پہنچتی ہے اور اگر عطر لگاؤ گے تو اوسکی خوشبو باطن
کو بہی خوش کرتی ہے اسیطرح امر نامشروع کی بو بدنفس کو پہنچتی ہے وہ بو روح کو
بہی مردہ کردیتی ہے ظاہر ہے کہ جسم کی جراحت سے آزار روح کو پہنچتا ہے اور روح کی خوشی
سے جسم بہی شگفتہ و تر و تازہ ہوتا ہے جیسے القاس جو شریعت میں منع ہے وہ ظاہر
اور حقیقت میں بہی منع ہے اگر کوئی امر خلاف شریعت کو اختیار کرے اور حسن دیکہنے کا
مقید ہو اور ذکر اور حضور میں کے رسا ہوئے والی کے مہہ سیر ہے اور سر اللہ تعالی سلطان مقرر
کرتا ہے کہ اوسکے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور حسن خلاف اصل کر دکہلاتا ہے اور مکر و حیلہ
سے اکر ایسا ہے وہ شخص جانتا ہے کہ یہ میرا حال ہے کہ اس سے خدا کو ہوتا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے
وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ
يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ نقل ہے کہ شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں اکثر
تاروں کے امام ہیں مرد ان کی تعلیم دیا کرتے ہیں ایک لڑکا صاحب جمال آیا کہ مجہکو قرآن سکہا

ابو عمرو نے اوسکو نفسانیت کی نگاہ سے دیکھا الحمد سے من الجنۃ والناس تک سب کلام اللہ فراموش
ہوگیا عبد اللہ بن جلال سے نقل ہے کہ مینے ایک روز جوان ترسا خوبصورت دیکھا اوسکی
دیکھنے کو مین متحیر ہوا اور اوسکے سامنے کھڑا ہوگیا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ وہان سے گذرے
مینے پوچھا یا اوستاد اس منہہ کو آتش دوزخ مین جلائیگا فرمایا کہ یہ نفس کی بازی ہے اور شیطان کا
کا جال جو تجھکو ادہر متوجہ کرتا ہے یہ نظارہ نظارۂ عبرت ہے اور خوف نہیں ہے جون ہی یہ شیخ گئے
مجھکو بالکل قران فراموش ہوگیا یہہ دونون نقلین تذکرۃ الاولیا مین منقول ہین نقل ہے
کہ ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی اوسنے قسم دی کہ جسنے تجھکو پیدا کیا اوسکی بزرگی
کی تجھکو قسم ہے کہ تو آدمی کو کسطرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے مگر صوفی کہ دنیا نہین رکھتے ہین
اونکو عورتون اور مردون کو دیکھنے سے فریب دیتا ہون اونکے دلمین بیٹھتا ہون اور اونکا
دل اپنے قبضہ مین کرکے وسوسے ڈالتا ہون اور صورت اصلی سے دوسری طرح پر دکھلاتا ہون اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ بیان انصاف کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے
کہ جب اپنی عورتین اور لڑکے شیطان کا جال ہوے تو نامحرم عورت اور مرد کا کیا حال ہوگا زنا
شباب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّظْرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِیْس حدیث مین آیا ہے
کہ بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے دیکھنے سے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے شوہر پر حرام ہوئی اور پیغمبر علیہ السلام پر
مباح ہوگئی پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوندا آنکھون مین نابینا ہوتا کہ میری نظر نامحرم
پر نہ پڑتی یہہ نقل اسرار الاولیا مین مسطور ہے عاقل اس مقام پر تامل کرے کہ جب رحمۃ للعالمین
نے یہہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہے اشعار

مرد شریعت مین ہمیشہ حق شناس

جو ضلالت سے ہو تو ناسپاس	کہ ضلالت مین پڑے مرد خدا
مرد حق بین کا شریعت پیشہ	کیونکہ وہ حق سے نہین ہوتا جدا
اوسکو ہرگز کبہی نہین اندیشہ	شرع کی راہ سے قدم کو مت ہٹا

ہے اگر تو سالک راہ خدا	کام لوں کر کام دست من میں	کام دنیا کر راہ سے عشق میں گیا
راہ سے اصل ہے انحراف	سب ہی اور سبھی کو بیگانہ	دور سلوک شرع میں قرب خدا
سیر و عیب سے ہے پیوستہ جدا		

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ بیچ بیان باغ اور گلزار دیکھنے اور اوسکے احوال کے بیان میں الغرض باغ و گلزار دیکھنے والوں کے دو گروہ ہیں اہل ہوا اور اہل حیا اہل ہوا تو حظ نفس اور خوشی خاطر کے واسطے دیکھتے ہیں سو یہ بات باعث مہجوری ہے اور اہل حیا کبھی جو کچھ ہم صنعت صانع اور قدرت خدا اسمیں دیکھتے ہیں ملکہ اوسکو ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسا خود قدرت کا تماشائی ہے اور آپ کو درمیان نہیں دیکھتے ہیں افسوس ہے لوگ بڑی غلطی اور بے ادبی میں پڑے ہیں اور بیہودہ دعوے کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ خودی اور جدائی میں کیا ہے درختوں کے باغ و گلزار دیکھنا تو نفس کی خوشی ہے مگر وحدت سے اضطراب سو جہد کرتا ہے کہ میں صانع کی صنعت دیکھتا ہوں اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت میں تعجب کرے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیز کیسی لائق کاریگر ہو جائے اسواسطے کہ تعجب کرنا اللہ تعالیٰ کی صنعت میں کفر ہے یہ سب قدرت لطف کی سے ظاہر ہوتی ہیں بموجب إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ مخلوق کے کام میں تعجب ممکن ہے حالانکہ خلقت میں تعجب کی کیا جگہ ہے عاشق کامل اور عارف واصل کو لبیں تو طرح طرح کے باغ جب آنکھ اور بیں تماشا ہی کی طرف اور قسم قسم کے پھول دیکھیں وہ صانع کو دریائے انس میں مستغرق ہے اوسکو صنعت دیکھنے کی کیا حاجت

نظم

جو کہ صانع میں طریقت سے ہوا	دیکھ صنعت دیکھنے کا کام کیا	دیکھنا صنعت کا کرنا ہے جدا
ہو جو صانع میں وہ ہے مرد خدا	کار گر کر سامنے ہے جانشیں	اور سوا اسکے ہے تابع سنگ دل
دیکھ صانع کو اگر ہے مرد کار	دیکھ صنعت کب اگر ہے ہوشیار	مرد طالب میں صنعت میں حرام
مت نظر کر صانع سے کام	دیکھ صانع ہی سے ہی در حقیقت	دیکھنا صنعت کا ہے شرک اے

عارف حق کا اندر ور	مرد کامل دیکھتے اپنا دل مدام	صنع مین رکھتے ہین آپ اکمل سے کام

باہر معرفت حق کے پہولونسے گلشن ہے اور جلوۂ رنگا رنگ رخ جانان سے جان اوسکی روشن ہو
تو ہر وقت صانع کے مشاہدہ مین محو ہے اوسکو مصنوع دیکھنے کی کیا حاجت جسکا دل ویران ہے
اوسکا دیدۂ ظاہر صنعت دیکھنے کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور جسکا دل آباد ہے وہ اپنا دیدۂ باطن صانع
کے دیکھنے کیطرف مشغول کرتا ہے طالب کو صنعت دیکھنا صانع سے دور کرتا ہے اور قدرت دیکھنا قادر
سے مہجور نقل ہے کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مین ایکروز ایک سیب سرخ تہا دیکھ کر فرمایا
کیا لطیف سیب ہے آواز آئی کہ شرم نہین آتی ہے کہ ہمارا نام سیب پر رکھتا ہے شیخ بیہوش ہوگئے
اور چالیس روز لذت طاعت کا مزہ نپایا قسم کہائی کہ اب کبہی بسطام کا میوہ نہ کہاؤنگا نقل ہے کہ
حضرت رابعہ بصری قدس سرہا فصل بہار مین ایکروز حجرہ کے اندر تہین اونکی خادمہ باہر جا خوش
چلتی تہی خادمہ نے کہا اے رابعہ باہر تشریف لائیے اور صانع باکمال کی صنعت گوناگون دیکھیے حضرت
رابعہ نے فرمایا تو ہی اندر آ کر صانع کو دیکھ اس سے صاف ثابت ہے کہ صنعت کا دیکھنا حجاب
صانع کا تہا اسیواسطے حضرت صلعم باہر نہ آئین

نظم

دیکہی جسکی آنکہہ صانع کو عیان

غافل اکدم ہے نہین صانع سے یار	مرد عارف خود ہے صنع کردگار	کب بہلا وہ صنع دیکھے اے میان
کام ہے دورونکا صنعت دیکھنا	کام ہے دورون کا صنعت سے مدام	انس ہے صانع سے نزدیکونکا کام
تو ہے غفلت خداسے کیفیس	کار مردان خوش دل کہانا ہے بس	کار نزدیکان ہے عرفان خدا

غور کرنیکا مقام ہے کہ جب مرد صانع بین کو صنعت کا دیکھنا حجاب ہوا تو جو لوگ کہ محض
واسطے حظ نفس کے باغ و گلزار دیکھتے ہین اور یہ بہانا کرتے ہین کہ ہم خدا تعالی کی قدرت دیکھتے ہین
اونکا کیا حال ہوگا یہ نہین جانتے کہ حق تعالی کی قدرت کا دیکھنا حالت روح کی ہے خواہ
باغ ہو یا غیر باغ جس جگہ ہے وہ اپنی حال مین مشغول ہے غیر سے نظر بند کی ہے اپنے آپ مین
محو انوار آلہی کے دیکھنے مین مصروف نقل ہے کہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہا ایک مرتبہ

نماز نہیں پڑھی اس سبب سے بیمار ہو گیا تو تمہارا فرمانا کہ کل کی بات میری نظر سے سر بسر گم ہو گئی تھی تو
مجھ پر عتاب کیا کہ اے احمد تو میرے غیر کی طرف نظر کرتا ہے یہاں انصاف کرنا چاہئے
کہ بہشت کو دیکھنے سے عتاب آتا ہے اور گلزار دیکھنے کا کیا حال ہوگا جو سراسر باغ تو
نادان ہے جانتا ہے کہ اعلیٰ کو جانا ہے + جو شخص باغ و گلزار اور راحت آرام کے چکھنوں کی
سیر کو جاتا ہے وہ شخص حقیقت معرفت حقانی سے کہ اصل حالت اور صفت روح ہے
دور ہے اور بعض تو شیطان کے ساتھ گرفتار ہو کر اس سے محروم رہا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ فرمایا نبی علیہ السلام نے الدنیا حرام علیٰ
اهل الآخرة والآخرة حرام علیٰ اهل الدنیا وهما حرامان علیٰ اهل الله اور
فرمایا نبی علیہ السلام نے ما شغلک عن الله فهو صنمک حدیث میں آیا ہے کہ داؤد
علیہ السلام کو وحی آئی کہ اے داؤد میرے بندوں سے کہدو کہ تم بہشت کی امید پر یا دوزخ
کے خوف سے میری بندگی کرتے ہو اگر میں بہشت و دوزخ کو نہ پیدا کرتا تو کیا میں سزاوار
الوہیت اور پرستش کے سزاوار نہ تھا وہ حق یک کو سمجھایا کہ حسن البصری + نے دوزخ
آگ اور حور و غلمان میوں دماں رہبراں + ایک بزرگ خصوصاً شیخ بایزید بسطامی فرمایا
کرتے تھے اگر بہشت کو دل میں دنیا کا خطرہ آئے تو میں وضو کر ڈالوں اور اگر میرے دل میں
آخرت کا خیال جم جو ہو سکے سارا ان سے ہاں اگر تجھ طرف خود کر دیا + تو بالعکس
حال ہے دور کر دیا + حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز اسی اسرار کے مضمون
اس حکایت میں کیا خوب نقل فرماتے ہیں حکایت

جان ہے وہ تم کو کہاں ہو یہاں	آسمانوں کو کہاں ہیں جو نام	دیکھتا ہوں اس ساعت میں معاملہ
سید ہی جنت میں ہیں آرام	سر کا ناظر ہو میں سہرا	قدسیاں مائید بلبل جوش نوا

وقت رحلت تو علی رود بار

مجھکو کہتی ہیں کہ عاشق جلد آ
میں یہہ کہتا ہوں مجھے کیا کام ہے
ہون میں تیری ہی یہہ جان نثار
عشق جانان میرا مطلب ہی تمام
سیہ دل رہتا ہی اس خواہش سی دور
میں تجھی کو چاہتا ہون اے خدا
ہی رضا مندی تیری میری رضا
مجھہ سی دیوانہ کی حاجت کر روا

شکر کر اور ہو خوشی سی خوش خرام
واسطی میری جو یہہ انعام ہی
تسلی میں اہل خواہش سی ہو
ایسی چیز و نسی نہیں مجھکو کام
عشق جانان ہی یہہ میری بہشت
ہی سوا تیری نہیں کچھہ مدعا
دونوں عالم سی تو ہی ہی مدعا
الکرم دی ساتھہ میرا ای خدا

کسنی دیکھا ہی کبھی ایسا مقام
عمر بہر کرتا رہا میں اشتغال
لیکی شہوت ترک مطلب کیون کرن
مجھکو دکھلاتی ہیں کیا حور و قصور
میں نہ دوزخ چاہتا ہوں نی بہشت
تفرد وین کو میں نہیں کچھ جانتا
اس جہان اور اوس جہان سی کام کیا

سولہوان باب حق تعالی کی عبادت کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالی نے وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ تنبیہ عبادت تین طرح ہی عام
اور خاص اور خاص الخاص عبادت جسمانی واسطی عام کی اور عبادت روحانی واسطی خاص کی
اور عبادت رحمانی واسطی خاص الخاص کی عبادت جسمانی جیسی نماز روزہ حج زکوۃ خیرات صدقہ
جہاد کافروں کی ساتھہ قرآن کا پڑھنا ذکر زبانی اور گناہ سی پاک رہنا چنانچہ زبان کو بد کہنی سی اور
اور آنکھہ کو بد دیکھنی اور کان کو بد سننی اور پاؤں کو بری جگہہ جانی اور پیٹ کو حرام اور شبہہ کی کہانی اور کہلانی
اور شرمگاہ کو فحش سی نگاہ رکھی اور عبادت روحانی جیسی موت ارادی اور خلاف نفس اور ترک
و ہوس کا ترک کرنا اور عشق و محبت اور ذوق و حالت اور یقین و معرفت وغیرہ اور حاصل کرنا
سیر کرنا اطوار قلوب اور احوال روح اور صاف کرنا دل کا خیالات بد اور نیتوں بد سی اور پاک رکھنا
نفس کا بخل و غرور اور کینہ اور ریا و تکبر اور حسد اور حرص اور طمع مال و جاہ اور زہر
گوناگون سی عبادت رحمانی جیسی حصول علم الہی اور توحید حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات
اور اغیار کی غبار اور ما سوا کی زنگار سی پاک ہونا واضح ہو کہ عبادت جسمانی اور روحانی

[illegible]

اللہ تعالیٰ میں مطلب یہ ہے شریعت اور طریقت اور حقیقت سے بموجب الشریعۃ اقوالی والطریقۃ
اعمالی والحقیقۃ احوالی اس واسطے کہ شریعت مثل تخم کے ہے اور طریقت مثل شاخ
و برگ کے اور حقیقت مثل گل و میوہ کے اگر تخم ہو تو کچھ نہ ہو سو آدمی فرمایا نبی علیہ السلام
الشریعۃ کالشجر والطریقۃ کالاوراق والحقیقۃ کالاثمار والوان
کہ شریعت کو مثل شریعت سادہ ہے اور طریقت مثل رنگ برنگ مجروں کے کہ مراد اس سے
انوار قلوب اور احوال روح ہے اور حقیقت مثل مختلفوں اور نماؤں کے کہ مراد اس سے
علم الٰہی اور مشاہدہ اور تجلیات ہیں پس اگر سادہ ہو تو عبارت کس چیز پر قائم ہو الغرض یہ
کہ اشغال سے دل کا فارغ ہونا شریعت ہے ازلی اور بعض لم یزلی ہے جب اس صفت سے
تو موصوف ہوا اور تو لائق اور تابع شریعت کو طاعت اور عبادت میں صرف کیا تو
ہمیشہ زندگی جب ہے اور جب سمجھ کو پس عبادت کی عنایت ہوئی تو عبادت کو بہ رتبہ محفوظ
رکھا اور اسکو مراد گر کوئی مشابہت الٰہی نہیں ہے اس واسطے کہ عبادت میں ریا شرک ہے ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا سے مراد یہی ہے جب تجھکو اللہ تعالیٰ نے ریا سے بچایا تو عبادت میں
ہونا سے دور رہے جیسا کہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عبادت پر مغرور ہونا برا ہے عذر گناہ سے
جس طرح سے شیطان کو اپنی بندگی پر مغرور ہونا بول انا خیر منہ اور حضرت آدم علیہ السلام
نے عذر گناہ کیا اور مناجات کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

نظم شو باسد گر اپنی پہ مغرور	آدوا لگا بھی حالق سے بہ دور	اگر حالی ہیں اچھی
ور دیہ بسا ہی ہر تراو	ہوا ہی دیکھ بھی دکرامت	تو اس میں ہے سو
اسکو بغل ہو کیہ اگر سر	بہر بسا ہی تو طاعت سے کر	تو تو بندگی پر ابی سر
ہو اسکا ان سی عبث منہور		

سورہ فلق کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کوئی تیر عبادت کی
سرسبز ہو نہیں ہے اس واسطے کہ اسمیں ریا اور غرور کیا جاتا ہے جس طرح کوئی مخلوق ...

ہوجو ممتنع نہیں ہی اسواسطی کہ بدون عبادت بیغمبر و رکونیسر اتش مدی ہی اور ہنتوں میں منہ الحاصل
جب اللہ تعالی اس بندگی کو عذر دیبی سمجھا تو بندگی سے منفعت حاصل کرنی یہہ بہی بہت
مشکل ہی سوا مدد اللہ تعالی کے نہیں ہو سکتا ہی اسواسطی کہ جو بندگی خالصًا للہ
نہو وہ حبط ہو جاتی ہی اور بندگی خالصًا للہ کرنا بجز عنایت الہی میسر نہیں اگر آدمی بندگی
اسواسطی کرتا ہی کہ عشق و محبت ذوق و حالات لیقین و معرفت کشف اور کرامات خوارق
عادت حاصل ہو تو تحقیقت میں یہہ چیزیں اوسکا مطلوب ہیں اور وہ اون چیزوں کا
عابد ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ لِغَیْرِہٖ فَهُوَ شِرْکٌ یَا اَلْبَارِیْ اِلٰهٌ اِنْشَاکَ لَمَّا
شَغَلَكَ فَهُوَ مَعْبُوْدُكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا کیا کرتی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الشِّرْكِ الْخَفِیِّ اور اللہ تعالی کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہونیکو شرک خفی کہتی ہیں
اگرچہ وہ وسیلہ اوسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تابعداروں کی تہی حقتعالی فرماتا ہی مَا زَاغَ
الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی طاغی اوس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کو عین مطلوب جانی جب اس
ہی مجھکو نجات ملی یعنی عبادت خالصًا للہ کر نیکا تو چاہی کہ حذر تقصیر اپنا پیشہ کری
اسواسطی کہ لایق درگاہ کی عبادت کرنا مشکل ہی فرشتوں کی بندگی کہ اونکی زندگانی عبادت
سے ہی اوسکی درگاہ میں کچھہ قدر نہیں رکھتی سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اونکا
وظیفہ ہی یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ع پسند اوسکی ہی
جس طرح وہ پسند کری ہو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر بار استغفار
کرتی تہی جب سورہ اِذَا جَاءَ اوتری اور اوسمیں حکم ہوا وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تب سے سو بار
استغفار فرماتی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب سورہ اِذَا
جَاءَ اوتری تو بعد ہر نماز کی استغفار کرتی تہی اسواسطی کہ بندگی درگاہ کی لایق کرنا محال ہی

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ یعنی چھوڑو تم ظاہر اور باطن گناہ کو
ظاہر گناہ جو ہے ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ سے ہوتے ہیں اور سوا خدا کی اوس طرف مائل ہو
باطن کا گناہ ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ سے یہی اشارہ ہے طالب کو چاہیے کہ
عبادتیں خواہ بدنی ہوں خواہ عبادت کو سر جانتے لگیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو
جیسی عبادت کریگا ویسی ہی بدلہ جو تعالیٰ کے قرب کو میسر ہوگا وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ عبادت جسمانی اور روحانی اور رحمانی سے مقصود یاد حق
اور یاد خدا تعالیٰ خدا اور سب سے بہتر یاد خدا کی نماز ہے کہ اوسمیں ذکر جہر اور خفی ادا ہو
اس نماز کا ظاہر قرآن پڑھنا ہے کہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ سے راز کہنا ہے بموجب حدیث
الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ اور نماز کا باطن مومن کی معراج ہے حدیث میں آیا ہے اَلصَّلٰوةُ
مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر جہر اور خفی سے مراد نماز ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي واضح ہو کہ نماز
پڑھنا اور ہر امر کی اطاعت کرنا ہمیشہ یاد حق ہے اسماء الٰہی اور دعا پڑھا کرنا ذکر کرنے
والوں کا کام ہے مرد کو یہ کام احکام الٰہی بجا لانا اور ہر حکم کا مزہ کیفیت حاصل کرنا اور
اوسکا امر و نہی کی حکمت دیکھنا ہے و نفس کو ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے
اگر کوئی شخص امر و نہی اور فرض و سنت کے حکمت کی لذت پاتا ہے تو اسکو کہ ناچاہیگا
بلکہ بہتر وہ شخص ہے جو عبادت کا مزہ نہیں پاتا ہے اور خدا کا حکم جان کر ادا کئے جاتا ہے کہ
شخص جس کو کچھ کیفیت حاصل ہے اوس کو خطرہ کہ عبادت بعد ذوق کے راغب ہوتی
ہے اور اللہ تعالیٰ کو ترک ریاضت کو برا سمجھ ہے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس
سرہ فرماتے ہیں کہ اگر عابد عبادت کا ذوق پائے اور وہ ذوق اوس کا مطلوب ہو جائے تو
[illegible] اور سبب کی ادا کرنے میں قرب

تم ہی احکام امر و نہی کے اور آدمی پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور ناتواں یعنی آدمی کو اللہ تعالیٰ
نے وہی حکم فرمایا ہے جو اوس سے ہو سکے سخت کام کرنے کو واسطے حکم نہیں يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا
يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا لَا
يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جان کو مگر اوسکی طاقت بھر
جس کام میں ہمارے دین و دنیا کی بہتری اور بھلائی ہے وہی ہمارے واسطے خدا اور رسول نے
فرمایا ہے اور جو سوا اسکے ہے وہ بدعت اور ضلالت ہے جیسا کہ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ
لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ میں اسی طرف اشارا ہے لیکن جو راہ اوسط درجہ کی ہے کافی میں لکھا ہے بدعت وہ
چیز ہے جو نئی پیدا کی ہوئی ہو اور اوس کام کو کبھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ اور تابعین نے نہ کیا ہو اور اوسکے کرنیکی کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور بعضے اکابر
نے فرمایا ہے بدعت دین کے امور میں زیادہ کم کرنا ہے اوس چیز سے جو دین سے ہے اوس کمی بیشی کی
کسی طرح کی دین اسلام میں درست نہیں ہے اور کرے تو مقصد اصلی کو نہ پہنچیگا اسکی مثال
یوں جاننا چاہئے کہ طالب کعبہ کو کہ [illegible] جانا ہے کسی نے بتایا کہ فلانی جگہ ہے وہ اوسکی راہ
میں چلا اگر آگے بڑھیگا تو بھٹکیگا اور پیچھے رہجائیگا تو بھی نہ پائیگا اسیطرح جو عمل کی مقدار ہے
اور اوسکی مقدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کعبہ کا حال ہے اور خدا اور رسول نے
ضروری کا بیان اور نشان فرمادیا ہے کوئی چیز ظاہر و باطن کی نہیں کہ جسکی مثال کہہ نہ دی ہو
لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ حکم خدا اور متابعت پیغمبر کی کعبہ ہے
اللہ تعالیٰ کی لقاء و رضا کا جانا نہیں ہے آپکا نام جو صراط مستقیم کہ بال سے باریک تر اور
شمشیر سے تیز تر ہے وہ متابعت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اس راہ پر خاص سیدھے چلنے میں فرمایا ہے
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اوسکی طرف اشارہ ہے اگر کعبہ
جاتا ہے اگر آگے کو بڑھ جائیگا یا پیچھے رہ جائیگا تو ہرگز کعبہ کو نہ پہنچیگا اسی ہی کعبہ حقیقی کا ایسا ہے

خدا اور رسول نے بتا دیا ہے اوس مین کم و زیادہ کرنیسے کعب حقیقی کو کہ خدا تعالی کی لقاء ہے
نہ پہونچیگا مثلاً اگر مسافر راہ چلنے مین دوڑیگا تو ہلاک ہو جاویگا اور سست چلیگا تو منزل کو نہ پہونچیگا
اگر وسط کی چال چلیگا تو منزل کو پہونچیگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اِیَّاکُم وَالمُحدَثَاتِ فَاِنَّ کُلَّ
بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ اور فرمایا اَلزِّیَادَةُ عَلَی الکَمَالِ نُقصَانٌ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَن یَّبتَغِ غَیرَ
الاِسلَامِ دِینًا فَلَن یُّقبَلَ مِنهُ وَھُوَ فِی الاٰخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِینَ یعنی جو شخص طلب کرے
دین اسلام کو سوا دوسرا دین یعنی خدا اور رسول کے فرمانیکے سوا دوسری چیز طلب کرے
جسمین کمی بیشی ہو تو اوسکی کوئی عبادت قبول نہوگی بسبب بدعت کے اور آخرت مین
زیانکار و منسی ہوگا فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کُلُّ طَرِیقَةٍ رَدَّتهَا الشَّرِیعَةُ فَھُوَ زَندَقَةٌ
سب پر ظاہر ہے کہ بدترین مخلوقات کافر ہین اسواسطے کہ اونکی جگہہ دوزخ ہے موافق اِنَّ
الکَافِرِینَ ھُم اَصحَابُ النَّارِ کے اور کافرون سے بدتر منافق ہین اور نیچے کا دوزخ انکا
مقام ہے جنکے حق مین آیہ اِنَّ المُنَافِقِینَ فِی الدَّرکِ الاَسفَلِ مِنَ النَّارِ وارد ہوا اور
منافقون سے بدتر بدعتی ہین کہ یہ دوزخیون کے کتے ہین کہ اَھلُ البِدعَةِ کِلَابُ اَھلِ النَّارِ
امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ایک بدعتی کا قتل کرنا ہزار کافر کے قتل
کرنیسے بہتر ہے اسواسطے کہ کافر کا کفر تو معلوم ہے وہ اسلام مین کچھہ فساد نہین ڈال سکتا ہے
اور بدعتی تو مسلمانونمین شامل ہو کر کیا کیا نئی نئی باتین دین مین ملاتا ہے جس سے دین اسلام
مین حرج واقع ہو بدعتی سے مسلمان کو واجب ہے بغض و عداوت رکھنا اور اوس سے
بیزاری اور اوسکی غیبت کرنا اور اوسکی بد اعتقادی بد عقیدگی کا اظہار لوگونسے کرنا اسواسطے
کہ لوگ سنکر اوسکے کہنے پر نہ چلین اور اگر ایسا نہ کرینگے تو اوسکے گناہ مین شریک ہونگے
اور ان پر لعنت برسیگی منہاج العابدین مین امام محمد غزالی رحمة اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا ظَھَرَتِ البِدَعُ وَسَکَتَ العَالِمُ فَعَلَیهِ لَعنَةُ اللّٰهِ

اگر با شروع اور بدعت کو دیکھے تو چاہئے کہ جہانتک ہو اوسکو منع کرے اور اگر منع نہ کر سکے بقدرت
ہو تو صرف زبان سے منع کرے اگر ضعف سے کچھ کہنے کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ دل سے
اوسکو دشمن جانے اور اگر دل سے اوس کو برا نہ جانیگا تو اوسکے گناہ کا شریک ہوگا اسواسطے
کہ اہل بدعت کے خلاف سے دشمنی رکھنا واجب ہے بموجب حدیث کے اور بعض کہتے ہیں کہ فرمایا
نبی علیہ السلام نے مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ
یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ سے سمجھ میں آتا ہے جو شخص بری حرکت
دیکھے چاہئے کہ اوسکو ہاتھ سے منع کرے اگر ہاتھ سے نہ ہو سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر ضعف کی
اور قدرت زبان سے بھی منع نہ کر سکے تو دل سے اوسکو برا جانے اور یہ بہت ضعف ایمان ہے
اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ہاتھ اور زبان سے منع کرنے پر قادر ہو اور دل سے بھی اوس سے
دشمنی رکھے تو اوس کو ایمان سے کچھ حصہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی
یَا عِیْسٰی لَوْ اَنَّکَ عَبَدْتَنِیْ بِعِبَادَۃِ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَاَھْلِ الْاَرْضِ وَلَمْ یَکُنْ
فِیْکَ حُبٌّ فِی اللّٰہِ وَبُغْضٌ فِی اللّٰہِ مَا اَغْنٰی عَنْکَ ذٰلِکَ شَیْئًا امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم جو بدعتی کو دیکھو تو اوس سے عداوت
رکھو [illegible] اسلام توڑتا ہے حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ
العزیز فرماتے ہیں کہ بدعتی کی صحبت کرنا ثواب ہے اور لوگوں کو اوسکی عقیدگی اور برائی
کا بیان کرنا خاص عبادت ہے شیخ علاؤالدین سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز کہ مجتہد وقت
ہیں رسالہ [illegible] میں فرماتے ہیں کہ اہل بدعت کی غیبت کرنا اور اوسکی شرارت
خلق پر اظہار کرنا فرض وقت ہے اور اسمیں سستی اور قصور کرنے والا مجرم و گنہگار ہے اور
یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو شخص خلق کو بدعت اور نافرمانی اور امر خلاف شرع کی طرف رجوع
اور رغبت دلاوے تو اوسکی توبہ اوسکی قبول نہیں ہوگی اور اس معصیت وغیرہ سے مراد ہے اسواسطے کہ

بدعت جاری ہوگی اور قیامت تک جاری رہیگی اور بعد مرگ کے گناہ اوسکا اوسکے نامہ میں
لکھا جائیگا انیس الواعظین میں مذکور ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص کی غیبت
کرنا درست ہے ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی غیبت
کرنا عین ثواب ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَهَانَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ اٰمَنَهُ اللهُ تعالیٰ
یَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مُبْتَدِعٍ
فَقَدْ هَدَمَ الْاِسْلَامَ فرمایا نبی علیہ السلام نے اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ حَتّٰى يَحْذَرَهُ النَّاسُ
اونکو رسالی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ اور حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے مَنْ مَشٰى اِلٰى
تَجِبہ مُبْتَدِعٍ فَكَاَنَّمَا اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ شیخ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول علیہ السلام نے کہ بدعتی کے پاس نہ بیٹھو اور اوسکی صحبت نہ اختیار کرو کہ شیطان تمہارے
دلمیں بھی بات ڈالدیگا جو اوسکے دل میں ڈالی ہے حضرت قطب ہمدانی عالم ربانی عارف سبحانی
المشہور بہ علی ثانی قدس سرہ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں کہ مشائخ طریقت قدس اللہ ارواحہم فرماتے ہیں
کہ اگر کوئی مرید صادق سادہ دلی سے ایسے پیر سے بیعت کرے کہ جس میں ایک بدعت بھی مکروہ ہو تو
مرید کو واجب ہے کہ اس مبتدع کی بیعت سے پھر جاوے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اوس
سے بیعت کرے ایسا نہو کہ اوس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گمراہی میں پڑجاوے اسواسطے کہ شیطان
اوس بدعت کی راہ سے جو اوسکی عادت ہو رہی ہے اس مرید کے دلمیں دخل کرکے بدعت سے معصیت
کیطرف رجوع کرادے پھر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطے کہ جب اوس معصیت کو اچھا جانیگا تو کافر
ہو جاویگا نعوذ باللہ منہا اور اوسکو خبر نہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہیگا اور عجب نہیں کہ
اس حدیث سے یہی اشارہ ہو کہ سَيَاْتِيْ زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ اَلْفُ رَجُلٍ وَ

الا دی کیونکہ اسے موجب ہے مراتب الفوائد کے دستور اول ؟ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نے اہل دین میں دیکھے سے وہ با پیدا ہوا ہے کہ عالم معین اور دوسرے زاہد بدعتی ہو کہ

یہ لوگ دین کے مسلمین اور سیاست کے ما ہلاک ان دونوں کے کرتے گئے اور ان لوگوں

میں گمراہ کیا والسلام على من اتبع الهدى

اظہار دلائل باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں فرمایا اللہ تعالی نے

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اتباع کرو میں اور فرمایا مَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

یعنی جو لوگ حکم مانتے ہیں خدا کا فرائض میں اور اوسکے رسول کا سنتوں میں اور ڈرتے ہیں خدا

سے گناہوں گذشتہ سے اور پرہیز کریں معصیت سے زمانہ آئندہ میں وہ لوگ پانے والے ہیں

مراد کو ہیں شریعت اور طریقت اور حقیقت میں شریعت عبارت ہے فرائض اور سنت سے اور

طریقت عبارت ہے فرائض اور نفس کی لذت لینے سے اور حقیقت عبارت ہے فرائض اور

سنت کی حکمت کو دریافت کرنے سے فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الشَّرِيعَةُ أَقْوَالِي وَالطَّرِيقَةُ أَفْعَالِي وَالْحَقِيقَةُ أَحْوَالِي پس شریعت اور طریقت اور حقیقت

میں کچھ فرق نہیں اگر ایک مثل ہے جیسا کہ طعام کی حال ہے اور طعام کو دانتوں سے چبایا

ہے اور حاصل کیا اوس کا دل نے اسی طرح حال ہے حقیقت اور گوشت استخوان کے مثل

طریقت کے اور پوست ہے شریعت کے اگر پوست کو سمجھ کر اور مغز اور عرق کو

جراحت ہو تو ایذا اوسکی تا انتک جان کو ہو گی اگر پوست پر غفلت اور عصیان

کی بد بو اور نجاست لگی تو ظاہر ہی کہ عفونت اوسکی جان کو کہ بجای حقیقت کی ہی پہونچیگی
اس سی ثابت ہوتا ہی کہ شریعت عین طریقت او حقیقت ہی اور حقیقت عین شریعت
ہی جیسی درخت کی جڑ ہی اور شاخ و برگ اور چراغ کیواسطی روغن ہی اور فتیلہ اور روشنی
پاکیزہ ہی کے بغیر روغن اور تانا بانا ایسی ہی حال معرفت کی درخت کا ہی اگر میوہ وصل جانان
اوس سی حاصل ہی تو پوست اوس درخت کا بجای شریعت کی ہی اور مغز اوسکا بجای طریقت
کی اور ذات اوس درخت کی کہ پانی ہی بجای حقیقت کی ہو پانی کو راہ میوہ کیطرف پوست
ہی کیطرف سی ہی کہ وہ پوست شریعت ہی اگر پوست محکم نہو تو درخت جیسی شاخ تک خشک
ہو جاوی اور امید میوہ وصل جانان کی منقطع ہو جاوی الغرض معرفت حق سبحانہ تعالی کی ایک قصر بلند
ہی اور توحید کا اقرار زبان سی اور تصدیق دل سی کرنا اوسکا استحکام اور اوسکی بنیاد
سنگ و خشت امر و نہی وعدہ وعید شریعت اور خبری اوسکی اطوار قلوب و احوال روح
اور تزکیہ نفس اور تجلیہ دل بجای طریقت کی اور طاق اور کنگری اوسکی کہ علم الٰہی اور توحید
حقیقی اور مشاہدہ اور تجلیات ہی بجای حقیقت کی پس اگر اوس محل کی بنیاد مین کہ شریعت
ہی خلل پڑی تمام قصر ویران اور نابود ہو جاوی خوب یقین کیا چاہیے کہ شریعت عین طریقت اور
حقیقت ہی اور حقیقت عین شریعت امام قشیری نی اپنی رسالہ مین لکھا ہی کہ جو حقیقت
کہ سنت نبی کی خلاف ہی کذب ہی فرمایا ابو سعید خراز قدس سرہ نی جو باطن کہ ظاہر شرع
کی خلاف ہی وہ باطن باطل اور دروغ ہی ابن عبد اللہ نی فرمایا کہ جو چیز نئی پیدا ہوئی اور
گواہی نہ دیوی اوس چیز پر کتاب اللہ اور سنت سی وہ چیز باطل ہی اور فرمایا نبی علیہ السلام نی
كُلُّ طَرِيقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لو رأیت
رَجُلًا يَمْشِي فِي الْبَحْرِ وَيَطِيرُ فِي الْهَوَاءِ وَيَتْرُكُ سُنَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللهِ فَهُوَ مَلْعُونٌ

سنت اوسکی قبول کر زنہار	ہاتھ دامن میں مصطفی کی مار	قطعہ گر بلندی قرب حق چاہی

اس کی آرزو کو چھوڑتا ہو یا الغرض اکمال اور تسہیل کرتا ہوں کہ ہر ایک کو درجہ کا سیر و سلوک

کا وصل ہوا اور وہی ہمارا مقصود ہو اور وہ حق کا ظاہر ہو اور باطن ظاہر ہو اور اسکا دوست ہو کہ

شریعت ہو اور باطن اوسکا مغز ہو کہ وہ طریقت اور شریعت ہی بس عبادت جسمانی پوست ہو کہ وہ مغز

ہو اگر پوست میں خلل واقع ہو تو وہ حبیب خشک ہو جاتا ہو اور اسپر اوسکو سبزی کی کہ وصل حاصل ہی

سمجھ لیجئے قطعہ

شریعت پر ہوا جو قائم ہر بار	طریقت کی بس ہی راہ سوا	شریعت کو سمجھ دم
ہر حال طریقت کی کہیں بات بھی پیدا	شریعت پر طریقت سے ہو نا ہموار	خلاف اسکی حیل بیکار

تمام شد الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب تمام لکھا ہوا ہوا بتاریخ دو ماہ محرم الحرام

ہجری نبوی میں اختتام کو پہنچی شعر جو ایک اسکا سولس معمول دار در دو ہوا

احقر امام محمد نظام اس کتاب کو مطالعہ کرتا ہوا اول کچھ سمجھ نہیں گیا اس کرتا ہوا کہ اس کتاب کا

وساطہ اور کئی ورق کا ترجمہ بھی لکھا تھا کہ میں بیمار ہو گیا سو قطب الدین صاحب کو کہ

مرد وسعدار ہیں روئی اسعدا اور اسی شہر تپا تجہاں پور کو ساکن اور سیر کی ہر

شوق بس سپرد کیا او سوں نے اسکو اچھی طرح انجام کو پہنچایا اور مجھکو کہ دکھایا میں اور

دوسرے اول سے آخر تک دیکھا جہاں کہیں کسی نظم فارسی یا نظم ہندی کا ترجمہ بھی پایا

او نہیں کو طور سار دو میں نظم کر دیا اور حدیثوں کا ترجمہ جو اوسوں نے بہ احتیاط خود

نہ کیا تھا وہی لکھا اور کہیں کہیں اصلاح کر دی اسطرح کچھ معمول جاری بھی لکھدیا اب

ناظرین سے التماس ہو کہ ہم مترجموں کی غلطی کو جو باقی رہی ہو درست کر دیں اور ہمارے

حق میں دعا کریں کہ ہمکو اللہ تعالی اپنی محبت اور اسا دب عنایت فرماوی اور جانا نکو

اور اس کتاب کا نفع عام کرے اور اس کتاب کے ترجمہ کا اعث حاجی حسن علی صاحب

کو اپنی معرفت اور قرب کے مدارج علیا پر پہنچا اور سب سب مقام پر کرو صلی اللہ علی

خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

شجرہ حضرات نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورکانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالعلی فارمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جہاں عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی عزیزان رامیتنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بابا سماسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ السید امیر کلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان صاحب طریقہ شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالےٰ عنہ

[illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ ناصر الدین احرار ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش الامکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی محمد امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ایشاں عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق شمس الدین حبیب اللہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رضی اللہ

الٰہی بحرمت حضرت قیوم زماں قطب دوراں [illegible] حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی رضی اللہ

الٰہی بحرمت حضرت پیر دستگیر مرشد برحق مقبول بارگاہ سرمد المحیٰ الدین

[illegible] الآفاق الرحیمیہ محی السنۃ الکریمۃ النبویۃ مروج الطریقۃ المستحسنۃ المباینۃ

للآداب المستحسنۃ المجددیۃ الشریعۃ المطہرۃ متبع سنۃ رسول اللہ

مرشدنا ومولٰنا الشیخ الکامل المکمل حضرت مولوی محمد مراد اللہ الدہی قدس سرہ

[illegible] مولٰنا ومرشدنا الشیخ حضرت مولوی

[illegible] صاحب [illegible] العلوی [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما

[illegible] الٰہی بحرمت پیر دستگیر [illegible] مطلق ومقبول

[illegible] رسول [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الہی ان حضرات کے طفیل مین اپنے بندہ عاجز **حسن علی** پر رحم فرما اور راہ اپنی محبت اور اتباع شریعت کی دکھا بحرمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت انتساب ہدیہ اسنی ترجمہ ہدایۃ الاسنی ماہ محرم الحرام سنہ [illegible] ہجری علی صاحبہا الصلوۃ والسلام مین حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی کارپردازان مطبع نے اس کی تصحیح مین حتی الوسع کوشش کی ہے اور یہہ بعض اقوال اکابر کے سوائی الفاظ حدیث کے کہ عبارت عربی مین تہے اونکا ترجمہ لکہہ دیا ہی اور عبارت عربی کو ضروری نہین جانا اور ترجمہ آیات واحادیث کا اکثر حواشی پر لکہدیا ہے ہان بعض جگہہ ضروری جانکر داخل متن بہی کر دیا ہی مگر جن احادیث وآیات کو مؤلف نے کئی کئی جگہہ بیان کیا ہے اونکا ترجمہ ایک جگہہ متن مین لکہدیا ہے اور باقی جگہہ حاشیہ پر غرضکہ اپنی دانست مین اس کتاب کو ایسا کر دیا ہے کہ عوام بہی بخوبی سمجہہ لین پس ناظرین سے امید ہی کہ دعاء خیر سے محروم نہ فرمائین اور حسب ہدایت جناب حاجی صاحب موصوف کے آخر کتاب مین واسطے حصول مین وبرکت کے شجرہ نقشبندیہ لگا دیا ہے فقط

فہرست ہدیہ اسنی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰	تیسرا باب ۳	۲	دیباچہ
۲۳	چوتہا باب ۴	۴	پہلا باب ۱
۲۸	پانچوان باب ۵	۶	تنبیہ
۴۲	چہٹا باب ۶	۱۸	دوسرا باب ۲

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳	ساتوان باب ۷	۱۵۴	تیرہوان باب ۱۳
۶۲	اٹہوان باب ۸	۱۷۵	چودہوان باب ۱۴
۸۳	نوان باب ۹	۱۸۲	پندرہوان باب ۱۵
۹۸	دسوان باب ۱۰	۱۸۵	سولہوان باب ۱۶
۱۱۵	گیارہوان باب ۱۱	۱۸۹	سترہوان باب ۱۷
۱۲۷	بارہوان باب ۱۲	۱۹۴	اٹھارہوان باب ۱۸
۱۴	قول مترجم در بابِ سماع	۱۹۷	شجرۂ حضرات نقشبندیہ

قطعہ تاریخ طبع از نتائج طبع سید تسنیم علی متخلص بخواہان

تصوف کا دریا ہی کوزے مین بند

کہون کیا مین خواہان کہ ہی کیا کتاب

پئے سال از روئے احسان لکھو

حقیقت مین چہاپی یہ اچہی کتاب ۱۲۸۹

بنامی سید ... گرامی کتاب مطبوعہ مطبع ... [illegible] ... تاریخ